یونٹ: 1-9

بی ایس اسلامک سٹڈیز

کوڈ: 1919

عربی قواعد

شعبہ فکرِ اسلامی، کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

عربی قواعد

کوڈ:1919 یونٹ:01-09

بی۔ایس (اسلامیات)

شعبہ عربی

کلیہ عربی وعلومِ اسلامیہ

علّامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

عربی قواعد

تصنیف و تالیف :ڈاکٹر عبد المجید بغدادی

نظر ثانی: شکیل احمد

ایڈیشن اول	-------------	2019
تعداد اشاعت	------------	1000
قیمت	-------------	روپے
نگران طباعت	-------------	
طابع	-------------	علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد
ناشر	-------------	علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

بسم الله الرحمن الرحيم

کورس ٹیم

چیئرمین: پروفیسر ڈاکٹر محی الدین ہاشمی
عمید کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

یونٹ نگار: ڈاکٹر عبد المجید بغدادی
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

نظر ثانی: شکیل احمد لیکچرر شعبہ عربی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کورس رابطہ کار: ڈاکٹر عبد المجید بغدادی، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

پیش لفظ

عربی زبان قرآن مجید، آپ ﷺ اور دین وشریعت کی زبان ہے لہذا اس کا سیکھنا، اور اس کی حفاظت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ جہاں تک پاکستان کی بات ہے تو یہاں کے لوگ عربی زبان کو بہت اہمیت دیتے ہیں اور قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لئے اس سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس وقت عربی زبان تقریباً بائیس عرب اور دیگر اسلامی ممالک میں بولی جارہی ہے اس لئے عربی زبان کی نشرواشاعت پورے عالم اسلام میں جاری ہے اور اس کی تعلیم و تدریس کے لئے نصابی اور غیر نصابی کتب لکھی اور شائع کی جارہی ہیں۔

زیر نظر کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے بی ایس علوم اسلامیہ کے لئے لکھی گئی ہے جس کا ایک مقصد بی ایس کی نصابی ضرورت کے علاوہ عربی زبان کی ترویج اور نشرواشاعت بھی ہے اس سے نہ صرف طلبہ بلکہ ایک عام پاکستانی جو قرآن مجید کو سمجھنا چاہتا ہے، وہ بھی استفادہ کرسکتا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ کریم علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی اس کاوش کو وطن عزیز میں عربی زبان کی نشرواشاعت اور فروغ وترویج کے لئے قبول فرمائے۔ آمین۔

پروفیسر ڈاکٹر ضیاء القیوم
(وائس چانسلر)

تقدیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن و حدیث کا علم بندہ مومن کی وہ میراث ہے جو اللہ رب العزت کے حکم کی اطاعت میں حضور ﷺ کے ذریعے مومنین میں منتقل ہوتی چلی آرہی ہے لیکن قرآن و حدیث کے صحیح فہم کے لئے عربی زبان کا جاننا از حد ضروری ہے جس کے لئے علم الصرف اور علم النحو کو اولین حیثیت حاصل ہے کیونکہ کسی بھی زبان کے قواعد اس کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں کہ جب تک ان پر عبور حاصل نہ ہو، زبان پر عبور حاصل ہونا ناممکن سی بات ہے۔

عربی زبان صرفی قواعد و ضوابط کے سلسلے میں دیگر زبانوں سے کچھ ویسے ہی مختلف ہے۔ اس کی گردانوں کی کثرت، صیغوں کی زائد تعداد، مشتقات، اوزان اور ان کے قوانین، عربی زبان کی کچھ ایسی خصوصیات ہیں جو دیگر زبانوں میں ناپید ہیں۔

اسلام اور عربی زبان کا باہمی محکم رشتہ محتاج بیان نہیں، اسلام کا بنیادی پیغام "قرآن کریم" عربی زبان میں ہے اسی طرح نبی کریم ﷺ کی تعلیمات و ارشادات کا عظیم الشان ذخیرہ "احادیث مبارکہ" بھی عربی زبان میں ہے۔ لہذا عربی علوم سیکھنے اور پڑھنے کے لیے صرف و نحو کی ضرورت و اہمیت بھی بیان کی محتاج نہیں۔

دراصل عربی زبان کی دو حیثیتیں ہیں، ایک تو یہ قرآن و حدیث کی زبان ہے کہ اس سے واقفیت کے بغیر ہم اسلام کے نظام و احکام سے براہ راست کوئی استفادہ نہیں کر سکتے۔ دوسری حیثیت یہ ہے کہ یہ عربی زبان عہدِ رسالت سے لے کر آج تک ایک زندہ اور ترقی یافتہ زبان ہے جو تمام لسانی ضرورتوں کو پورا کرنے اور اظہار خیال کا ذریعہ بننے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے۔

الحمدللہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سمسٹر خزاں ۲۰۱۹ سے بی ایس علوم اسلامیہ کا آغاز کر رہی ہے جس میں ایچ ای سی کے نصاب کو مد نظر رکھتے ہوئے عربی زبان و ادب کے دو کورسز نصاب میں شامل کئے گئے ہیں۔ پہلے سمسٹر میں بنیادی عربی قواعد کے لئے یہ کتاب تالیف کی گئی ہے جسے ہمارے فیکلٹی میں سے شعبہ عربی کے استاذ ڈاکٹر عبد المجید بغدادی صاحب نے عمدہ انداز میں اسے مرتب کیا ہے جو اپنی جامعیت، تنوع اور افادیت کے حوالے سے بہت اہم ہے۔ اور اس پر نظر ثانی شعبہ عربی ہی

کے استاذ محترم شکیل احمد صاحب نے کی ہے۔ امید ہے طلبہ اسے اپنے لئے بے حد مفید پائیں گے اور ان الجھنوں سے نجات حاصل کر لیں گے جو علم الصرف اور علم النحو کی تعلیم کے دوران انہیں قدم قدم پر پیش آتی ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بابرکت اور طلبہ کے استفادہ کا سامان بنائے۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر محی الدین ہاشمی
عمید کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ

عرضِ مولف

یہ کورس عربی زبان کے قواعد پر مشتمل ہے جو کہ بی ایس علوم اسلامیہ کے طلبہ کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔اس کورس میں بنیادی صرفی اور نحوی مسائل بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس کی بدولت طلباو طالبات عربی زبان کی واقفیت حاصل کر سکیں گے۔زبان سے واقفیت کی اہمیت اس حوالہ سے بھی اہم ہے کہ زبان افہام و تفہیم کا اہم ترین اور بنیادی ذریعہ ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: '' وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِه لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۗ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ '' (سورۃ ابراہیم:۱۴:۴)

''ہم نے کسی بھی رسول کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کی ساتھ؛ تاکہ ان کو (احکامات) کھول کر بیان کرسکے۔ چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ بعض کو گمراہ کر دیتے ہیں، اور کچھ کو ہدایت سے نواز دیتے ہیں، اور وہ غالب و حکمت والا ہے''۔

اس آیت سے واضح طور پر یہ پتہ چلتا ہے کہ ہر نبی کو ان کی وم کی طرف (قوم کی) زبان دے کر بھیجا جاتا تھا تاکہ وہ اپنی قوم کو اس کی زبان میں ہی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچائے اسی طرح ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کو بھی اپنی قوم کی طرف (جو کہ عرب تھی) انہی کی زبان (یعنی عربی) دے کر بھیجا گیا تاکہ عرب قوم اللہ کا پیغام عربی زبان میں سمجھ سکے۔چونکہ آپ ﷺ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہے جبکہ تمام انسانوں کی زبان بھی عربی نہیں ہے لہذا اس آیت میں اس بات کی اہمیت کی طرف بھی اشارہ ہے کہ عجمیوں کو عربی سیکھنی چاہئے تاکہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور دین کے احکامات تک انہیں رسائی ہو سکے۔علاوہ ازیں آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ علوم شریعہ کا کچھ نہ کچھ حصہ تو ہر مسلمان پر فرض ہے، اور چونکہ علوم شرعیہ عربی زبان کے بغیر نہیں سیکھے اور سمجھے جاسکتے تو علوم اسلامیہ کو کماحقہ سمجھنے کے لئے عربی زبان پر عبور حاصل کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔

زیر نظر کتاب بی ایس علوم اسلامیہ کے طلباو طالبات کے لیے تیار کی گئی ہے جو بنیادی طور پر علم الصرف اور علم النحو کے موضوعات پر مشتمل ہے۔اس کتاب کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی ترتیب میں ہائر ایجوکیشن پاکستان کے بی ایس سالہ (اسلامیات) کے نصاب کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

اس کتاب کو نو یونٹوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر یونٹ کے آخر میں خود آزمائی بھی دی گئی ہے تاکہ طالب علم اور عام قاری اس کتاب سے بھرپور استفادہ کر سکے۔کتاب کو تالیف کرتے وقت عربی اور فارسی کے اصل مصادر کے علاوہ چند اُردو کتب بھی

پیش نظر رہیں اور ان سے استفادہ کیا گیا ہے ،جو درج ذیل ہیں: قواعد النحو(دارالسلام)قواعد الصرف(دارالسلام)عربی گریمر(لطف الرحمن)منھاج النحو(محمد معراج السلام)خلاصۃ النحو(مجلس المدینۃ)۔

کتاب کی تیاری میں محترم جناب شیخ الجامعہ، محترم رئیس کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ،کلیہ کے تمام اساتذہ اور اسٹاف کا بھی شکریہ ادا کرنا ضروری ہے جن کی سرپرستی اور تعاون سے یہ کتاب پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس ادنیٰ کاوش کو قبول فرمائے۔اور ہمارے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

ڈاکٹر عبدالمجید بغدادی
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ عربی
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

یونٹ نمبر1

اسماء-۱

فہرست

یونٹ کا تعارف

زیر نظر یونٹ میں آپ کو تفصیلی طور پر اسم اشارہ اور اسم موصول کے بارے میں آگاہ کیا جائے گا، جیسے کہ اسم اشارہ کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہو گا، بالکل اسی طرح اسم اشارہ ہر ایسا اسم ہوتا ہے جس سے کسی معین چیز کی طرف اشارہ ہو، پھر ظاہر بات ہے کہ یا تو وہ مشار الیہ نزدیک ہو گا، اور یا دور، دونوں کے لئے کون سا لفظ استعمال ہو؟ اور مشار الیہ کی کیا پہچان ہے؟

اسی طرح اسم موصول ہر ایسا اسم ہوتا ہے جو کسی جملے کو ما قبل اسم سے جوڑتا ہے اور اس جملے کو صلہ کہا جاتا ہے لیکن صلہ کی کیا پہچان ہے؟ کیا شرائط ہیں؟ موصول اور صلہ کا آپس میں کیا ربط ہے؟ اور اسمائے موصولہ کی کتنی اقسام ہیں؟ اس یونٹ میں ان سب کے بارے میں مفصل بتایا جائے گا۔

یونٹ کے مقاصد

اُمید ہے کہ اس یونٹ کے پڑھنے کے بعد طلبہ ان شاءاللہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

۱-اسم اشارہ قریب اور بعید کی تعریف کر سکیں گے۔

۲—اسم موصول اور جملہ موصولہ کی تعریف کر سکیں گے۔

۳—اسم اشارہ کے مراتب اور صیغوں کی پہچان کر سکیں گے۔

۴—موصول اور صلہ کے درمیان ربط اور صلہ کے احکامات کو جان سکیں گے۔

۱۔اسم کی اقسام

افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں

۱۔ واحد ۲۔ تثنیہ ۳۔ جمع

واحد

وہ اسم ہے جو ایک فرد (شے) پر دلالت کرتا ہے جیسے

شَارِع (راستہ)، قَصر (محل)، جَبَل (پہاڑ)، عَامِل (مزدور)

تثنیہ

وہ اسم ہے، جو دو افراد (دو چیزوں) پر دلالت کرتا ہے اور یہ واحد کے آخر میں الف ساکن اور نون مکسور[1] یا یائے ساکن اور نون مکسور لگانے سے بنتا ہے۔ جیسے شَارِعَانِ (دو راستے)، قَصرَانِ (دو محل)، جَبَلَانِ (دو پہاڑ) رَجلَینِ (دو مرد)

جمع

وہ اسم ہے، جو دو سے زیادہ چیزوں پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے اَشجَار (بہت سے درخت)، قُصُور (بہت سے محل)، شَوَارِعُ (بہت سے راستے) جِبَال (بہت سے پہاڑ)

۲۔ جمع کی اقسام

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جمع سالم ۲۔ جمع مکسر

۱۔۲ جمع سالم

وہ جمع ہے، جس کے واحد سے جمع بناتے وقت واحد کا صیغہ سلامت رہتا ہے، صرف اس کے آخر میں کچھ حروف بڑھا دیئے جاتے ہیں۔ جیسے عَامِل سے عَاملونَ (بہت سے مزدور) اور عَامِلۃ سے عَامِلَات (بہت سی مزدور عورتیں)

۲۔۲ جمع مکسر سالم

وہ جمع ہے، جس کے واحد سے جمع بناتے وقت واحد کا صیغہ سلامت نہیں رہتا، اس کی بناء (ساخت) ٹوٹ جاتی

---

[1] ۔ جس کے نیچے زیر ہو۔

ہے۔ جیسے رَجُل سے رِجَال، کِتَاب سے کُتُب، شَجَر سے اَشجَار۔

۳۔۲جمع سالم کی اقسام

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جمع مذکر سالم ۲۔ جمع مونث سالم

۴۔۲جمع مذکر سالم

وہ جمع ہے، جو دو سے زیادہ مذکر افراد پر دلالت کرتی ہے، یہ واحد کے آخر میں واؤ ساکن، نون مفتوح[2] یا یائے ساکن، نون مفتوح لگانے سے بنتی ہے۔ جیسے عَاقِل (عقل مند) سے عَاقِلونَ، عَالِم سے عَالِمِین۔

شرائط: یہ جمع، مذکر ذوی العقول (مذکر عاقل)[3] کے علم (نام) یا مذکر ذوی العقول (عاقل) کی صفت سے بنتی ہے۔ جیسے مُحَمَّد سے مُحَمَّدُونَ، عَامِل سے عَامِلُون، عاقل سے عَاقِلُونَ۔

۵۔۲جمع مونث سالم

وہ جمع ہے، جو دو سے زیادہ مونث افراد پر دلالت کرتی ہے، اور یہ واحد کے آخر سے ۃ ہٹا کر اس کی جگہ ات لگانے سے بنتی ہے۔ جیسے مُسلِمَة سے مُسلِمَات، شَجَرَة سے شَجَرَات۔

شرائط: یہ جمع، مؤنث ذوی العقول کے عَلَم اور صفت یا غیر ذوی العقول (غیر عاقل)[4] کی صفت سے بنتی ہے۔ جیسے زَینَبُ سے زَینَبَات، عَامِلَة سے عَامِلَات، شَامِخَة سے شَامِخَات

۶۔۲جمع مکسر کی اقسام

اس کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ جمع قلت ۲۔ جمع کثرت ۳۔ جمع منتہی الجموع

جمع قلت

اس کا اطلاق تین سے لے کر دس تک افراد پر ہوتا ہے۔ جیسے ثَوب (کپڑا) سے اَثوَاب

جمع کثرت

یہ جمع تین سے لے کر غیر محدود افراد کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے جَبَل سے جِبَالٌ (بہت سے

---

[2] ۔ جس پر زبر ہو۔

[3] ۔ عقل والے، مثلاً انسان، جن اور فرشتے

[4] ۔ انسان، جن اور فرشتوں کے علاوہ تمام اشیاء

پہاڑ)،عِمَاد سے عُمُد(بہت سے ستون)۔

۷۔۲جمع منتہی الجموع

وہ جمع ہے، جس کی آگے مزید جمع مکسر نہیں بن سکتی،اس کا پہلا اور دوسرا حرف مفتوح ہوتے ہیں اور تیسری جگہ الف ساکن اور اسکے بعد والا حرف مکسور ہوتا ہے۔ جیسے مَساجِدُ،سِوار سے أساوِرُ(کنگن)

۳۔اسم کی تذکیر وتانیث

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مذکر ۲۔ مؤنث

۱۔۳مذکر

وہ اسم ہے، جس میں تانیث کی علامت نہیں ہوتی۔ جیسے رَجُل(آدمی)،فَرَس(گھوڑا)

۲۔۳مؤنث

وہ اسم ہے، جس میں تانیث کی علامت لفظاً یا معنیٰ ہوتی ہے، تانیث کی تین علامتیں ہیں

۱۔ ''ۃ'' یہ اسماء جامدہ اور صفات دونوں کے ساتھ آتی ہے۔ جیسے غُرفۃ(کمرہ) اسم جامد اور شَارِبَۃ(پینے والی) صفت

۲۔ ''الف مقصورہ'' یہ صفت مشبہ اوراسم تفضیل کی مؤنث کے لئے آتی ہے۔ جیسے عَطشیٰ(پیاسی عورت)،حُسنیٰ(سب سے زیادہ خوبصورت عورت)

۳۔ ''الف ممدودہ'' یہ صفت مؤنث اور اسم کے آخر میں آتی ہے۔ جیسے حَمرَآءُ(سرخ رنگ والی) صَحرآءُ(ریگستان)

۴۔مؤنث کی اقسام

مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ حقیقی ۲۔ لفظی

حقیقی: وہ مؤنث ہے، جس کے مقابلہ میں نر جاندار ہو۔ جیسے بَقَرۃ(گائے)،شَاۃ(بکری)

لفظی: وہ مؤنث ہے، جس کے مقابلہ میں نر جاندار نہ ہو اور اس میں کبھی علامت تانیث لفظوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ جیسے ظُلْمَة (اندھیرا)، بُشریٰ (خوشخبری، صحراء (ریگستان)، اسے مؤنث قیاسی کہتے ہیں اور کبھی علامت تانیث لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتی بلکہ اسے مؤنث سمجھا جاتا ہے۔ جیسے

اُذُن (کان)، شَمس (سورج)، دَار (گھر)، اسے مؤنث سماعی کہتے ہیں۔

۵۔ اسم فعل اور حرف کی پہچان

کوئی جملہ یا کلام دو کلمات سے کم نہیں ہوتا، خواہ وہ دونوں کلمات لفظاً ہوں۔ جیسے اَلفِنَاءُ وَسِیع (میدان کھلا ہے)، جَلَسَ وَلَد (بچہ بیٹھا) ان دونوں مثالوں میں دونوں کلمات لفظوں میں ہیں یا بظاہر ایک کلمہ ہو اور دوسرا پوشیدہ ہو۔ جیسے تَکَلَّم (بات کرو)، (اور زیادہ کی کوئی حد نہیں) جیسے اَلتِلمِیذُ یَقرَأُ الکِتَابَ فِی الغُرفَةِ (طالب علم کمرے میں کتاب پڑھتا ہے)۔

ہر کلمہ جملہ کا جز شمار کیا جاتا ہے، چونکہ ایک جملہ میں کئی کلمات ہوتے ہیں اس لئے اسم، فعل اور حرف کی پہچان کے لئے چند علامات بیان کی جاتی ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔۵ اسم کی علامات

اسم کی علامات درج ذیل ہیں:

۱۔ جس پر 'ال' آجائے۔ جیسے اَلکِتَابُ، اَلقُراٰنُ ۲۔ جس سے پہلے حرف جر[5] آجائے۔ جیسے فِی دَرسٍ ۳۔ جس کے آخر میں تنوین[6] آجائے جیسے شَجَر ۴۔ وہ مضاف ہو۔ جیسے غُصْنُ شَجَرٍ (درخت کی ٹہنی)، ۵۔ تثنیہ ہو۔ جیسے قَلَمَانِ، ۶۔ جمع ہو۔ جیسے أقلَام، ۷۔ اس کے آخر میں یائے نسبت (مشدد) آجائے۔ جیسے مَکِّیّ، مَدَنِیّ، ۸۔ مصغر[7] ہو، جیسے رُجَیل، ۹۔ اس کے آخر میں تانیث کی علامت 'ة' متحرک آ جائے۔ جیسے شَجَرَة، ۱۰۔ موصوف ہو۔ جیسے قَلَم جَمِیل، ۱۱۔ مسند الیہ ہو، جیسے اَلغُرفَةُ وَاسِعَة (کمرہ وسیع ہے)

---

5 ۔ جو کلمہ کے نیچے زیر دے۔ یہ سترہ حروف ہیں: باؤتاؤکاف ولام وواؤ منذ مذ خلا رب حاشا من عدا فی عن الی حتی علی

6 ۔ نون ساکنہ تلحق الآخر الفظالا خطالغیر توکید جو معرب کلمات کے آخر میں پڑھنے میں آتا ہے، لکھنے میں نہیں آتا، جس کلمہ کے آخر میں تنوین ہوا سے منون کہتے ہیں۔

7۔ وہ اسم معرب ہے جو اپنے مدلول کی چھوٹائی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے پہلے حرف پر پیش، دوسرے پر زبر اور تیسری جگہ ساکن ہوتی ہے۔

٦۔ فعل کی علامتیں

فعل کی علامات درج ذیل ہیں :

۱۔جس سے پہلے قَدآجائے۔ جیسے قَدخَلَت ۲۔جس سے پہلے س یاسَوفَ آجائے۔ جیسے سَیَعلَمُ،سَوفَ یَعلَمُ ۳۔جس سے پہلے حرف جازم[8] آجائے۔ جیسے لَم یَکتُب ۴۔جس کے آخر میں جزم آجائے۔ جیسے اُنصُر ۵۔وہ مسند ہو۔ جیسے ذھَبَ وَلَد ٦۔جس کے آخر میں نون[9] تاکید آجائے۔ جیسے لَینصُرَنَّ،لَینصُرَن ۷۔جس کے آخر میں ت ساکنہ آجائے۔ جیسے خَرَجَت ۸۔جس کے آخر میں ضمیر مرفوع متصل ہو۔ جیسے نَصَرتُ،اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل[10] ہے۔

۷۔حرف کی علامات

حرف کی علامات درج ذیل ہیں :

جس میں اسم اور فعل کی کوئی علامت نہ ہو۔اور یہ دو اسماء یا ایک اسم اور فعل کو ملانے کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے اَلتِّلمِیذُ فِی المِدرَسَةِ (طالب علم مدرسہ میں ہے)،ذَھَبتُ بِالکِتَابِ (میں کتاب لے گیا)

مُعرَب اور مَبنِی

اعراب اور بناء کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔معرب ۲۔مبنی

معرب

معرب وہ کلمہ ہے جس کاآخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہاہے یعنی کبھی اس کے آخر میں زبر، کبھی پیش، کبھی جزم اور کبھی ان حرکات کے قائم مقام و،ا،اور ی آجاتے ہیں،اسے اسم متمکن بھی کہتے ہیں یعنی وہ کلمہ جو اعراب کو قبول کرتا ہے۔ جیسے قَدِمَ الغَائِبُ (غائب آیا)،رَأَیتُ الغَائِبَ (میں نے غائب کو دیکھا)،سَلَّمتُ عَلَی الغَائِبِ (میں نے غائب کو سلام کیا) ان مثالوں میں غائب اسم معرب ہے جس کاآخر بدلتا رہا ہے۔

---

8 ۔ حروف جازمہ پانچ ہیں: لم،لما،لام امر،لا نھی،ان شرطیہ

9 ۔ خواہ نون ساکن ہو یا مشدد

10 ۔ فاعل کی ضمیر فعل سے لگی ہوئی یا پیوست

مبنی

مبنی وہ کلمہ ہے جس کاآخر عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا، ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتا ہے یعنی پیش کی بجائے زبر اور زبر کی بجائے زیر نہیں آتی۔ جیسے قَدِمَ هٰذَا رُتُ هٰذَا سَلَّمتُ عَلیٰ هٰذَا اسے اسم غیر متمکن بھی کہتے ہیں۔ ان مثالوں میں ھذا مبنی ہے جو ایک ہی حالت پر قائم ہے۔

۸۔ اسم مبنی کی اقسام

اس کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ مبنی الاصل ۲۔ مبنی الاصل کے مشابہ ۳۔ غیر مرکب

مبنی الاصل

وہ کلمہ ہے، جو اصل وضع میں مبنی ہوتا ہے، کسی دوسرے کلمہ کی مشابہت کی وجہ سے مبنی نہیں ہوتا۔ اس کی چار انواع[11]:

۱۔ فعل ماضی ۲۔ امر حاضر معروف ۳۔ تمام حروف ۴۔ جملہ

مبنی الاصل کے مشابہ

اس سے مراد وہ اسم غیر متمکن ہے جو مبنی الاصل کے مشابہ ہوتا ہے اور اس کی مشابہت کی چار صورتیں ہیں:

۱۔ وہ اسم، تعداد میں حرف کے مشابہ ہوتا ہے جیسے تُ۔ نَا۔

۲۔ وہ اسم، فعل کے قائم مقام ہونے اور عامل کا اثر قبول نہ کرنے میں مبنی الاصل کے مشابہ ہوتا ہے۔ جیسے نَزَالِ بمعنی اِنزِل (تواتر)

۳۔ وہ اسم، اپنا معنیٰ ظاہر کرنے میں حرف کی طرح غیر کا محتاج ہوتا ہے۔ جیسے اَلَّذِی۔ هٰذَا

۴۔ وہ اسم، معنیٰ میں مبنی الاصل حرف کے مشابہ ہوتا ہے۔ جیسے مَتٰی، اَینَ۔ یہ اَ (حرف استفہام) کے مشابہ ہیں۔

غیر مرکب

اس سے مراد وہ کلمہ ہے، جو ترکیب کلام میں اعراب قبول کر سکتا ہے مگر جب اس کے ساتھ عامل متصل نہ ہو تو مبنی ہوتا ہے۔ جیسے شجر، قلم

نوٹ: معرب اور مبنی میں فرق اس شعر سے واضح ہوتا ہے۔

---

[11] ۔ یعنی اقسام

مبنی آن باشد کہ ماند برقرار
معرب آں باشد کہ گردو بار بار
یعنی مبنی وہ کلمہ ہوتا ہے جو ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتا ہے اور معرب وہ کلمہ ہے جو بار بار بدلتا رہتا ہے۔

۹۔ اعراب اور اس کی اقسام

اعراب کا لغوی معنیٰ ظاہر کرنا ہے، اور اس سے مراد وہ شئی ہے جس کے ساتھ معرب کا آخر بدلتا رہے۔ جیسے زبر، زیر اور پیش، اسے اعراب بالحرکۃ کہتے ہیں۔

اعراب میں اصل تو یہ ہے کہ زبر، زیر اور پیش سے ہو، مگر کئی کلمات میں ان حرکات کی جگہ و، ا، اور ی بھی آجاتے ہیں اور اسے اعراب بالحرف کہتے ہیں۔ اسم کا اصل اعراب پیش، زبر، زیر اور فعل کا پیش، زبر اور جزم ہے۔

معرب کلمات کی حرکات کے نام

زبر کو نصب، زیر کو جر، پیش کو رفع اور حرکت نہ ہونے کو جزم کہتے ہیں۔ جس کلمہ کے آخر میں جزم نصب ہو اسے منصوب، جس کے آخر میں جر ہو اسے مجرور، جس کے آخر میں رفع ہو اسے مرفوع اور جس کے آخر میں ہو اسے مجزوم کہتے ہیں۔ جزم افعال کے ساتھ خاص ہے اور جر اسماء کے ساتھ۔

مبنی کلمات کی حرکات کے نام

زبر کو فتحہ، زیر کو کسرہ، پیش کو ضمہ اور حرکت نہ ہونے کو سکون کہتے ہیں، جس کلمہ کے آخر میں فتحہ ہو اسے مبنی بر فتحہ، جس کے آخر میں کسرہ ہو اسے مبنی بر کسرہ، جس کے آخر میں ضمہ ہو اسے مبنی بر ضمہ اور جس کے آخر میں سکون ہو اسے مبنی بر سکون کہتے ہیں۔[12]

عامل

وہ شئی ہے، جو معرب کلمہ کے آخر میں تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔ جیسے جَاءَ الخَبَّازُ (نانبائی آیا) اس میں جَاءَ عامل، ز کا رفع اعراب اور ز محل اعراب ہے۔

عامل کی اقسام

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ لفظی ۲۔ معنوی

---

[12] ۔ کبھی کبھی ضمہ، فتحہ، کسرہ اور سکون کا اطلاق معرب کلمات کی حرکات پر بھی ہوتا ہے۔

معنوی: یہ کہ کلمہ لفظی عامل سے خالی ہو اور یہ صرف دو ہیں:

۱۔ ابتداء (مبتدا کا عامل)   ۲۔ فعل مضارع جبکہ لفظی عوامل سے خالی ہو۔

مبنی کلمات

وہ کلمات ہیں جن کا آخر عامل کے بدلنے سے تبدیل نہیں ہوتا، وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ تمام حروف   ۲۔ فعل ماضی کے تمام صیغے   ۳۔ امر حاضر معروف ۴۔ فعل مضارع، جب اس کے آخر میں نون تاکید یا نون ضمیر متصل ہو ۵۔ وہ تمام اسماء، جو مبنی الاصل کے مشابہ ہونے کی وجہ سے مبنی ہیں، درج ذیل ہیں:

۱۔ اسمائے اشارہ   ۲۔ اسمائے استفہام   ۳۔ اسمائے موصولات   ۴۔ اسمائے ضمائر ۵۔ اسمائے افعال

۶۔ اسمائے اصوات   ۷۔ مرکبات امتزاجیہ   ۸۔ کنایات   ۹۔ ظروف مبنیہ

نوٹ: مذکورہ اسماء کے علاوہ تمام اسماء معرب ہوتے ہیں۔

۱۰۔ اسمائے مبنیہ کا اجمالی تعارف

وہ اسماء، جن کا اعراب عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا، درج ذیل ہیں:

اسمائے اشارہ

وہ اسماء ہیں، جن کے ساتھ کسی معین چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، جس کی طرف اشارہ کیا جائے، اسے مُشار اِلَیہِ کہتے ہیں۔

مشار الیہ کے قریب اور بعید ہونے کے اعتبار سے اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ اسم اشارہ قریب، جیسے ھٰذَا کِتَاب یہ کتاب ہے)، ھٰذِہٖ شَجَرَۃ (یہ درخت ہے)۔

۲۔ اسم اشارہ بعید، جیسے ذٰلِکَ دُولَاب (وہ الماری ہے)، تِلکَ غُرفَۃ (وہ کمرہ ہے)

اسمائے موصولات

وہ اسماء ہیں، جو صلہ کے بغیر جملہ کا مکمل جز نہیں بنتے۔ یہ صلہ جملہ اسمیہ ہوتا ہے یا فعلیہ اور اس میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو اسم موصول کے مطابق ہوتی ہے، اسے ضمیر عائد کہتے ہیں، یہ درج ذیل ہیں:

مذکر: اَلَّذِی (جو)   اَللَّذَانِ (جو دو)   اَلَّذِینَ (جو سب)

مؤنث: اَلَّتِی (جو)   اَللَّتَانِ (جو دو)   اَللَّاتِی، اَللَّوَاتِی، اَللَّاءِ (جو سب)

اسمائے استفہام: وہ اسماء ہیں جن کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے۔ جیسے أینَ (کہاں)، مَتٰی (کب)، مَن (کون)، اَنَا (میں)

اسمائے ضمائر

وہ اسماء ہیں جو غائب، مخاطب اور متکلم پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے ھُوَ (وہ)، اَنتَ (تو)، اَنَا (میں)

اسم ضمیر کی دو قسمیں ہیں: ا۔ منفصل ۲۔ متصل

منفصل (جدا): وہ اسم ضمیر ہے، جسے دوسرے کلمہ کے ساتھ ملائے بغیر بولا جائے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ مرفوع منفصل ۲۔ منصوب منفصل

مرفوع منفصل، جیسے ھُوَ، ھُمَا، ھُم، ھِیَ، ھُمَا، ھُنَّ، أنتَ، أنتم، أنِت، أنتما، أنتنَّ

منصوب منفصل، جیسے

إیَّاہُ، إیَّاھُمَا، إیَّاھُم، إیَّاھَا، إیاھما، إیَّاھُن، إیّا کما، إیّا کم، إیَّا کَ، إیّا کَ، إیّا کُنّ، اِیَّا کَ، اِیَّایَ، اِیَّانَا

متصل: وہ اسم ضمیر ہے، جو دوسرے کلمہ کے ساتھ ملائے بغیر نہ بولا جائے، اس کی تین قسمیں ہیں:

ا۔ مرفوع متصل، جیسے تَ، تُمَا، تُم، تِ، تُمَا، تُنَّ وغیرہ

۲۔ منصوب متصل، جیسے نَصرَہٗ، نَصرَھُمَا، نَصرَھُنَّ، نَصرَکَ، نَصرَنَا وغیرہ

۳۔ مجرور متصل، یہ اسم اور حرف جر کے ساتھ متصل ہوتی ہیں۔ جیسے، اسم کی مثالیں:

کِتَابُہٗ، کِتَابُھُمَا، کِتَابُھُم، کِتَابُھَا، کِتَابُھُمَا، کِتَابُھُنَّ الخ، حرف کی مثالیں:

لَہ، لَھُمَا، لَھُم، لَھَا، لَھُمَا، لَھُنَّ، لَکَ، لَکُمَا، لَکُم، لَکِ، لَکُمَا، لَکُنَّ، لِی، لَنَا

اسمائے افعال: وہ اسماء ہیں، جو فعل کا معنیٰ دیں اور اس کی علامتوں کو قبول نہ کریں۔ جیسے ھَیھَاتَ (دور ہوا)، دُونَکَ (پکڑ)، بَلہَ (چھوڑ)

اسمائے اصوات: وہ اسماء ہیں، جو کسی جاندار یا بے جان چیز کی آواز کو ظاہر کرنے کے لئے ہوں یا حیوانات کو بلانے کے لئے۔ جیسے اُح اُح، بَخَّ بَخَ (وہ آواز جو خوشی کے وقت نکلتی ہے) نِخّ نِخّ۔ (اونٹ بٹھانے کے لیئے جو آواز نکالی جاتی ہے)

مرکبات امتزاجیہ: جیسے سِیبَوَیہ، اَحَدَ عَشَرَ (مرکب بنائی وصوتی)

کنایات: وہ اسماء ہیں، جو عدد مبہم یا امر مبہم کو بیان کرنے کے لئے آئیں۔ جیسے کَم، کَذا، کَاَیِّن، کَیتَ ذَیتَ

ظروف مبنیہ: وہ اسماء ہیں، جو زمان یا مکان پر دلالت کریں۔ جیسے اِذ، اِذَا، قَبلُ، مَتٰی وغیرہ

کلمات شرط: یہ وہ کلمات ہیں جو شرط کا معنیٰ دیتے ہیں اور دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں۔ جیسے إن، مَنْ، ما وغیرہ

۱۱۔ معرب کلمات کا اعراب

وہ کلمات، جن کا اعراب عامل کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہے، درج ذیل ہیں:

۱۔ فعل مضارع، جب وہ نون تاکید اور نون ضمیر سے خالی ہو

۲۔ اسم مفرد منصرف صحیح ۳۔ جاری مجریٰ صحیح ۴۔ جمع مکسر

۵۔ جمع مؤنث سالم ۶۔ اسم غیر منصرف ۷۔ اسم منقوص

۸۔ اسم مقصور ۹۔ وہ اسم، جو ''ی'' ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہو

۱۰۔ تثنیہ ۱۱۔ أسماء ستہ مکبرہ ۱۲۔ جمع مذکر سالم

اسم معرب کے اعراب کی دو قسمیں ہیں: (۱) اعراب بالحرکۃ (یعنی زبر، زیر پیش سے اعراب) (۲) إعراب بالحرف (یعنی واؤ، الف، یاء سے اعراب)

وہ اسماء، جن کا اعراب حرکت سے ہوتا ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہیں:

اسم مفرد منصرف صحیح

وہ اسم ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے۔ صرفیوں کے نزدیک وہ اسم ہے، جس کے ف، ع، ل کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت (واؤ، الف، یاء) نہ ہو۔ جیسے شَجَر، قَلَم۔ نحویوں کے نزدیک صحیح وہ اسم ہے، جس کے لام کلمہ میں حرف علت نہ ہو جیسے قَولٌ، رَجُلٌ

جاری مجریٰ صحیح

وہ اسم ہے جس کے آخر میں واؤ یا یاء ہو اور ان کا ما قبل حرف ساکن ہو۔ جیسے دَلو، ظَبی اسے صحیح اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اعراب میں صحیح کے قائم مقام ہوتا ہے۔

جمع مکسر

وہ اسم ہے جس کی واحد سے جمع بناتے واحد کی بناء ٹوٹ جائے۔ جیسے رَجُل سے رِجَال، قَول سے اَقوَال

اعراب

مذکورہ بالا تینوں اسماء کی حالت رفع ضمہ سے، حالت نصبی فتحہ سے اور حالت جری کسرہ سے آتی ہے۔ جیسے **(اسم مفرد صحیح)**

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
هذا کتاب	قرأتُ کتاباً	نَظَرتُ إلی کتابٍ
(جاری مجریٰ صحیح):		
هٰذَا دَلو	اَخَذتُ دَلواً	نَظَرتُ إلیٰ دَلوٍ
(جمع مکسر سالم)		
هٰذِهٖ رِجَال	لَقِيتُ رِجَالاً	نَظَرتُ إلیٰ رِجَالٍ

جمع مؤنث سالم

جیسے مسلمات اور وہ کلمات جو لفظًا یا معناً جمع مؤنث سالم کے مشابہ ہوں۔ جیسے عَرَفَات، اُولَات (صاحبات)

اعراب: ان تینوں کی حالت رفع ضمہ سے، حالت نصبی اور جری کسرہ سے آتی ہے۔

جمع مؤنث سالم

هُنَّ مُسلِمَات	رَأَيتُ مُسلِمَاتٍ	نَظَرتُ إلیٰ مُسلِمَاتٍ

مشابہ جمع لفظاً

هٰذِهٖ عَرَفَات	رَأَيتُ عَرَفَاتٍ	وَقَفتُ فِي عَرَفَاتٍ

مشابہ جمع معنی

هُنَّ أُولَاتُ مَالٍ،	رَأَيتُ أُولَاتِ مَالٍ،	نَظرتُ إلیٰ أُولَاتِ مَالٍ

نوٹ: اُولَات ہمیشہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: وَأُولَاتُ الاَحمَالِ اَجَلُهُنَّ اَن يَّضَعنَ حَملَهُنَّ [13]

اسم غیر منصرف

اسم غیر منصرف وہ اسم معرب ہے، جس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہ آئے، کسرہ کی جگہ ہمیشہ فتحہ آتا ہے اور اس میں غیر منصرف کی نو علامات میں سے دو علامتیں پائی جاتی ہیں یا ایک ایسی علامت پائی جاتی ہے جو دو کے قائم مقام ہوتی ہے۔

جیسے أحمَدُ، عُمَرُ

---

13 ۔ الطلاق: ۴

اعراب: اس کی حالت رفعی ضمہ سے، حالت نصبی اور جری فتحہ سے آتی ہے۔ جیسے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
هٰذَا أحمَدُ	رَأیتُ أحمَدَ	نَظَرتُ إلىٰ أحمَدَ

ان مثالوں میں احمد غیر منصرف ہے۔

اسم منقوص

وہ اسم ہے، جس کے آخر میں ی لازمی ہو اور اس کا ما قبل مکسور ہو۔ جیسے اَلقَاضِی، اَلمُنَادِی
اگر اس پر ال ہو تو اس کی حالت رفعی اور جری تقدیری ہوتی ہے یعنی لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتی اور حالت نصبی فتحہ سے ہوتی ہے۔ جیسے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ القَاضِی	رَأَیتُ القَاضِیَ	نَظَرتُ إلَى القَاضِی

اگر اس پر ال نہ ہو تو حالت رفعی اور جری میں اس کے آخر سے ی گر جاتی اور حالت نصبی میں قائم رہتی ہے۔ جیسے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
هٰذا مُنَادٍ	رَأَیتُ مُنَادِیاً	نَظَرتُ إلىٰ مُنَادٍ

اسم مقصور

وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں الف لازمی ہو۔ جیسے الشَّرٰی، الفتٰی، اگر اس پر ال ہو تو اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہو گا کیونکہ اس کے آخر میں الف ہوتا ہے اور الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ جیسے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ الفَتٰی	رَأَیتُ الفَتٰی	نَظَرتُ إلىٰ الفَتٰی

اور اگر اس سے پہلے ال نہ ہو تو اس کے آخر سے تینوں حالتوں میں "ا" گر جاتا ہے۔

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ فَتًی	رَأَیتُ فَتًی	نَظَرتُ إلىٰ فَتًی

وہ اسم، جو ی ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہو، اس کا اعراب بھی تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے۔ جیسے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری

هٰذَا غُلَامِي	رَأَيتُ غُلَامِي	نَظَرتُ إلىٰ غُلَامِي

نوٹ : وہ اسماء جن کا اعراب بالحرف ہوتا ہے، تین ہیں :

۱۔ تثنیہ ۲۔ اسماء ستہ مکبّرہ ۳۔ جمع مذکر سالم

تثنیہ : تثنیہ وہ اسم ہے جو اپنے آخر میں الف نون یا، یاء نون کی زیادتی کے ساتھ دو پر دلالت کرے۔ جیسے شَجَرَانِ، رَجُلَانِ

اعراب: تثنیہ اور وہ اسماء جو لفظاً یا معناً تثنیہ کے مشابہ ہوں، ان کی حالت رفعی الف ساکن ما قبل مفتوح سے اور حالت نصبی اور جری ی ساکن ما قبل مفتوح سے آتی ہے۔ جیسے

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
تثنیہ:	جَاءَ رَجُلَانِ	رَأَيتُ رَجُلَينِ	نَظَرتُ إلىٰ رَجُلَينِ
مشابہ تثنیہ لفظاً:	جَاءَ اِثنَانِ	رَأَيتُ اِثنَينِ	نَظَرتُ إلىٰ اِثنَينِ
مشابہ معناً:	جَاءَ كِلَاهُمَا	رَأَيتُ كِلَيهِمَا	نَظَرتُ إلىٰ كِلَيهِمَا

نوٹ : كِلَا اور كِلتَا جب ضمیر کی طرف مضاف ہوں تو ان کا یہی اعراب ہوتا ہے۔

اسماء ستہ مکبّرہ: ان سے مراد چھ اسماء ہیں، ان کے اعراب بالحرف میں یہ شرط ہے کہ وہ مفرد ہوں جمع نہ ہوں، مکبّر ہوں مصغر نہ ہوں، ی ضمیر متکلم کے علاوہ کسی اور اسم کی طرف مضاف ہوں۔ اور یہ درج ذیل ہیں :

ابٌ (باپ، ابَوٌ)، اخٌ (بھائی، اخَو)، فَم[14] (منہ، فُو)، حَم • سسر، حَمُو)، هَن (شے، هَنو)، ذُو (صاحب)

اعراب: ان کی حالت رفعی واؤ ساکن ما قبل مضموم سے، حالت نصبی الف سے، حالت جری ی ساکن ما قبل مکسور سے آتی ہے۔ جیسے :

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
هٰذَا أَبُو زَيدٍ	رَأَيتُ أَبَا زَيدٍ	نَظَرتُ إلىٰ أَبِي زَيدٍ
هٰذَا أَخُو زَيدٍ	رَأَيتُ أَخَا زَيدٍ	نَظَرتُ إلىٰ أَخِي زَيدٍ

نوٹ : جب یہ مصغَر یا جمع ہوں یا مضاف نہ ہوں تو ان کی حالت رفعی ضمہ سے، حالت نصبی فتحہ سے اور حالت جری کسرہ سے آتی ہے۔ جیسے

14 ۔ فُو کبھی فَم کی صورت میں ہی استعمال ہوتا ہے، اس وقت اعراب یہ نہ ہوگا۔

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
مفرد:	هٰذَااب	رَأَيتُ أبًا	نَظَرتُ إلىٰ آبٍ
جمع:	هٰؤُلَاءِ اٰبَاؤُ کَ	رَأَيتُ اٰبَاءَ کَ	نَظَرتُ إلىٰ اٰبَاءِ کَ
مصغّر:	هٰذَا ابَیِ زَيدٍ	رَأَيتُ ابَیَ زَيدٍ	نَظَرتُ إلىٰ أَبِیِّ زَيدٍ

جب یہ اسماء ''ی'' ضمیر کی طرف مضاف ہوں توان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے۔ جیسے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
هٰذَا ابِي	رَأَيتُ اِبِي	نَظَرتُ إلىٰ آبِي

جمع مذکر سالم

وہ جمع ہے، جس کے واحد کا صیغہ، جمع بناتے وقت اپنی اصلی حالت پر رہے، اس میں تبدیلی نہ ہو، صرف اس کے آخر میں ''ون'' یا ''ی ن'' مفتوح لگا دی جائے جیسے صَادِق سے صَادِقُونَ یا وہ کلمات جو لفظاً یا معنیً جمع مذکر سالم کے مشابہ ہوں۔ جیسے عِشرُونَ، اُولُو (صاحب)

اعراب: ان تینوں کی حالت رفعی واو ساکن ما قبل مضموم سے اور حالت نصبی اور حالت جری ی سکان ما قبل مکسور سے آتی ہے۔ جیسے

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جمع مذکر سالم:	جَاءَ الصَّادِقُونَ،	رَأَيتُ الصَّادِقِينَ	نَظَرتُ إلَى الصَّادِقِينَ
مشابہ جمع لفظاً:			
	جَاءَ عِشرُونَ رَجُلاً	رَأَيتُ عِشرِينَ رَجُلاً	نَظَرتُ إلىٰ عِشرِينَ رَجُلاً
مشابہ جمع معنی:	جَاءَ أُولُو مَالٍ	رَأَيتُ أُولِي مَالٍ	نَظَرتُ إلىٰ أُولِي مَالٍ

ثَلَاثُونَ اربَعُونَ بَنُونَ اهلُونَ ارضُونَ سِنُونَ عَالَمُونَ وغیرہ

جب جمع مذکر سالم ی ضمیر کی طرف مضاف ہو تو اس کی حالت رفعی ''و'' و تقدیری سے اور حالت نصبی اور جری ی لفظی سے آتی ہے جیسے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ مُسلِمِیَّ	رَأَيتُ مُسلِمِیَّ	نَظَرتُ إلىٰ مُسلِمِیَّ

نوٹ:

۱۔ مُسلِمِیَّ اصل میں مُسلِمُویَ تھا واؤ اور ی اکٹھے ہوئے، اول ساکن واؤ کو ی سے بدلا اور ''ی'' کو ی میں ادغام کر دیا اور ی کے ما قبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔

۲۔ جمع اور تثنیہ کا نون اضافت کے وقت گر جاتا ہے۔ جیسے غُلَامَا رَجُلٍ، طَالِبُو المَدرَسَةِ اصل میں غُلَامَانِ اور طالبون تھے۔

تعریف و تنکیر

تعریف و تنکیر[15] کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ نکرہ ۲۔ معرفہ

نکرہ

نکرہ وہ اسم ہے، جو کسی غیر معین چیز پر دلالت کرے۔ جیسے مَنزِل (گھر)، حِصَان (گھوڑا)، حِمَار (گدھا)

نکرہ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ نکرہ مخصوصہ ۲۔ نکرہ غیر مخصوصہ

نکرہ مخصوصہ: اس سے مراد وہ اسم نکرہ ہے، جسے صفت لگا کر یا کسی دوسرے اسم نکرہ کی طرف مضاف کرکے خاص کیا جائے۔ جیسے قَصرٌ رَفِیع (بلند محل)، رِیشُ قَلَمٍ (قلم کا نب)

نکرہ غیر مخصوصہ: وہ اسم نکرہ ہے، جو اضافت اور صفت سے خاص نہ کیا جائے۔ جیسے زَهرَة (پھول) بَحر (سمندر)

۱۔ معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی معین شئی پر دلالت کرے۔ جیسے مُحَمَّد، اَللّٰہ، رَجُ (دراز)

معرفہ کی اقسام

اسم معرفہ کی سات اقسام ہیں:

۱۔علم ۲۔ضمیر ۳۔اسم موصول ۴۔اسم اشارہ ۵-معرف باللام ۶-معرف بالاضافة

۷-معرف بالنداء

علم: وہ اسم معرفہ ہے، جو کسی معین شخص، مکان، حیوان یا کسی اور چیز کا نام ہو، جیسے عَلِیٌّ، عَائِشَةُ، لَندُنُ

ضمیر: وہ اسم معرفہ ہے، جو متکلم مخاطب یا غائب پر دلالت کرے۔ جیسے اَنَا (میں)، اَنتَ (تو)، هُوَ (وہ)

[15] ۔ اسم کا معرفہ اور نکرہ ہونا

اسم موصول: وہ اسم معرفہ ہے، جسے صلہ (بعد میں آنے والے جملہ) کے ساتھ معین کیا جائے۔ جیسے اَلَّذِی، اَلَّتِی

اسم اشارہ: وہ اسم معرفہ ہے، جس سے کسی معین چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔ جیسے ھٰذَا (یہ)، ذٰلِکَ (وہ)

معرف باللام: اس سے مراد وہ اسم نکرہ ہے، جس پر الف لام داخل ہو۔ جیسے اَلْکِتَابُ، اَلْمِصبَاحُ

معرف بالاضافۃ: اس سے مراد وہ اسم نکرہ ہے، جسے اسم معرفہ کی طرف مضاف کیا جائے۔ جیسے فِنَاءُ المدرَسَةِ (مدرسہ کا میدان)

معرف بالنداء: اس سے مراد وہ اسم نکرہ ہے، جسے حرف ندا کے ساتھ معین کیا جائے جیسے یَارَجُلُ

۱۲۔ اسم منصرف اور اسم غیر منصرف

اس اعتبار سے اسم معرب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ منصرف ۲۔ غیر منصرف

منصرف

وہ اسم معرب ہے، جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے نہ تو دو سبب پائے جائیں اور اور نہ ہی ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو، اس کے آخر میں کسرہ اور تنوین آتی ہے۔ جیسے کَلب، بَکر، شَجَر

اس کے اعراب کی مختلف صورتیں گزشتہ سبق میں بیان ہو چکی ہیں مثلاً:

ھٰذَا قَلَم اَخَذتُ قَلَمًا کَتَبتُ بِقَلَم

ان مثالوں میں قَلَم اسم منصرف ہے۔

غیر منصرف

وہ اسم معرب ہے، جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے یا تو دو سبب پائے جائیں یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو اور اس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتی بلکہ کسرہ کی جگہ فتحہ آتا ہے، جیسے ھٰذَا اَحمَدُ

رَأَیتُ اَحمَدَ نَظَرتُ اِلیٰ اَحمَدَ

نوٹ: غیر منصرف کے آخر میں ویسے تو کسرہ نہیں آتا مگر دو صورتوں میں کسرہ آجاتا ہے:

۱۔ جب وہ دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے ذَھَبتُ اِلیٰ مَسَاجِدِکُم

۲۔ جب اس پر الف لام آجائے۔ جیسے صَلَّیۡنَا فِی المَسَاجِدِ

ان مثالوں میں اَلمَسَاجِدِ غیر منصرف ہے، جسے کے آخر میں کسرہ آیا ہے۔

منع صرف کے اسباب

غیر منصرف کے نو اسباب یہ ہیں:

۱۔عدل ۲۔وصف ۳۔تانیث ۴۔معرفہ ۵۔عجمہ

۶۔ترکیب ۷۔جمع ۸۔الف نون زائد تان ۹۔وزن فعل

ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

عدل: عدل کے لغوی معنیٰ پھیرنا ہے اور اصطلاح میں اسم کے صیغہ سے بغیر کسی قائدہ صرفی کے، دوسرا صیغہ بنانے کو عدل کہتے ہیں، جو صیغہ نیا بنتا ہے اسے معدول اور جس صیغہ سے اسے بنایا جائے اسے معدول عنہ کہتے ہیں، معدول کو ہی مجازاً عدل کہہ دیتے ہیں۔

عدل کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ عدل تحقیقی ۲۔ عدل تقدیری

عدل تحقیقی: وہ عدل ہے کہ غیر منصرف ہونے کے علاوہ بھی اسم کے اصل صیغہ سے معدول ہونے کی دلیل موجود ہو جیسے ثُلٰثُ، مَثۡلَثُ۔ ہر ایک کا معنیٰ ہے تین تین[16]۔

عدل تقدیری: وہ عدل ہے کہ غیر منصرف ہونے کے علاوہ اسم کے اصلی صیغہ سے معدول ہونے کی دلیل موجود نہ ہو۔ جیسے عُمَرُ، زُفَرُ، اہل عرب انہیں غیر منصرف استعمال کرتے ہیں اور ان میں سوائے علمیت کے غیر منصرف ہونے کا کوئی دوسرا سبب نہیں پایا جاتا۔ اس لئے یہ فرض کر لیا گیا کہ یہ عَامِر اور زَافِر سے معدول ہیں[17]۔

وصف: وصف کا لغوی معنیٰ کسی ایسی ذات پر دلالت کرنا ہے جس میں صفت کے معنیٰ پائے جائیں۔ مگر غیر منصرف ہونے کے لئے اس سے مراد وہ اسم ہے جو اصل میں وصفی معنیٰ کے لئے وضع کیا گیا ہے ہو۔ جیسے اَحۡمَرُ (سرخ رنگ کا مرد)، اَسۡوَدُ (سیاہ رنگ کا مرد)۔۔۔ ان میں دوسرا سبب وزن فعل ہے۔

16۔ قیاس تو یہ تھا کہ ان کا معنیٰ صرف ''تین'' ہوتا۔ کیونکہ معنی کا تکرار لفظ کے تکرار پر دلالت کرتا ہے اور لفظ کے تکرار کے بغیر معنیٰ کا تکرار ممکن نہیں۔

17۔ عدل کے چھ وزن ہیں، جو اس شعر میں مذکور ہیں:

عل را بتمای تو شش شمر — مَفعَلُ، فُعَلُ مِثۡلُهَمَا مَثۡلَثُ عُمَر

فعل ست ہچوں امس فعال ست چوں ثلاث — دیگر فعال داں چو قطام فعل سحر

تانیث: وہ اسم ہے، جس میں تانیث کی علامت ظاہر ہو۔ جیسے مُسْلِمَةٌ یا مونث معنوی، ہو جیسے شَمس (سورج)
اسم ثانیث کے غیر منصرف ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ:

۱۔ وہ کسی کا علم ہو اور اس کے آخر میں ۃ ہو۔ جیسے طَلحَةُ، مَكَّةُ، عَائِشَةُ

۲۔ عَلم ہو، مونث معنوی ہو، کلمہ تین حروف سے زائد ہو۔ جیسے زَینَبُ

۳۔ ثلاثی ہو اور درمیانی حرف متحرک ہو۔ جیسے سَقَرُ (جہنم)

۴۔ ثلاثی ہو، مؤنث کا عربی علم ہو تو اسے منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھنا جائز ہے جیسے دَعد، دَعدُ هِند، هِندُ

نوٹ: ہر وہ اسم جس کے آخر میں تانیث کی علامت الف مقصورہ یا الف ممدودہ ہو، وہ غیر منصرف ہوتا ہے۔ جیسے حَمرَاءُ، اَفعیٰ، حُبلیٰ

تانیث بالالف دو سببوں کے قائم مقام ہوتی ہے۔

معرفہ: وہ اسم ہے، جو کسی کا علم ہو۔ جیسے سُعَادُ، زَینَبُ، اس میں دوسرا سبب تانیث ہے۔

عجمہ: وہ اسم ہے، جو عربی کے سوا دوسری زبان میں علم ہو اس کے غیر منصرف ہونے کے لئے شرط ہے کہ:

۱۔ حروف تین سے زائد ہوں۔ جیسے اِبرَاهِیمُ، اِسمٰعِیلُ وغیرہ

۲۔ ثلاثی ہو، لیکن درمیانی حرف متحرک ہو۔ جیسے شَتَرُ (قلعہ کا نام ہے)

۳۔ ثلاثی اور مذکر کا علم ہو اور درمیان حرف ساکن ہو تو منصرف ہوگا جیسے لُوط نُوح

۴۔ ثلاثی ہو، عجمی ہو، مونث کا علم ہو اور درمیانی حرف ساکن ہو تو اسے غیر منصرف پڑھنا واجب ہے۔ جیسے مَاہُو جُورُ (پانی کے نام)۔ ان تمام میں ایک سبب علمیت اور دوسرا عجمہ ہے۔

ترکیب: وہ دو کلمات، جو اضافت اور اسناد کے بغیر مرکب ہو کر علم بن جائیں۔ جیسے یَعلَبَکٌّ، حَضَرَمَوتُ، مَعدِیکَرَبُ بشرطیہ اس کے آخر میں وَیہ کا کلمہ نہ ہو، اس میں دوسرا سبب علمیت ہے۔

جمع منتہی الجموع: وہ جمع ہے، جس کی آگے جمع نہ بن سکے، اس کے پہلے دو حرف مفتوح، تیسری جگہ الف اور اس کے بعد والے حرف کے نیچے زیر ہوتی ہے۔ جیسے مَسَاجِدُ، مَصَابِیحُ

یہ جمع دو سببوں کے قائم مقام ہے،اگر اس جمع کے آخر میں ۃ آ جائے تو یہ منصرف ہو جاتی ہے۔جیسے فَرَازِنَة،صَيَاقِلَة۔یہ دونوں علم اسم منصرف ہیں۔

وزن فعل: ہر وہ اسم ہے،جو کسی ایسے وزن پر آجائے جو صرف افعال کے ساتھ خاص ہو اور اس میں کوئی دوسرا سبب بھی پایا جائے۔جیسے شَمَّر[18]،دُئِل[19]۔

اگر علم ایسے وزن پر آجائے جو اسماء وافعال میں مشترک ہو تو اس کے غیر منصرف ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کے اول میں حروف اتین میں سے کوئی آجائے۔جیسے اَحمَدُ،تَغلِبُ،يَشكُرُ

اگر اس کے آخر میں ۃ آجائے تو منصرف ہو جاتا ہے۔جیسے يَعمَلَةٌ

الف نون زائدتان: ان کی کئی صورتیں ہیں:

۱۔ جب یہ علم یا صفت کے آخر میں آجائیں۔جیسے عُثمَانُ،عَطشَانُ

۲۔ ایسی صفت کے آخر میں آجائیں،جس کی مؤنث میں ۃ نہ ہو۔جیسے جوعَانُ،غَضبَانُ

۳۔ ایسی صفت کے آخر میں آجائیں،جس کی مونث ہی نہ ہو۔جیسے رَحمٰنُ اگر ایسی صفت کے آخر میں آجائیں جس کی مونث میں ۃ آتی ہو تو وہ منصرف ہوتی ہے۔جیسے نَدمَان مونث نَدمَانَة

نوٹ: ہر وہ اسم،جس کے غیر منصرف ہونے کا دوسرا سبب علمیت ہو،اگر اسے نکرہ بنا دیا جائے تو اس کے آخر میں کسرہ اور تنوین آجاتی ہے۔جیسے جاءني طَلحَةُ وَطَلحَة اٰخَرُ

خلاصۂ بحث

مذکورہ بالا بحث سے یہ معلوم ہوا کہ تین قسم کے اسماء غیر منصرف استعمال ہوتے ہیں:

۱۔ اعلام ۲۔ صفات ۳۔ اسماء

غیر منصرف اعلام کی صورتیں

۱۔ جب مؤنث کا علم ہو،خواہ مؤنث لفظی ہو یا مؤنث معنوی۔جیسے طَلحَةُ،عَائِشَةُ،زَيَنَبُ

۲۔ جب عجمیٰ ہو،ثلاثی ساکن الوسط نہ ہو۔جیسے اِسرَائِيلُ،مِيكَائِيلُ

---

[18] ۔ گھوڑے کا نام

[19] ۔ قبیلہ کا نام

۳۔ جب مرکب مزجی ہو اور اس کے آخر میں وَیہ کا کلمہ نہ ہو۔ جیسے بعلبک

۴۔ جب اس کے آخر میں الف نون زائد تان آجائیں۔ جیسے عَفّانُ، نُعمَانُ، قَحطَانُ

۵۔ جب فعل کے وزن پر آجائے۔ جیسے یثرِبُ، یَعرُبُ ور اس کے آخر میں تاء تانیث نہ ہو۔

۶۔ جب فُعَلُ کے وزن پر آجائے اور فَاعِل کے وزن سے معدول ہو۔ مُضَرُ

غیر منصرف صفات کی صورتیں

۱۔ جب صفت کا صیغہ فَعلَان کے وزن پر ہو اور اس کی مونث میں ۃ نہ ہو جیسے سَکرَانُ

۲۔ اَفعَلُ کے وزن پر آجائے اور اس کی مؤنث میں ۃ نہ ہو۔ جیسے اَبیَضُ، اَسبَقُ

۳۔ واحد سے لے کر دس تک اسمائے اعداد فُعَالُ یا مَفعَلُ کے وزن پر آجائیں۔

جیسے اُحَادُ، مَوحَدُ، رُبَاعُ، مَربَعُ

۴۔ اُخَرُ، جُمَعُ جب کہ یہ اُخرٰی اور جُمعٰی کی جمع ہوں۔

غیر منصرف اسماء کی صورتیں

۱۔ وہ اسم یا صفت، جس کے آخر میں الف تانیث مقصورہ یا ممدودہ آجائے۔ جیسے صُغرٰی، نُعمٰی، صَحرَاءُ، حَمرَاءُ

۲۔ وہ اسم، جو جمع منتہی الجموع کے وزن پر آجائے۔ جیسے مَدَارِسُ، عَصَافِیرُ

خود آزمائی

۱۔ جمع کسے کہتے ہیں؟

۲۔ جمع مذکر سالم اور جمع مکسر میں کیا فرق ہے؟

۳۔ جمع مذکر سالم اور مونث سالم کی کیا کیا شرائط ہیں؟

۴۔ درج ذیل کلمات سے تثنیہ اور جمع بنائیں:

۱۔ مُنطَلِق ۲۔ نَھر

۳۔ رَابِع ۴۔ فاطِمَةُ

۵۔ وَرَقَة ۶۔ خَبَّار

۷۔ عُصفُور ۸۔ مَریَمُ

۹۔ خُلق ۱۰۔ نَائِم

۵۔ مؤنث حقیقی اور لفظی میں کیا فرق ہے؟

۶۔ تانیث کی علامات کون کون سی ہیں؟

۷۔ درج ذیل کلمات سے مذکر اور مؤنث الگ الگ کریں۔

۱۔	شَاعِر	۲۔	قَرِین	۳۔	دَرَّاجَة
۴۔	اِطَار	۵۔	زَآئِر	۶۔	مَعرُوفَة
۷۔	اَرض	۸۔	سَاق	۹۔	شَامِخَات
۱۰۔	رِجل	۱۱۔	سَودَآءُ	۱۲۔	صُغرٰی

۸۔ درج ذیل میں سے اسم، فعل اور حرف کی پہچان کریں۔

مَسجِد، الطَّائِرُ فَوقَ شَجَرَةٍ، اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ، فِی المَدرَسَةِ تِلمِیذ، قَد اَفلَحَ المُؤ مِنُونَ، اِنَّکَ ظَلَمتَ عَلٰی نَفسِکَ، سَوفَ یُعطِیکَ رَبُّکَ، سَیَعلَمُ الظَّالِمُ عَاقِبَتَهٗ، اَقوَال، فَتَحُوا، بَصرِیّ، قُرَیش، اَلاَبطَالُ دَفَعُوا عَنِ الوَطَنِ۔

۹۔ جملہ میں کتنے کلمات ہوتے ہیں؟

۱۰۔ حرف کیا فائدہ دیتا ہے؟

۱۱۔ اعراب کسے کہتے ہیں؟

۱۲۔ معرب اور مبنی کلمات کی حرکات کے نام بتائیں۔

۱۳۔ مبنی الاصل سے کیا مراد ہے؟

۱۴۔ درج ذیل کلمات میں سے معرب اور مبنی پہچانیں:

اَلدَّرَّاجَةُ مُسرِعَة۔ کَیفَ اَنتَ۔ اِشتَرَیتُ الدَّرَّاجَةَ۔ مَتٰی تَذهَبُ۔ رَکِبتُ عَلَی الدَّرَّاجَةِ۔ اِیَّاکَ نَعبُدُ۔ هٰذَا کِتَاب

۱۵۔ اسماء استفہام سے کیا مراد ہے؟

۱۶۔ ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں؟

۱۷۔ اعراب بالحرف سے ک ی ا مراد ہے؟

۱۸۔ اسماءِ ستہ مکبّرہ کے اعراب کی کتنی صورتیں ہیں؟

۱۹۔ درج ذیل کلمات، اسم کی کون سی قسم میں سے ہیں:

۱-اَلاَدْنٰی ۲-اَلبَاغِی ۳-اَلمُسلِمُونَ ۴-شَارِبَات ۵-جَوَادَانِ

۶-بَساَتِین ۷-اَلجَانِی ۸-رَمٰی ۹-اَخ ۱۰-کَاتِبِین

۲۰۔ خط کشیدہ کلمات کی اعرابی حالت بتائیں:

۱- اِنَّ المُنٰفِقِینَ لکٰذِبُونَ[20] ۲- زَحَفَتِ الجُنُودُ اِلَی الاَعدَاءِ

۳- اِنَّ المَانِعِینَ لخَاسِرُونَ ۴- صَارَ اَبُوهُمَا صَالِحًا

۵- رَضِیَت فَاطِمَۃُ عَنِ الکَاتِبَاتِ ۶- حَکَمَ القَاضِی عَلٰی مُوسٰی

۷- عَطَفتُ عَلٰی کِلَیهِمَا ۸- ذَهَبَ اِثنَانِ اِلَی المَدرَسَۃِ

۹- کَانَ الرَّسُولُ بِالمُؤمِنِینَ رَحِیماً

۱۰- لَا یَتَّخِذِ المُؤمِنُونَ الکٰفِرِینَ اَولِیَآءَ مِن دُونِ المُؤمِنِینَ[21]

۲۱۔ درج ذیل کلمات سے تثنیہ اور جمع مونث سالم بنا کر اعراب بتائیں:

فَاطِمَۃ، تَاجِر، بَقَرۃ، عَمُود، عَالِیۃ، صُورَۃ، وَرَق، قَائِمَۃ، قَاعِد، اُخت

۲۲۔ نکرہ مخصوصہ کسے کہتے ہیں؟

۲۳۔ اسم نکرہ سے معرفہ کیسے بنایا جاتا ہے؟

۲۴۔ درج ذیل اسماء میں سے معرفہ اور نکرہ کی پہچان کریں:

وَرَقَۃ۔ اَلسَّارِقُ۔ اِسمٰعِیلُ۔ بَاب۔ اَلشُّبَاکُ۔ زَینَبَات۔ اَنتُم۔ طَاهِرُ القَلبِ۔ لَبِستُ مِعطَفِی۔ اَحسِن اِلٰی مَن اَحسَنَ اِلَیکَ۔ هٰذَا صَانِع مَاهِر۔ یَا فَاتِحُ۔ تِلکَ بَنَات

۲۵۔ کیا غیر منصرف کے آخر میں کسرہ آ سکتا ہے؟

۲۶۔ عدل کے غیر منصرف ہونے کے کتنے وزن ہیں؟

[20] ۔ المنافقون:۱

[21] ۔ آل عمران:۲۸

۲۷۔ درج ذیل کلمات میں سے منصرف اور غیر منصرف الگ الگ کریں اور ان کے اسباب کی وضاحت کریں:

حَدَائِقُ اَشجَار فَیحَاءُ لِیفرَبُول سُبَاعُ طَوَاوِیسُ اَرَامَلُ دَولَة صَوَامِعُ صَلَوَات

اَحَادِیثُ نَعسَانُ صَدیَانُ کُبَرُ، شَابَ قَرنَاهَا تَاَبَّطَ شَرًّا عُمرَوَیہِ عَزرَائِلُ مَثنیٰ۔

۲۸۔ غیر منصرف صفات کی کیا شرائط ہیں؟

یونٹ نمبر2

اسماء - ۲

فہرست

یونٹ کا تعارف

اس یونٹ میں آپ ایسے اسماء کے بارے میں پڑھیں گے، جو فعل مضارع میں تھوڑی سی تبدیلی کر کے بنتے ہیں، جنہیں اسم فاعل اور اسم مفعول کے نام سے جانا جاتا ہے۔ان دونوں کو فعل مضارع کے صیغے میں رد و بدل کر کے بنایا جاتا ہے اور ان کی گردانیں لکھی جارہی ہیں تاکہ طلبہ ان کو آسانی سے یاد کر سکیں اور ان کے لئے اسم فاعل اور اسم مفعول کے صیغوں کی پہچان کرنا آسان ہو جائے۔اس کے علاوہ اس یونٹ میں تین اسمائے مشتقہ کے بارے آگاہ کیا جائے گا اور وہ اسمائے مشتقہ اسم تفضیل، اسم ظرف، اور اسم آلہ ہیں۔

اسم تفضیل میں کسی کام کرنے والے کی بڑائی کا اظہار ہوتا ہے، اسم ظرف میں کسی فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت کا ذکر ہوتا ہے جبکہ اسم آلہ کسی اوزار یعنی کام کرنے کی چیز کا نام ہوتا ہے۔ان سب کو دیگر اسمائے مشتقہ کی طرح فعل مضارع سے ہی بنایا جاتا ہے لیکن اسم تفضیل کی بناوٹ کیسی ہو؟اسم ظرف کو کیسے بنایا جائے ؟اور اسم آلہ کے بنانے کا کیا طریقہ ہو؟ پھر ان کے صیغے کے بنانے میں بنیادی طور پر کون سے قواعد کا اطلاق کرنا پڑے گا؟اسم تفضیل ، اسم ظرف اور اسم آلہ کے کتنے کتنے صیغے ہیں؟ ان سب سوالات کے تفصیلی جوابات آپ اس یونٹ میں ملاحظہ کریں گے۔

علاوہ ازیں اس یونٹ میں آپ کو تفصیلی طور پر اسم اشارہ اور اسم موصول کے بارے میں بھی آگاہ کیا جائے گا، جیسے کہ اسم اشارہ کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے پھر ظاہر بات ہے کہ یا تو وہ مشار الیہ نزدیک ہوگا، اور یا دور، دونوں کے لئے کون سا لفظ استعمال ہو؟ اور مشار الیہ کی کیا پہچان ہے؟سب تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے گا۔

یونٹ کے مقاصد

اُمید ہے کہ اس یونٹ کوپڑھنے کے بعد طلبہ ان شاء اللہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

۱۔اسم فاعل اور اسم مفعول کی تعریف کر سکیں گے اور ان کاآپس میں فرق جان سکیں گے۔

۲۔اسم فاعل اور اسم مفعول کی گردان سیکھ سکیں گے۔

۳۔اسم فاعل اور اسم مفعول کے صیغوں کی پہچان کر سکیں گے۔

۴۔اسم فاعل اور اسم ،مفعول کے بنیادی صرفی قواعد سیکھنے کے ساتھ ساتھ ان کا عملی طور پر اطلاق کرنا بھی سیکھیں گے۔

۵۔اسم تفضیل ،اسم ظرف اور اسم آلہ کو جان سکیں گے اور اسم تفضیل ،اسم ظرف اور اسم آلہ کے درمیان فرق واضح کر سکیں گے۔

۶۔اسم تفضیل ،اسم ظرف اور اسم آلہ کے بنیادی صرفی قواعد کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ ان کی تطبیق بھی کر سکیں گے۔

۷۔اسم اشارہ قریب اور بعید کی تعریف جان سکیں گے۔

۸۔اسم موصول اور جملہ موصولہ کو جان سکیں گے۔

۹۔اسم اشارہ کے مراتب اور صیغوں کی پہچان کر سکیں گے۔

۱۰۔موصول اور صلہ کے درمیان ربط اور صلہ کے احکامات کو جان سکیں گے۔

ا۔ اسم فاعل کا تعارف

جو لفظ کام کرنے والے کو بتائے ، اس کو اسم فاعل کہا جاتا ہے ، جیسے : کاتب (لکھنے والا ایک مرد) ، کاتبۃ (لکھنے والی ایک عورت)

اسم فاعل کے مندرجہ ذیل صیغے آتے ہیں :

کاتِبٌ	لکھنے والا ایک مرد
کاتبانِ	لکھنے والے دو مرد
کاتبَینِ	لکھنے والے دو مرد
کاتبونَ	لکھنے والے کئی مرد
کاتِبِینَ	لکھنے والے کئی مرد
کاتبۃٌ	لکھنے والی ایک عورت
کاتبتانِ	لکھنے والی دو عورتیں
کاتِبتَینِ	لکھنے والی دو عورتیں
کاتِباتٌ	لکھنے والی کئی عورتیں

۲۔ اسم فاعل کے چند صرفی قواعد

ا۔۲ :۔ اسم فاعل بنانے کا قاعدہ

جب ماضی تین حرف کی ہو تو اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر غائب فاعل کے وزن پر آئے گا، جیسے : نَصَرَ سے ناصِرٌ، سَمِعَ سے سامِعٌ، اور ضَرَبَ سے ضَارِبٌ

اور اگر ماضی کا پہلا صیغہ تین حرف سے زیادہ ہو ، تو اسم فاعل فعل مضارع معروف سے اس طرح بنایا جائے گا کہ علامت مضارع کو دور کرنے کے بعد اس کی جگہ میم مضموم لگایا جائے گا، اور آخر سے پہلے والے حرف کو زیر دیا جائے گا اگر زیر نہ ہو ، اور آخری حرف پر تنوین لگا دی جائے گی ، جیسے : یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ، یَجْتَنِبُ سے مُجْتَنِبٌ، اور یَسْتَنْصِرُ سے مُسْتَنْصِرٌ ۔(1)

ملاحظہ : یہاں پر یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ اسم فاعل اور فاعل میں فرق ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ اسم فاعل کو فاعل سمجھ لیں اور فاعل کو اسم فاعل۔ بہتر رہے گا کہ ہم یہاں پر ان دونوں کے درمیان فرق کو مثالوں سے اچھی طرح واضح کرلیں تاکہ بات خوب ذہن نشین ہو۔

اسم فاعل تو وہی ہے، جو آپ نے اس باب میں پڑھ لیا کہ جو مضارع سے بنتا ہے، لیکن فاعل ہر وہ اسم ہے جو فعل کے بعد آئے، اس سے فعل کا صدور ہوا ہو، اور مرفوع ہو چنانچہ زیدٌ ضارِبٌ میں ضارِبٌ اسم فاعل ہے، اور اس کی ترکیبی حالت خبر ہے، کیونکہ یہ مبتدا کی خبر کی جگہ پر واقع ہوا ہے، لیکن فاعل نہیں، کیونکہ اس سے پہلے فعل نہیں ہے، اور ضَرَبَ زیدٌ میں زیدٌ فاعل ہے، کیونکہ اس سے پہلے فعل ہے، اور اسی فعل نے زید کو مرفوع کیا ہوا ہے، لیکن یہ اسم فاعل نہیں، کیونکہ یہ فعل مضارع سے نہیں بنا، اور نہ ہی فاعل (یا اس کے علاوہ اور قاعدے کے مطابق جو اسم فاعل کے اوزان بنتے ہیں) کے وزن پر ہے۔

بالفاظ دیگر اسم فاعل صیغے کی حالت کو کہا جاتا ہے، اور فاعل کسی بھی اسم کی اس ترکیبی حالت کو کہا جاتا ہے، جس میں اس سے فعل کا صدور ہوا ہو، وہ فعل اس سے پہلے ہو، اور اسی فعل نے اسے رفع بھی دیا ہو۔ اس بات کو خوب ذہن نشین کرلینا چاہئے۔

۳۔ اسم مفعول کا تعارف

جو لفظ اس آدمی یا اس چیز کو بتائے، جس پر فعل واقع ہوا ہو، اس کو اسم مفعول کہا جاتا ہے، جیسے :

مَکتوبٌ (لکھا جانے والا) ،مَکتوبةٌ (لکھی جانے والی)

اسم مفعول کے مندرجہ ذیل صیغے آتے ہیں :

مَکتوبٌ	لکھا جانے والا ایک (مذکر کے لئے)
مکتوبانِ	لکھے جانے والے دو (مذکر کے لئے)
مکتوبَینِ	لکھے جانے والے دو (مذکر کے لئے)
مکتوبونَ	لکھے جانے والے کئی (مذکر کے لئے)
مکتوبِینَ	لکھے جانے والے کئی (مذکر کے لئے)
مکتوبةٌ	لکھی جانے والی ایک (مؤنث کے لئے)

مکتوبتانِ	لکھی جانے والی دو (مؤنث کے لئے)
مکتوبتَینِ	لکھی جانے والی دو (مؤنث کے لئے)
مکتوباتٌ	لکھی جانے والی کئی (مؤنث کے لئے)

۱۔۳:۔اسم مفعول بنانے کا قاعدہ

جب ماضی تین حرف کی ہو، تو اسم مفعول کا صیغہ واحد مذکر غائب مفعول کے وزن پر آئے گا، جیسے: نَصَرَ سے مَنْصُورٌ، سَمِعَ سے مَسْمُوعٌ، اور ضَرَبَ سے مَضْرُوبٌ،

اور اگر ماضی کا پہلا صیغہ تین حرف سے زیادہ ہو، تو اسم فاعل فعل مضارع مجہول سے اس طرح بنایا جائے گا کہ علامت مضارع کو دور کرنے کے بعد اس کی جگہ میم مضموم لگایا جائے گا، اور آخری حرف پر تنوین لگا دی جائے گی، جیسے: یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ، یُجْتَنَبُ سے مُجْتَنَبٌ، اور یُسْتَنْصَرُ سے مَسْتَنْصَرٌ۔(2)

ملاحظہ: یہاں پر بھی یہ بات ملحوظ رہنی چاہئے کہ جس طرح اسم فاعل اور فاعل کے درمیان فرق ہے، اسی طرح اسم مفعول اور مفعول کے درمیان بھی اچھا خاصا فرق ہے چنانچہ ذیل میں ہم ان دونوں کے درمیان فرق کو مثالوں سے واضح کرتے ہیں۔

اسم مفعول تو وہ اسم مشتق ہے، جو آپ نے اس باب میں سیکھ لیا، لیکن جب صرف مفعول کا لفظ بولا جائے، تو اس کے اندر اگر چہ پانچ مفاعیل (مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول فیہ، مفعول معہ) آجاتے ہیں، لیکن عام طور پر اس سے مراد مفعول بہ ہوتا ہے۔ اور مفعول بہ ہر اس اسم کو کہا جاتا ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جائے، اور وہ منصوب ہو۔

چنانچہ الرِّسالۃُ مَکتوبۃٌمیں مَکتوبۃٌاسم مفعول ہے، اور اس کی ترکیبی حالت خبر ہونے کی بناء پر مرفوع ہے، جبکہ کَتَبَ بکرٌ الرِسالۃَ میں الرِسالۃَ مفعول بہ ہے، اور اس کی ترکیبی حالت مفعول بہ ہونے کی بناء پر منصوب ہے، لیکن اس کو اسم مفعول نہیں کہا جاسکتا کیونکہ یہ فعل مضارع سے مشتق نہیں، اور مفعولٌ (یا اس کے علاوہ جو قاعدے کے مطابق اس کے وزن بنتے ہیں) کے وزن پر نہیں۔ بالفاظ دیگر اسم مفعول صیغے کی حالت کو کہا جاتا ہے اور مفعول کسی بھی اسم کی اس ترکیبی حالت کو کہا جاتا ہے، جس میں اس پر کسی فاعل کا فعل واقع ہو جائے لہٰذا اس فرق کو یہاں پر بھی ملحوظ رکھنا پڑے گا تاکہ غلطی سے حتی الامکان بچنا ممکن ہو۔

خود آزمائی

I- **صحیح اور غلط کی نشاندہی کیجئے۔**

۱۔اسم فاعل فعل مضارع سے بنتا ہے۔------------------

۲۔ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کا وزن فاعل آتا ہے۔------------

۳۔اسم فاعل کے پانچ صیغے ہیں۔--------------------------

۴۔اسم فاعل کام کرنے والے کو کہا جاتا ہے۔----------------

۵۔فاعلان اسم فاعل تثنیہ کا صیغہ ہے۔---------------------

II- **خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کیجئے۔**

۱۔اسم مفعول فعل ------سے بنتا ہے۔

۲۔اسم مفعول کے ------ صیغے ہیں۔

۳۔باب استفعال سے اسم مفعول کا وزن -------آتا ہے۔

۴۔ثلاثی مجرد سے اسم مفعول کا وزن -------آتا ہے۔

۵۔مفعولات اسم مفعول صیغہ ------- ہے۔

III- **صحیح کا انتخاب کیجئے۔**

۱۔اسم فاعل ------ سے بنتا ہے۔ (فعل مضارع معروف/فعل مضارع مجہول/ فعل ماضی معروف)

۲۔اسم مفعول ------- سے بنتا ہے۔(فعل مضارع معروف/فعل مضارع مجہول/ فعل ماضی معروف)

۳۔اسم فاعل اور فاعل میں ------- ہے۔ (فرق ہے/فرق نہیں)

۴۔اسم مفعول اور مفعول میں ------ ہے۔ (فرق ہے/فرق نہیں)

۵۔اسم فاعل اور اسم مفعول پر تنوین ------ ہے۔ (آتی ہے/ نہیں آتی)

IV- **ذیل میں غلط کو درست کیجئے۔**

۱۔اسم مفعول کا فاء کلمہ مضموم ہوتا ہے۔-------------

۲۔اسم فاعل فعل امر سے بنتا ہے۔---------------

۳۔اسم مفعول فعل نہی سے بنتا ہے۔---------------

۴۔اسم مفعول کا فاء کلمہ متحرک ہوتا ہے۔------------

۵۔اسم مفعول کے 2 صیغے آتے ہیں۔----------------

۴۔اسم تفضیل کا تعارف

جو لفظ کسی کام کرنے والے کی بڑائی ظاہر کرے، اس کو اسم تفضیل کہا جاتا ہے، جیسے: اَفْعَلُ (زیادہ کرنے والا ایک مرد)، فُعْلیٰ (زیادہ کرنے والی ایک عورت)

اسم تفضیل کے مندرجہ ذیل صیغے آتے ہیں:

اَفعلُ	زیادہ کرنے والا ایک مرد
اَفعلانِ	زیادہ کرنے والے دو مرد
اَفعلونَ	زیادہ کرنے والے کئی مرد
اَفاعِلُ	زیادہ کرنے والے کئی مرد
فُعْلیٰ	زیادہ کرنے والی ایک عورت
فُعْلَیانِ	زیادہ کرنے والی دو عورتیں
فُعْلَیاتٌ	زیادہ کرنے والی کئی عورتیں
فُعَلٌ	زیادہ کرنے والی کئی عورتیں

۱۔۴:۔اسم تفضیل کے صرفی قواعد

قاعدہ:۔اسم تفضیل کا صیغہ واحد مذکر ہمیشہ افعل کے وزن پر آئے گا، اور مؤنث کا صیغہ فعلی کے وزن پر آئے گا، جیسے: اَکْبَرُ، کُبْرٰی اور اَصْغَرُ، صُغْرٰی

جب ماضی سہ حرفی نہ ہو، تو اس سے اسم تفضیل نہیں آئے گا۔(۱)

ملاحظہ: اسم تفضیل کے متعلق یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ اس کا استعمال تین طریقوں سے ہوتا ہے، جن کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

۱:۔اسم تفضیل یا تو مِن کے ساتھ استعمال ہوگا، جیسے: زیدٌ اَفضلُ من عمروٍ

اس صورت میں اسم تفضیل تمام حالات میں مفرد اور مذکر استعمال ہوتا ہے، چاہے اس سے پہلے مذکر ہو یا مؤنث۔

۲ :- یا مضاف ہوگا، جیسے : زیدٌ اَفضلُ القومِ

اس صورت میں اسم تفضیل میں دو طریقے جائز ہوتے ہیں :

ایک طریقہ تو اسی طرح ہے، جس طرح پہلی صورت میں تھا، کہ اسم تفضیل مفرد بھی ہو، اور مذکر بھی۔

اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اسم تفضیل اپنے ما قبل کے ساتھ تذکیر وتانیث، اور مفرد، تثنیہ اور جمع ہونے میں مطابقت رکھتا ہو۔

۳ :- یا معرف باللام ہوگا، جیسے : اَنَا رَبُّکُم الاَعْلٰی

اس صورت میں اسم تفضیل ما قبل کے ساتھ تذکیر وتانیث، اور مفرد، تثنیہ اور جمع ہونے میں مطابقت رکھے گا۔

۴ :- واضح رہے کہ اسم تفضیل کے دو صیغے (مذکر اور مؤنث) کے غیر منصرف ہوتے ہیں، یعنی ان پر نہ تو کسرہ آئے گا، اور نہ ہی تنوین، تاہم معرف باللام اور مضاف ہونے کی صورت میں اگر ان پر عامل جار داخل ہو جائے، تو پھر اس صورت میں کسرہ آسکتا ہے، لیکن تنوین پھر بھی نہیں آسکتی۔

۵ :- اسم ظرف کا تعارف

جو لفظ کسی کام کی جگہ یا وقت کا نام ہو، اس کو اسم ظرف کہا جاتا ہے، جیسے : مَفْعَلٌ (کام کرنے کا ایک وقت یا جگہ)

اسم ظرف کی گردان یہ ہے :

مَفْعَلٌ	کام کرنے کا ایک وقت یا جگہ
مَفعَلانِ	کام کرنے کے دو وقت یا دو جگہیں
مَفاعِلُ	کام کرنے کے کئی وقت یا کئی جگہیں

۱۔۵ اسم ظرف کے متعلق صرفی قواعد

اگر ماضی سہ حرفی ہو، تو اسم ظرف کو مضارع کے واحد مذکر کے صیغے سے اس طرح بنایا جائے گا کہ علامت مضارع کو دور کرکے اس کی جگہ میم مفتوح لگایا جائے، اور عین کلمہ اگر مضموم ہو تو اس کو زبر دیا جائے، ورنہ اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے، اور آخری حرف پر تنوین زیادہ کر دیا جائے، جیسے : یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ، یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ اور یَسْمَعُ سے مَسْمَعٌ

تاہم جب ماضی سہ حرفی نہ ہو، تو اسم ظرف اور اسم مفعول دونوں ایک طرح کے ہوں گے۔ (۲)

٦ :-اسم آلہ کا تعارف

جو لفظ کسی اوزار یعنی کام کرنے کی چیز کا نام ہو، اس کو اسم الہ کہا جاتا ہے۔ اسم آلہ کی گردان اس طرح ہوگی :

مِفعَلٌ	کام کرنے کا ایک آلہ
مِفْعَلانِ	کام کرنے کے دو اوزار
مَفاعِلُ	کام کرنے کے کئی اوزار
مِفعَلَۃٌ	کام کرنے کا ایک آلہ
مِفعَلتانِ	کام کرنے کے دو اوزار
مَفاعِلُ	کام کرنے کے کئی اوزار
مِفعَالٌ	کام کرنے کا ایک آلہ
مِفْعَالانِ	کام کرنے کے دو اوزار
مَفاعِیلُ	کام کرنے کے کئی اوزار

ا۔٦ اسم آلہ کے متعلقہ صرفی قواعد

اسم آلہ مضارع معروف سے اس طرح بنتا ہے کہ

ا : علامت مضارع کو دور کرکے اس کی جگہ میم مکسور لگا دیا جائے، اور عین کلمہ کو زبر دیا جائے، اگر زبر نہ ہو، اور آخری حرف پر تنوین لگا دی جائے۔

۲ : اسی پہلی صورت کے آخر میں گول تاء بڑھا دی جائے۔

۳ : علامت مضارع کی جگہ میم مکسور لگا کر، عین کلمہ کے بعد الف زیادہ کیا جائے، اور آخر میں تنوین کا اضافہ کیا جائے، جیسے : یَکْتُبُ سے مِکتَبٌ (پہلی صورت) مِکْتَبَۃٌ (دوسری صورت)، مِکتابٌ (تیسری صورت)۔ (۳)

خود آزمائی

صحیح اور غلط کی نشاندہی کیجئے۔

۱۔اسم تفضیل فعل ماضی سے بنتا ہے۔-----------------

۲۔اسم تفضیل کے پانچ صیغے آتے ہیں۔-----------------

۳۔اسم تفضیل کے پہلے صیغے پر تنوین نہیں آتی۔-----------

۴۔فعلٰی اسم تفضیل واحد مؤنث کا صیغہ ہے۔-------------

۵۔افاعل اسم تفضیل واحد کا صیغہ ہے۔------------------

خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کیجئے۔

۱۔اسم ظرف --------سے بنتا ہے۔

۲۔اسم ظرف کے -------صیغے آتے ہیں۔

۳۔اسم ظرف کام کرنے کی ------یا-------کو کہا جاتا ہے۔

۴۔مفعل اسم --------ہے۔

۵۔اسم ظرف اور مفعول فیہ میں -------ہے۔

صحیح کا انتخاب کیجئے۔

۱۔اسم آلہ فعل -------سے بنتا ہے۔(فعل مضارع/فعل امر/فعل ماضی)

۲۔اسم آلہ کے -------صیغے آتے ہیں۔(10/9/8)

۳۔مفعلۃ اسم -------ہے۔(آلہ/ظرف/اسم تفضیل)

۴۔اسم آلہ اور آلہ میں -------ہے۔(فرق ہے/فرق نہیں)

۵۔اسم آلہ میں زمانہ -------ہے۔(پایا جاتا ہے/نہیں پایا جاتا)

ذیل میں غلط کو درست کیجئے۔

۱۔اسم تفضیل کا فاء کلمہ مضموم ہوتا ہے۔--------

۲۔اسم تفضیل فعل امر سے بنتا ہے۔--------

۳۔اسم تفضیل کا پہلا صیغہ منصرف ہوتا ہے۔------------

۴۔اسم تفضیل کا عین کلمہ ساکن ہوتا ہے۔-------------

۵۔اسم تفضیل کے 2 صیغے آتے ہیں۔------------------

ذیل میں غلط کو درست کیجئے۔

۱۔اسم ظرف کا فاء کلمہ مضموم ہوتا ہے۔----------------

۲۔اسم ظرف فعل امر سے بنتا ہے۔------------------

۳۔اسم ظرف کا پہلا صیغہ مبنی ہوتا ہے۔-----------------

۴۔اسم ظرف کا عین کلمہ ساکن ہوتا ہے۔---------------

۵۔اسم ظرف کے 6 صیغے آتے ہیں۔-------------------

ذیل میں غلط کو درست کیجئے۔

۱۔اسم آلہ کا عین کلمہ مضموم ہوتا ہے۔-----------------

۲۔اسم آلہ فعل نہی سے بنتا ہے۔--------------------

۳۔اسم آلہ کا دوسرا صیغہ مبنی ہوتا ہے۔------------------

۴۔اسم آلہ کا عین کلمہ ساکن ہوتا ہے۔-----------------

۵۔اسم آلہ کے 6 صیغے آتے ہیں۔--------------------

۷:-اسم اشارہ (قریب وبعید)

اسم اشارہ ہر ایسا اسم ہوتا ہے جو

" کسی معین چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے"۔ جیسے: هذا الرَّجلُ (یہ مرد)

اسمائے اشارات درج ذیل ہیں:

مذکر قریب کے لئے: "هذا"، "هذانِ/هذينِ"

مونث قریب کے لئے: "هذه"، "هاتانِ/هاتينِ"

مذکر قریب اور مونث قریب دونوں کے لئے: "هؤلاءِ"

مذکر بعید کے لئے: "ذلِكَ"، "ذانِكَ/ذينِكَ"

مونث بعید کے لئے: "تلكَ"، "تانِكَ/تينِكَ"

مذکر بعید اور مونث بعید دونوں کے لئے "اولئکَ"

ملاحظہ :-اسمِ اشارہ کے استعمال کے تین طریقیں ہیں: قریب کے لئے، درمیان کے لئے، دور کے لئے

چنانچہ **قریب** کے لئے ہر وہ اسمِ اشارہ استعمال ہوتا ہے جس میں نہ "کاف" ہو اور نہ ہی "لام" جیسے: "ھذا الرَّجُلُ"، "ھذہ الْمَرْاَۃُ"

اور **درمیان** کے لئے ہر وہ اسمِ اشارہ استعمال ہوتا ہے جس میں صرف "کاف" ہو جیسے: "ذاکَ الرّجلُ"، "تِیْکَ النَّاقَۃُ"

اور **دور** کے لئے ہر وہ اسمِ اشارہ استعمال ہوتا ہے جس میں "کاف" اور "لام" دونوں ہوں جیسے: "ذٰلِکَ الرَّجُلُ"، "تِلْکَ المَرْاَۃُ" (۱)

ا۔۷ اسم اشارہ کے چند قواعد

۱:- مخاطب کو متوجہ اور بیدار کرنے کے لئے کبھی کبھی اسم اشارہ کے شروع میں ہاتنبیہ بھی لگائی جاتی ہے جیسے: ھذا، ھذانِ، ھذینِ، ھذہ، ھاتانِ، ھاتینِ، ھؤلاءِ۔

۲:- کبھی کبھی "ہا" تنبیہ اور اسم اشارہ کے درمیان مشار الیہ کی ضمیر لائی جاتی ہے جیسے: ھا اَنْتُمْ ھؤلاءِ حاجَجْتُم فیما لکم بہ عِلمٌ، اور ھَا اَنْتُم اُولاءِ تُحِبُّوْنَھم۔

۳:- کبھی کبھی اسم اشارہ کے آخر میں حروف خطاب بھی لگا دیتے ہیں تاکہ مخاطب کے واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث ہونے پر دلالت ہوسکے، جیسے: ذلک، ذلکما، ذلکم، ذلک، ذالکنَّ۔

۴:- مشار الیہ اکثر معرف باللام ہوتا ہے جیسے: ذالک الرَّجلُ، لیکن جب کلام میں اسم اشارہ کے فورا بعد کوئی ایسا اسم نہ آئے جو معرف باللام ہو تو اس صورت میں مشار الیہ محذوف ہوگا جیسے: ذالک رجلٌ کریمٌ

۵:- کبھی کبھی اسم اشارہ ہذا پر حروف ندا میں سے یاء داخل ہو جاتا ہے جیسے: "یاھذا"، لیکن ذالک پر یا حرف ندا داخل نہیں ہوتا، چنانچہ "یاذلک" نہیں کہا جاتا۔

اسم موصول

اسم موصول اور جملہ موصولہ کا تعارف: اسم موصول ہر ایسا اسم ہوتا ہے جو "**جملے کے ذریعے سے کسی معین شخص یا چیز پر دلالت کرے**" جیسے: الّذِیْ جاءَ (وہ شخص جو آیا)

اسمِ موصول کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: **خاص، مشترک**

خاص:- "اسمِ موصول خاص وہ اسمِ موصول ہے جس کا کلام کے لحاظ سے مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مونث لایا جاسکتا ہو۔" ان کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

"الذی"	مفرد مذکر کے کئے
"اللَّذانِ/اللَّذَيْنِ"	تثنیہ مذکر کے لئے
"اللَّذِيْنَ"	جمع مذکر عاقل کے کئے
"الَّتِي"	مفرد مونث کی لئے
"اللَّتانِ/اللتَّيْنِ"	تثنیہ مونث کے لئے
"اللّائِيْ"، "اللّوَاتِيْ" اور "اللّاتِيْ"	جمع مونث کے لئے
"أُلْأَلَىٰ"	مطلق جمع کے لئے چاہے، مذکر ہو یا مونث

موصول مشترک

" یہ ایسا اسمِ موصول ہوتا ہے، جو سب کے لئے مشترک طور پر آتا ہے، چنانچہ اس میں مفرد، تثنیہ، جمع اور مذکر مونث سب برابر طور پر شریک ہوتے ہیں" جیسے: **"مَنْ"**، **"ما"**، **"ذا"**، **"إيٌّ"**، **"ذا"** تاہم اتنی بات ضرور ہے کہ **"من"** عاقل (انسانوں) کے لئے، جبکہ **"ما"** غیر عاقل کے لئے استعمال ہوتا ہے۔(۱)

اسم موصول کے چند قواعد

۱:-اسم موصول اپنے صلہ کے ساتھ مل کر ہمیشہ جملے کا جزو بنتا ہے، پورا جملہ کبھی بھی نہیں بنتا، چنانچہ کبھی فاعل بنتا ہے تو کبھی نائب فاعل، بعض اوقات مبتدا بنے گا تو بعض اوقات خبر، اور کبھی مفعول بنے گا تو بسا اوقات اِنَّ کا اسم وغیرہ۔

۲:-صلہ ایک جملہ ہوتا ہے جو موصول کے ساتھ متصل آتا ہے، اور در حقیقت موصول کا فائدہ بھی یہی ہے کہ یہ اسی جملے (صلہ) کو موصول کے ساتھ ملا کر اس پر کچھ نہ کچھ حکم لگاتا ہے جیسے: "جاءَ الَّذی کانَ مَعَنَا اَمسِ" (وہ شخص کل ہمارے ساتھ تھا)، تاہم صلہ کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے:

ا: صلہ ہمیشہ جملہ ہوگا۔

ب: اور یہ جملہ ہمیشہ خبریہ ہوگا۔

ج : صلہ میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے، اور اس ضمیر کو عائد بھی کہتے ہیں۔

د : یہ ضمیر بھی اکثر غائب کی ہوتی ہے ، چنانچہ صلہ میں موصول کی طرف حاضر یا متکلم کی ضمیر نہیں لوٹتی ، تاہم اشعار میں بسا اوقات ایسا ہو سکتا ہے، لیکن بہت کم۔

ھ : صلہ میں عائد کو چند مقامات پر حذف کرنا بھی جائز ہے، جن میں سے پہلا مقام یہ ہے کہ

۱-جب عائد فضلہ (جو عمدہ یعنی مسند الیہ نہ ہو) کی ضمیر ہو جیسے : "نٓ وَالقَلَمِ ومَا يَسْطُرونَ" اصل میں "وما يَسطرونَه" ہے، اور "ذَرْنِي ومَن خَلَقْتُ وَحيداً" یعنی "خَلقتُه"۔

۲ —جب ضمیر مجرور بحرف جر ہو، اور موصول پر بھی وہی حرف جر داخل ہو جو صلہ میں ضمیر پر داخل ہو جیسے : "فاصْدَعْ بما تُؤمَرُ" ، اصل میں "تؤمر بِہ" ہے۔اور "ويَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ" ، اصل میں "تشربون منه" ہے، تاہم یہ بات واضح رہے کہ عمدہ (مسند الیہ) کی ضمیر صلہ میں حذف نہیں ہوتی ، ہاں ایُّ اسم موصول اس اصول سے مستثنیٰ ہے ، کیونکہ اس کے صلہ میں عمدہ کی ضمیر بھی حذف ہو سکتی ہے جیسے : "اَيُّهُمْ اَشَدُّ على الرحمٰنِ عِتِيًّا" ، اصل میں ایھم ھو اشد ہے۔

و : -صلہ کو موصول پر مقدم کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی صلہ کا کوئی معمول موصول سے مقدم آ سکتا ہے۔

۳ : -اسمائے موصولہ سب کے سب مبنی سوائے اَیُّ کے ، کیونکہ اَیُّ کی چار صورتوں میں سے ایک ہی صورت مبنی کی ہے، اور وہ یہ ہے کہ جب اَیُّ مضاف ہو اور اس کے صلہ میں آنے والی پہلی ضمیر جو موصول کی طرف لوٹتی ہو (جس کو مختصر الفاظ میں "صدر صلہ" کہا جاتا ہے) حذف ہو جیسے : ": "اَيُّهُمْ اَشَدُّ على الرحمٰنِ عِتِيًّا" ، کیونکہ اصل میں ": " اَيُّهُمْ هُوَ اَشَدُّ على الرحمٰنِ عِتِيًّا" ہے۔

اس کے علاوہ باقی تینوں صورتیں معرب ہیں، جس میں پہلی صورت یہ ہے کہ

۱ : اَیُّ مضاف ہی نہ ہو ، اور صدر صلہ مذکور ہو۔

۲ : اَیُّ مضاف ہی نہ ہو ، اور صدر صلہ محذوف ہو۔

۳ : اَیُّ مضاف ہو ، اور صدر صلہ مذکور ہو۔

خودآزمائی

صحیح اور غلط کی نشاندہی کیجئے۔

١۔اَلَّذِی اسمِ موصول ہے۔--------

٢۔ھذا اسمِ اشارہ ہے۔--------

٣۔اللّذانِ تثنیہ مؤنث کے لئے اسمِ موصول ہے۔--------

٤۔اللّتانِ مذکر جمع کے لئے اسمِ موصول ہے۔---------

٥۔مَا مشترک اسمِ موصول ہے۔---------

خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کیجئے۔

١۔اسمِ موصول کی ایک قسم " خاص " اور دوسری قسم ------- ہے۔

٢۔ہٰذانِ تثنیہ --------کے لئے اسمِ اشارہ ہے۔

٣۔اسمِ اشارہ قریب کی تعداد -------- ہے۔

٤۔ھَاتَانِ الیَدَانِ میں ھَاتَانِ ------- ہے۔

٥۔ھاتَانِ ------کے لئے اسمِ اشارہ ہے۔

ذیل میں صحیح کا انتخاب کیجئے۔

١۔ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیبَ فِیہِ میں ذٰلِکَ --------- ہے۔ (اسمِ اشارہ/ مشار الیہ/اسمِ موصول)

٢۔ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیبَ فِیہِ میں ذٰلِکَ -------- ہے۔ (اسمِ اشارہ قریب، اسمِ اشارہ بعید)

٣۔ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیبَ فِیہِ میں ذٰلِکَ ------- ہے۔ (اسمِ اشارہ مذکر، اسمِ اشارہ مونث)

٤۔اَلَّذِیۡ ھُمۡ فِیہِ مُختَلِفُونَ میں اَلَّذِی -------- ہے۔ (اسمِ اشارہ، اسمِ موصول، اسم علم)

٥۔اُوْلٰئِکَ جمع -------قریب کے لئے ہے۔ (مذکر/مؤنث/دونوں)

ذیل میں غلط کو درست کیجئے۔

١۔اسم اشارہ کے 5 صیغے ہیں۔---------

٢۔اسم اشارہ قریب اور بعید میں کوئی فرق نہیں ہے۔--------

٣۔اسم اشارہ معرب ہوتا ہے۔--------

٤۔اسم اشارہ کا مشار الیہ اسم اشارہ سے پہلے ہوتا ہے۔---------

۵ ـاسم اشارہ بعید کے 7 صیغے آتے ہیں۔---------

ذیل میں غلط کو درست کیجئے۔

۱-اسم موصول کے 5 صیغے ہیں۔--------

۲ ـاسم موصول خاص اور مشترک میں کوئی فرق نہیں ہے۔--------

۳ ـاسم موصول ایۃ تمام حالتوں میں معرب ہوتا ہے۔--------

۴ ـصلہ اسم موصول سے پہلے ہوتا ہے۔---------

۵ ـاسمائے موصولہ تمام کے تمام معرب ہیں۔---------

یونٹ نمبر 3

ضمائر

فہرست

یونٹ کا تعارف

ضمائر دراصل اسم کی جگہ استعمال ہوتے ہیں یعنی کسی کا نام لینے کی بجائے اسم ضمیر سے مافی الضمیر کی تعبیر کرتے ہیں۔ یہ ضمائر تینوں حالتوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی حالت فاعلی، حالت نصبی، اور حالت جری۔

اس یونٹ میں ضمائر کی تعریف، اور ان کی تفصیل لکھی جارہی ہے تاکہ طلبہ ان کو آسانی سے یاد کر سکیں اوران کے لئے ضمائر کی پہچان کرنا آسان ہو جائے۔اس کے علاوہ اس یونٹ میں ضمائر متصلہ وضمائر منفصلہ دونوں کے بارے میں لکھا جارہا ہے

یونٹ کے مقاصد

اُمید ہے کہاس یونٹ کوپڑھنے کے بعد طلبہ ان شاء اللہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

ا۔ ضمیر متصل کو پہچان سکیں۔

۲۔ ضمیر منفصل کو بیان کر سکیں۔

۳۔ ضمائر متصلہ اور ضمائر منفصلہ میں سے ہر ایک کی فاعلی، نصبی اور جری حالت میں فرق اور قراءت کر سکیں۔

۱۔ ضمائر

ضمیر کی تعریف

ضمیر وہ اسم ہے جو متکلم مخاطب یا ایسے غائب پر جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو دلالت کرنے کے لئے استعمال ہو۔

۱۔۱ضمائر کی اقسام

ضمائر کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ مرفوع متصل ۲۔ مرفوع منفصل ۳۔ منصوب متصل ۴۔ منصوب منفصل ۵۔ مجرور متصل۔

۱۔ مرفوع متصل

جو ضمیر اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو اور محل رفع میں واقع ہو اسے ضمیر مرفوع متصل کہتے ہیں۔

ضمیر مرفوع متصل کی اقسام

ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) بارز (۲) مستتر

(۱) بارز

بارز کا معنی ہے ظاہر، اس سے مراد وہ ضمیر ہے جو لکھی اور پڑھی جا سکے۔ جیسے ضَرَبْتُ میں ت ضمیر بارز ہے۔

(۲)مستتر

مستتر کا معنی ہے پوشیدہ، اس سے مراد وہ ضمیر ہے جو لکھی اور پڑھی نہ جا سکے۔

جیسے ضَرَبَ میں هُوَ ضمیر مستتر ہے۔

ضَرَبْتُمَا تما ضمیر بارز تثنیہ مونث حاضر کے لئے

ضَرَبْتُنَّ تن ضمیر بارز جمع مونث حاضر کے لئے

ضَرَبْتُ تُ ضمیر بارز واحد مذکر و مونث متکلم کے لئے

ضَرَبْنَا نا ضمیر بارز تثنیہ و جمع، مذکر و مونث متکلم کے لئے

۲۔ مرفوع منفصل

جو ضمیر اپنے عامل سے جدا ہو اور محل رفع میں واقع ہو اسے ضمیر مرفوع منفصل کہتے ہیں۔

ضمیر مرفوع منفصل کا استعمال

یہ ضمیر اکثر مبتداء، خبر، فاعل، نائب الفاعل یا کان کے اسم کے طور استعمال کی جاتی ہے۔

ضمیر مرفوع منفصل کا استعمال

هُوَ واحد مذکر غائب کے لئے

هُمَا تثنیہ مذکر غائب کے لئے

هُمْ جمع مذکر غائب کے لئے

هِيَ واحد مونث غائب کے لئے

هُمَا تثنیہ مونث غائب کے لئے

هُنَّ جمع مونث غائب کے لئے

أَنْتَ واحد مذکر حاضر کے لئے

أَنْتُمَا تثنیہ مذکر حاضر کے لئے

أَنْتُمْ جمع مذکر حاضر کے لئے

أَنْتِ واحد مونث حاضر کے لئے

أَنْتُمَا تثنیہ مونث حاضر کے لئے

أَنْتُنَّ جمع مونث حاضر کے لئے

أَنَا واحد مذکر و مونث متکلم

نَحْنُ تثنیہ و جمع، مذکر و مونث متکلم

۳۔ ضمیر منصوب متصل

جو ضمیر اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو اور محل نصب میں واقع ہو ضمیر منصوب متصل کہلاتی ہے۔

ضمیر منصوب متصل کا استعمال

یہ ضمیر اکثر مفعول بہ یا انَّ کا اسم واقع ہوتی ہے۔

ضمیر منصوب متصل مع عامل استعمال

ضَرَبَہ، ہ ضمیر واحد مذکر غائب کے لئے

ضَرَبَھُمَا ھما ضمیر تثنیہ مذکر غائب کے لئے

ضَرَبَھُمْ ھم ضمیر جمع مذکر غائب کے لئے

ضَرَبَھَا ھا ضمیر واحد مونث غائب کے لئے

ضَرَبَھُمَا ھما ضمیر تثنیہ مونث غائب کے لئے

ضَرَبَھُنَّ ھن ضمیر جمع مونث غائب کے لئے

ضَرَبَکَ ک ضمیر واحد مذکر حاضر کے لئے

ضَرَبَکُمَا کما تثنیہ مذکر حاضر کے لئے

ضَرَبَکُمْ کم ضمیر جمع مذکر حاضر کے لئے

ضَرَبَکِ ک ضمیر واحد مونث حاضر کے لئے

ضَرَبَکُمَا کما ضمیر تثنیہ مونث حاضر کے لئے

ضَرَبَکُنَّ کن ضمیر جمع مونث حاضر کے لئے

ضَرَبَنِیْ ی ضمیر واحد مذکر و مونث متکلم کے لئے

ضَرَبَنَا نا ضمیر تثنیہ و جمع، مذکر و مونث متکلم کے لئے

۴۔ ضمیر منصوب منفصل

جو ضمیر اپنے عامل سے جدا ہو اور محل نصب میں واقع ہو تو اسے ضمیر منصوب منفصل کہتے ہیں۔

ضمیر منصوب منفصل کا استعمال

ضمیر منصوب منفصل اکثر مفعول بہ کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

ضمیر منصوب متصل استعمال

اِیَّاہ،   واحد مذکر غائب کے لئے

اِیَّاھُمَا   تثنیہ مذکر غائب کے لئے

اِیَّاھُمْ   جمع مذکر غائب کے لئے

اِیَّاھَا   واحد مونث غائب کے لئے

اِیَّاھُمَا   تثنیہ مونث غائب کے لئے

اِیَّاھُنَّ   جمع مونث غائب کے لئے

اِیَّاکَ   واحد مذکر حاضر کے لئے

اِیَّاکُمَا   تثنیہ مذکر حاضر کے لئے

اِیَّاکُمْ   جمع مذکر حاضر کے لئے

اِیَّاکِ   واحد مونث حاضر کے لئے

اِیَّاکُمَا   تثنیہ مونث حاضر کے لئے

اِیَّاکُنَّ   جمع مونث حاضر کے لئے

اِیَّایَ   واحد مذکر و مونث متکلم

اِیَّانَا   تثنیہ و جمع، مذکر و مونث متکلم

فائدہ

ضمیر صرف اِیَّا ہے باقی تمام حروف متکلم مخاطب اور غائب پر دلالت کے لئے ہیں۔

۵۔ ضمیر مجرور متصل

جو ضمیر اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو اور محل جر میں واقع ہو۔

ا۔ ضمیر مجرور متصل کا استعمال

یہ ضمیر ہمیشہ مضاف الیہ یا حرف جار کا مجرور واقع ہوتی ہے۔

ضمیر مجرور متصل مع عامل کا استعمال

کِتَابُہٗ،   واحد مذکر غائب کے لئے

كِتَابُهُمَا   تثنیہ مذکر غائب کے لئے

كِتَابُهُمْ   جمع مذکر غائب کے لئے

كِتَابُهَا   واحد مونث غائب کے لئے

كِتَابُهُمَا   تثنیہ مونث غائب کے لئے

كِتَابُهُنَّ   جمع مونث غائب کے لئے

كِتَابُكَ   واحد مذکر حاضر کے لئے

كِتَابُكُمَا   تثنیہ مذکر حاضر کے لئے

كِتَابُكُمْ   جمع مذکر حاضر کے لئے

كِتَابُكِ   واحد مونث حاضر کے لئے

كِتَابُكُمَا   تثنیہ مونث حاضر کے لئے

كِتَابُكُنَّ   جمع مونث حاضر کے لئے

كِتَابِيْ   واحد مذکر و مونث متکلم کے لئے

كِتَابُنَا   تثنیہ و جمع، مذکر و مونث متکلم کے لئے

۲۔ ضمیر کے چند ضروری قواعد

۱۔ بسا اوقات جملہ کی ابتداء میں ضمیرِ غائب آ جاتی ہے جس کا کوئی مرجع نہیں ہوتا اور بعد والا جملہ اس ضمیر کی تفسیر کرتا ہے۔اس صورت میں اگر ضمیر مذکر کی ہو تو اسے ضمیر شان کہتے ہیں اور اگر مونث کی ہو تو ضمیر قصہ کہتے ہیں۔ جیسے هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

۲۔ ضمیر کا مرجع مذکور نہ ہو اور نہ ہی بعد والا جملہ اس کی تفسیر کر رہا ہو۔تو اسے ضمیر مبہم کہتے ہیں۔اس کے ابہام کو دور کرنے کے لئے ضمیر کے بعد بیان یا تمییز کو لاتے ہیں۔ جیسے فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰاتٍ. یہاں هُنَّ ضمیر مبہم ہے۔سَبْعَ سَمٰوٰاتٍ تمییز ہے۔

۳۔ضَرَبَنِيْ میں ضَرَبَ اور یاء کے درمیان آنے والے نون کو ''نون وقایہ'' کہا جاتا ہے، جو کہ فعل کے آخر کو کسرہ سے بچاتا ہے۔

۴۔ صرف غائب کی ضمیر اپنے مرجع کی طرف لوٹتی ہے متکلم اور مخاطب کی ضمیر راجع نہیں ہوتی اور نہ ہی ان کا کوئی مرجع ہوتا ہے۔

۳۔ ضمیر پڑھنے کا طریقہ

ضمیر کے ما قبل زبر ہوگا یا زیر اگر زبر ہے تو ضمیر پر الٹا پیش پڑھا جائے گا۔ جیسے لَہٗ اور اگر ما قبل زیر ہے۔ تو ضمیر پر کھڑا زیر پڑھا جائیگا۔ جیسے بِہٖ اور اگر ضمیر کے ما قبل ساکن ہے۔ تو پھر دیکھیں گے کہ وہ یاء ساکن ہے یا غیر یاء ساکن اگر یاء ساکن ہے تو پھر ضمیر پر کسرہ پڑھیں گے جیسے۔ فِيْہِ، اگر غیر یاء ساکن ہے تو پھر ضمہ پڑھیں جیسے مِنْہُ مگر قرآن پاک کے چند مقامات اس سے مستثنیٰ ہیں۔ سورہ نور میں وَيَتَّقْہِ، سورہ کہف میں وَمَا أَنْسَانِيْہُ، سورہ فتح میں عَلَيْہُ اللہَ، سورہ اعراف و شعراء میں أَرْجِہْ۔

چند ترکیبی قواعد

۱۔ ضمیر ہمیشہ واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں اپنے مرجع کے مطابق ہوتی ہے۔

۲۔ مبتداء اور خبر کے درمیان آنے والی ''ضمیرِ فصل'' کو ترکیب کے اندر مبتدا بھی بنا سکتے ہیں۔ اور اسے ضمیر فصل کہہ کر چھوڑ بھی سکتے ہیں۔ جیسے أُوْلٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ میں أُوْلٰئِکَ مبتدا اول اور ھُمْ مبتدا ثانی یا پھر أُوْلٰئِکَ مبتدا اور ھُمْ کو ضمیر فصل کہہ کے چھوڑ دیں۔

۳۔ جب ضمیر مرجع اور خبر کے درمیان آجائے تو خبر کی رعایت اولیٰ ہوتی ہے۔ جیسے أَلْعِلْمُ ھِيَ نِعْمَةٌ یہاں ھِيَ ضمیر خبر کے مطابق آئی ہے۔ اسم اشارہ کا بھی یہی حکم ہے۔

ترکیب

وَأُولٰئِکَ ہُمُ الْمُفْلِحُونَ

أُوْلٰئِکَ مبتدا ھُمْ ضمیر فصل اَلْمُفْلِحُوْنَ خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

اس کی دوسری ترکیب اس طرح بھی ہو سکتی ہے أُوْلٰئِکَ مبتدإ اول ھُمْ ضمیر فصل مبتدإ ثانی، اَلْمُفْلِحُوْنَ مبتدإ ثانی کی خبر۔ مبتدإ ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مبتدإ اول کی خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔ ترکیب: ھُوَ يَضْرِبُ زَيْدًا

ھُوَ ضمیر مرفوع منفصل مبتدا يَضْرِبُ فعل ھُوَ ضمیر فاعل زَيْدًا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر

جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

تنبیہ : مضارع امر اور نہی کے تین، تین صیغوں (واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم) میں ضمیر وجوبا پوشیدہ ہوتی ہے نیز ان تینوں فعلوں کے اور فعل ماضی کے دو، دو صیغوں (واحد مذکر غایب اور واحد مؤنث غایبٔ) میں ضمیر جواز پوشیدہ ہوتی ہے ان سب پوشیدہ ضمیروں کو ضمیر مرفوع متصل مستتر کہتے ہیں۔

مذکورہ تینوں فعلوں کے باقی نو، نو صیغوں اور فعل ماضی کے باقی بارہ صیغوں میں ضمیر ہمیشہ ظاہر ہوتی ہے ان سب ضمیروں کو ضمیر مرفوع متصل بارِز کہتے ہیں۔

خود آزمائی

١۔ ضمیر کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟

٢۔ ضمیر منصوب متصل اور مجرور متصل کس کس چیز سے متصل ہوتی ہے۔؟

٣۔ ضمیر کن کن صیغوں میں وجوبا پوشیدہ ہوتی ہے اور کن کن صیغوں میں جواز پوشیدہ ہوتی ہے؟

٤۔ کن کن صیغوں میں ضمیر ہمیشہ ظاہر ہوتی ہے؟

٥۔ غلطی کی نشاندہی کریں۔

ا۔ ضمیر منصوب متصل کبھی اسم سے متصل ہوتی ہیں۔

٢۔ ضمیر مجرور متصل کبھی فعل سے متصل ہوتی ہے۔

٣۔ کل ضمیریں ٦٥ ہیں۔

٦-(الف) درج ذیل الفاظ میں ضمایر کی اقسام خمسہ کی شناخت فرمایے

ا۔انکم ٢۔علیہ٣۔رجعنا٤۔الیکما٥۔انتم٦۔انک٧۔ایاکم٨۔لھن٩۔دعاکما١٠۔انہ١١۔انتن١٢۔غسل١٣۔بی١٤۔فینا١٥۔اذنی١٦۔رایتم١٧۔ایانا١٨۔ھو١٩۔دارھم٢٠۔انا٢١۔درسی٢٢۔ذھبتن٢٣۔غصنھا٢٤۔ای ایاہ٢٥۔نصرھن٢٦۔ایاک٢٧۔جاء ٢٨۔فتحہ٢٩۔اتین٣٠۔ھن

٧- (ب) درج ذیل الفاظ میں ضمیر بارِز اور مستتر کی شناخت فرمأیے نیز ضمیر مستتر کے بارے میں یہ بھی بتایے کہ وجوبا مستتر ہے یا جوازا؟

١۔تفرء٢۔کرمن٣۔نزل٤۔سءلتم٥۔افتح٦۔اسمع٧۔ذھبا١٣۔یاکلن١٤۔لاذھب١٥۔سمعتما١٦۔تدرس١٧۔لننصر١٨۔قلتن١٩۔یحسبان٢٠۔لاتکذب٢١۔نصرتا٢٢۔حفظت٢٣۔افھم٢٤۔اقبلوا٢٥۔نسینا٢٦۔تنظرون

یونٹ نمبر4

افعال-۱

فہرست

یونٹ کا تعارف

پیشِ نظر یونٹ میں فعل کی تقسیم بنیادی طور پر دو زمانوں کی طرف ہوتی ہے، ایک کو فعل ماضی کہا جاتا ہے جبکہ دوسرے کو فعل مضارع۔ فعل ماضی میں گزرا ہوا زمانہ پایا جاتا ہے جبکہ فعل مضارع کو دو زمانوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے: حال اور استقبال۔

فعل ماضی اور مضارع کی تعریف یوں ہے کہ فعل ماضی ایسا فعل ہے جس میں گزرا ہوا زمانہ پایا جائے جبکہ فعل مضارع ایسا فعل ہے جس میں یا تو حال کا زمانہ پایا جائے گا، اور یا استقبال کا۔

نیز فعل ماضی اور مضارع کے درمیان کیا فرق ہے، دونوں کے صیغوں اور گردانوں میں کتنا اختلاف ہے، اور ان کے قواعد میں بنیادی طور پر کیا اور کتنا فرق ہے؟ ان سب سوالات کے جوابات کا تفصیلی جواب اس یونٹ میں موجود ہے۔

یونٹ کے مقاصد

اُمید ہے کہ اس یونٹ کے پڑھنے کے بعد طلبہ ان شاء اللہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

۱۔ فعل ماضی اور فعل مضارع کی تعریف کر سکیں گے۔

۲۔ فعل ماضی اور مضارع کی تمام اقسام کو پہچان سکیں گے۔

۳۔ فعل ماضی اور مضارع کی تمام گردانیں اور ان کے درمیان فرق کرنا سیکھیں گے۔

۴۔ فعل ماضی اور مضارع کے بنیادی صرفی قواعد کو نہ صرف سمجھیں گے، بلکہ ان قواعد کا بوقت ضرورت اجراء بھی کر سکیں گے۔

ا۔ فعل ماضی کا تعارف

ایسا فعل جو بذاتِ خود ایسے معنی پر دلالت کرے جو گزرے ہوئے زمانے پر دلالت کرے، جیسے : جَاءَ(وہ آیا)، اِجْتَهَدَ(اس نے کوشش کی)،تَعَلَّمَ (اس نے سیکھا)

الفعل الماضی : ھو ما دل علی حدوث شیء قبل زمن التکلم۔

ملاحظہ : فعل ماضی کی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ "ت" لگ سکتی ہو جیسے : كَتَبَتْ ، كَتَبْتَ، كَتَبْتِ

فعل مضارع کا تعارف

یہ ایسا فعل ہوتا ہے جو زمانہ حال اور مستقبل دونوں کا احتمال رکھتا ہو جیسے : يَجِيءُ(وہ آتا ہے/آئے گا) ، يَجْتَهِدُ(وہ کوشش کرتا ہے/کرے گا) ، يَتَعَلَّمُ (وہ سیکھتا ہے/ سیکھے گا)

الفعل المضارع : ھو ما دل علی حدوث شیء فی زمن التکلم او بعدہ۔

ملاحظہ : مضارع کی علامت یہ ہے کہ اس پر "**سین**"، "**سوف**"، "**لم**" اور حرفِ "**لن**" آ سکتے ہوں جیسے : "سيقول"، "سوف نجيءُ"، "لَمْ أَكسلْ"، "لنْ أتأخر"

اور اس کے شروع میں "الف"، "تاء"، "یاء"، "نون" (حروف "اَتَيْنَ") میں سے کوئی ایک شروع میں ہو جیسے :

يَكْتُبُ، تَكْتُبُ، اَكْتُبُ، نَكْتُبُ

ا۔ا فعل ماضی کی اقسام اور گردانیں

فعل ماضی کی مندرجہ ذیل چار قسمیں ہیں:

۱:- فعل ماضی معروف مثبت

۲:- فعل ماضی مجہول مثبت

۳:- فعل ماضی معروف منفی

۴:- فعل ماضی مجہول منفی

فعل ماضی معروف کی گردان کا اصول

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	فَعَلَ اُس (مرد) نے کیا	فَعَلَا اُن دونوں (مرد) نے کیا	فَعَلُوْا اُن سب (مرد) نے کیا	غائب
مؤنث	فَعَلَتْ اُس (عورت) نے کیا	فَعَلَتَا اُن دونوں (عورت) نے کیا	فَعَلْنَ اُن سب (عورت) نے کیا	
مذکر	فَعَلْتَ تم (مرد) نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دونوں نے کیا	فَعَلْتُمْ تم سب (مرد) نے کیا	حاضر
مؤنث	فَعَلْتِ تم (عورت) نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دونوں نے کیا	فَعَلْتُنَّ تم سب (عورتوں) نے کیا	
متکلم	فَعَلْتُ میں نے کیا		فَعَلْنَا ہم نے کیا	

(1) ضَرَبَ (اُس نے مارا)

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	ضَرَبَ اس (ایک مرد) نے مارا	ضَرَبَا ان (دو مردوں) نے مارا	ضَرَبُوْا ان (سب مردوں) نے مارا	غائب

	واحد	تثنیہ	جمع	
مؤنث	ضَرَبَتْ اس (ایک عورت) نے مارا	ضَرَبَتَا (ان (دو عورتوں) نے مارا	ضَرَبْنَ ان (سب عورتوں) نے مارا	
مذکر	ضَرَبْتَ تو (ایک مرد) نے مارا	ضَرَبْتُمَا تم (دو مردوں) نے مارا	ضَرَبْتُمْ تم سب (مردوں) نے مارا	حاضر
مؤنث	ضَرَبْتِ تو (ایک عورت) نے مارا	ضَرَبْتُمَا تم (دو عورتوں) نے مارا	ضَرَبْتُنَّ تم (سب عورتوں) نے مارا	
متکلم	ضَرَبْتُ میں ایک (مرد /عورت) نے مارا		ضَرَبْنَا ہم سب (مرد/عورت) نے مارا	

(2) **فعل ماضی معروف مجہول**

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	فُعِلَ وہ ایک مرد کیا گیا	فُعِلَا وہ دو مرد کیے گئے	فُعِلُوا وہ سب مرد کیے گئے	غائب
مؤنث	فُعِلَتْ وہ ایک عورت کی گئی	فُعِلَتَا وہ دو عورر تیں کی گئیں	فُعِلْن وہ سب عورتیں کی گئیں	

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	فُعِلتَ تو ایک مرد کیا گیا	فُعِلتما تم دو مرد کئے گئے	فُعِلتم تم سب مرد کئے گئے	حاضر
مؤنث	فُعِلتِ تو ایک عورت کی گئ	فُعِلتما تم دو عورتیں کی گئیں	فُعِلتن تم سب عورتیں کی گئیں	حاضر
متکلم	فُعِلتُ میں ایک مرد یا عورت کیا گیا		فُعِلنا ہم سب مرد یا عورتیں کی گئیں	

(3) **فعل ماضی منفی معروف**

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	مافَعَلَ اُس (مرد) نے نہیں کیا	مافَعَلَا اُن دونوں (مرد) نے نہیں کیا	مافَعَلُوْا اُن سب (مرد) نے نہیں کیا	غائب
مؤنث	مافَعَلَتْ اُس (عورت) نے نہیں کیا	مافَعَلَتَا اُن دونوں (عورت) نے نہیں کیا	مافَعَلْنَ اُن سب (عورت) نے نہیں کیا	غائب
مذکر	مافَعَلْتَ تم (مرد) نے نہیں کیا	مافَعَلْتُمَا تم دونوں نے نہیں کیا	مافَعَلْتُمْ تم (مردوں) نے نہیں کیا	حاضر

مؤنث	مافَعَلْتِ تم (عورت) نے نہیں کیا	مافَعَلْتُمَا تم دونوں نے نہیں کیا	مافَعَلْتُنَّ تم (عورتوں) نے نہیں کیا	
متکلم	مافَعَلْتُ میں نے نہیں کیا		مافَعَلْنَا ہم نے نہیں کیا	

(4) **فعل ماضی منفی مجہول**

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	مافُعِلَ وہ ایک مرد نہیں کیا گیا	مافُعِلَا وہ دومرد نہیں کیے گئے	مافُعِلُوا وہ سب مرد نہیں کیے گئے	غائب
مؤنث	مافُعِلَتْ وہ ایک عورت نہیں کی گئ	مافُعِلَتَا وہ دو عورتیں نہیں کی گئیں	مافُعِلن وہ سب عورتیں نہیں کی گئیں	
مذکر	مافُعِلتَ تو ایک مرد نہیں کیا گیا	مافُعِلتما تم دو مرد نہیں کئے گئے	مافُعِلتم تم سب مرد نہیں کئے گئے	حاضر
مؤنث	مافُعِلتِ تو ایک عورت نہیں کی گئ	مافُعِلتما تم دو عورتیں نہیں کی گئیں	مافُعِلتن تم سب عورتیں نہیں کی گئیں	
متکلم	مافُعِلتُ میں ایک مرد یا عورت نہیں کی گیا		مافُعِلنا ہم سب مرد یا عورتیں نہیں کی گئیں	

۲۔ فعل مضارع کی اقسام اور گردانیں

فعل مضارع کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں

۱: فعل مضارع مثبت معروف
۲: فعل مضارع مثبت مجہول
۳: فعل مضارع منفی معروف
۴: فعل مضارع منفی مجہول
۵: فعل مضارع نفی تاکید بلن معروف
۶: فعل مضارع نفی تاکید بلن مجہول
۷: فعل مضارع نفی جحد بلم معروف
۸: فعل مضارع نفی جحد بلم مجہول
۹: فعل مضارع لام تاکید بانون ثقیلہ معروف
۱۰: فعل مضارع لام تاکید بانون ثقیلہ مجہول
۱۱: فعل مضارع لام تاکید بانون خفیفہ معروف
۱۲: فعل مضارع لام تاکید بانون خفیفہ مجہول

فعل مضارع مثبت معروف

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	يَفْعَلُ وہ کرتا ہے	يَفْعَلَانِ وہ (دونوں) کرتے ہیں	يَفْعَلُوْنَ وہ (سب) کرتے ہیں
	مؤنث	تَفْعَلُ وہ کرتی ہے	تَفْعَلَانِ وہ (دونوں) کرتی ہیں	يَفْعَلْنَ وہ (سب) کرتی ہیں

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	تَفۡعَلُ تم (ایک مرد) کرتے ہو	تَفۡعَلَانِ آپ (دونوں) کرتے ہیں	تَفۡعَلُوۡنَ آپ (سب) کرتے ہیں	حاضر
مؤنث	تَفۡعَلِيۡنَ تم (ایک عورت) کرتی ہو	تَفۡعَلَانِ آپ (دونوں) کرتی ہیں	تَفۡعَلۡنَ آپ (سب) کرتی ہیں	
متکلم	أَفۡعَلُ میں کرتا ہوں		نَفۡعَلُ ہم کرتے ہیں	

(2) **یَضۡرِبُ**

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	یَضۡرِبُ وہ ایک (مرد) مارتا ہے/مارے گا	یَضۡرِبَانِ وہ دو (مرد) مارتے ہیں/ماریں گے	یَضۡرِبُوۡنَ وہ سب (مرد) مارتے ہیں/ماریں گے	غائب
مؤنث	تَضۡرِبُ وہ ایک (عورت) مارتی ہے/مارے گی	تَضۡرِبَانِ وہ دو (عورتیں) مارتی ہیں/ماریں گی	یَضۡرِبۡنَ وہ سب (عورتیں) مارتی ہیں/، ماریں گی	
مذکر	تَضۡرِبُ تو ایک (مرد) مارتا ہے/مارے گا	تَضۡرِبَانِ تم دو (مرد) مارتے ہو/مروگے	تَضۡرِبُوۡنَ تم سب (مرد) مارتے ہو/ماروگے	حاضر
مؤنث	تَضۡرِبِيۡنَ توایک (عورت)	تَضۡرِبَانِ تم دو (عورتیں)	تَضۡرِبۡنَ تم سب (عورتیں) مارتی	

	مارتی ہے/مارے گی	مارتی ہو/مارو گی	ہو/مارو گی	
متکلم	أَضْرِبُ میں ایک (مرد/عورت) مارتی ہوں/ماروں گی		نَضْرِبُ ہم (مرد/عورت) مارتے ہیں/ماریں گے	

(3) **فعل مضارع مثبت مجہول**

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	يُفْعَلُ وہ ایک مرد کیا جاتا ہے	يُفْعَلَانِ وہ دو مرد کئے جاتے ہیں	يُفْعَلُوْنَ وہ سب مرد کئے جاتے ہیں	غائب
مؤنث	تُفْعَلُ وہ ایک عورت کی جاتی ہے	تُفْعَلَانِ وہ دو عورتیں کی جاتی ہیں	يُفْعَلْنَ وہ سب عورتیں کی جاتی ہیں	
مذکر	تُفْعَلُ تو ایک مرد کیا جاتا ہے	تُفْعَلَانِ تم دو مرد کئے جاتے ہو	تُفْعَلُوْنَ تم سب مرد کئے جاتے ہو	حاضر
مؤنث	تُفْعَلِيْنَ تو ایک عورت کی جاتی ہے	تُفْعَلَانِ تم دو عورتیں کی جاتی ہو	تُفْعَلْنَ تم سب عورتیں کی جاتی ہو	
متکلم	أُفْعَلُ میں ایک مرد یا عورت کیا جاتا ہوں		نُفْعَلُ ہم مرد/عورتیں کئے جاتے ہیں	

(4) فعل مضارع منفی معروف

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	لایَفْعَلُ وہ نہیں کرتا ہے	لایَفْعَلَانِ وہ (دونوں) نہیں کرتے ہیں	لایَفْعَلُوْنَ وہ (سب) نہیں کرتے ہیں	غائب
مؤنث	لاتَفْعَلُ وہ نہیں کرتی ہے	لاتَفْعَلَانِ وہ (دونوں) نہیں کرتی ہیں	لایَفْعَلْنَ وہ (سب) نہیں کرتی ہیں	
مذکر	لاتَفْعَلُ تم (ایک مرد) نہیں کرتے ہو	لاتَفْعَلَانِ آپ (دونوں) نہیں کرتے ہیں	لاتَفْعَلُوْنَ آپ (سب) نہیں کرتے ہیں	حاضر
مؤنث	لاتَفْعَلِیْنَ تم (ایک عورت) نہیں کرتی ہو	لاتَفْعَلَانِ آپ (دونوں) نہیں کرتی ہیں	لاتَفْعَلْنَ آپ (سب) نہیں کرتی ہیں	
متکلم	لاأَفْعَلُ میں نہیں کرتا ہوں		لانَفْعَلُ ہم نہیں کرتے ہیں	

(5) فعل مضارع منفی مجہول

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	لایُفْعَلُ وہ ایک (مرد) نہیں کیا جاتا ہے/نہیں کیا جائے گا	لایُفْعَلَانِ وہ دو (مرد) نہیں کئے جاتے ہیں/نہیں کئے جائیں گے	لایُفْعَلُوْنَ وہ سب (مرد) نہیں کئے جاتے ہیں/نہیں کئے جائیں گے	غائب

	جمع	تثنیہ	واحد	
	لا یُفْعَلْنَ وہ سب (عورتیں) نہیں کی جاتی ہیں/نہیں کی جائیں گی	لا تُفْعَلَانِ وہ دو (عورتیں) نہیں کی جاتی ہیں/نہیں کی جائیں گی	لا تُفْعَلُ وہ ایک (عورت) نہیں کی جاتی ہے/نہیں کی جائے گی	مؤنث
حاضر	لا تُفْعَلُوْنَ تم (مرد) نہیں کیے جاتے ہو/نہیں کیے جاؤ گے	لا تُفْعَلَانِ تم دو (مرد) نہیں کیے جاتے ہو/نہیں کیے جاؤ گے	لا تُفْعَلُ تو ایک (مرد) نہیں کیا جاتا ہے/نہیں کیا جائے گا۔	مذکر
	لا تُفْعَلْنَ تم سب (عورتیں) نہیں کی جاتی ہو/نہیں کی جاؤ گی	لا تُفْعَلَانِ تم دو (عورتیں) نہیں کی جاتی ہو/نہیں کی جاؤ گی	لا تُفْعَلِيْنَ تو ایک (عورت) نہیں کی جاتی ہو/نہیں کی جاؤ گی	مؤنث
	لا نُفْعَلُ ہم مرد/عورتیں نہیں کی جاتی ہیں/نہیں کیے جائیں گے		لا أُفْعَلُ میں ایک مرد/عورت نہیں کی جاتی ہوں/نہیں کی جاؤں گی	متکلم

(6) **فعل مضارع نفی تاکید بلن معروف**

	جمع	تثنیہ	واحد	
غائب	لن يَفْعَلُوْا وہ (سب) ہرگز نہیں کریں گے	لن يَفْعَلَا وہ (دونوں) ہرگز نہیں کریں گے	لن يَفْعَلَ وہ ہرگز نہیں کرے گا	مذکر
	لن يَفْعَلْنَ وہ (سب) ہرگز نہیں کریں گے	لن تَفْعَلَا وہ (دونوں) ہرگز نہیں کریں گی	لن تَفْعَلَ وہ ہرگز نہیں کرے گی	مؤنث

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	لن تَفْعَلَ تم (ایک مرد) ہرگز نہیں کروگے	لن تَفْعَلَا آپ (دونوں) کریں گے	لن تَفْعَلُوْا آپ (سب) ہرگز نہیں کریں گے	حاضر
مؤنث	لن تَفْعَلِيْ تم (ایک عورت) ہرگز نہیں کروگی	لن تَفْعَلَا آپ (دونوں) ہرگز نہیں کریں گی	لن تَفْعَلْنَ آپ (سب) ہرگز نہیں کریں گی	حاضر
متکلم	لن أَفْعَلَ میں ہرگز نہیں کروں گا		لن نَفْعَلَ ہم ہرگز نہیں کریں گے	

(7) فعل مضارع نفی تاکید بلن مجہول

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	لن یُفْعَلَ وہ ایک (مرد) ہرگز نہیں کیا جائے گا	لن یُفْعَلَا وہ دو (مرد) ہرگز نہیں کئے جائیں گے	لن یُفْعَلُوْا وہ سب (مرد) ہرگز نہیں کئے جائیں گے	غائب
مؤنث	لن تُفْعَلَ وہ ایک (عورت) ہرگز نہیں کی جائے گی	لن تُفْعَلَا وہ دو (عورتیں) ہرگز نہیں کی جائیں گی	لن یُفْعَلْنَ وہ سب (عورتیں) ہرگز نہیں کی جائیں گی	غائب
مذکر	لن تُفْعَلَ تو ایک (مرد) ہرگز نہیں کیا جائے گا	لن تُفْعَلَا تم دو (مرد) ہرگز نہیں کئے جاؤ گے	لن تُفْعَلُوْا تم سب (مرد) ہرگز نہیں کئے جاؤ گے	حاضر

	واحد	تثنیہ	جمع	
مؤنث	لن تُفْعَلِيْ تو ایک (عورت) ہر گز نہیں کی جائے گی	لن تُفْعَلَا تم دو (عورتیں) ہر گز نہیں کی جاؤ گی	لن تُفْعَلْنَ تم سب (عورتیں) ہر گز نہیں کی جاؤ گی	
متکلم	لن أُفْعَلَ میں ایک مرد/عورت ہر گز نہیں کیا جاؤں گا		لن نُفْعَلَ ہم مرد/عورت ہر گز نہیں کئے جائیں گے	

(8) **فعل مضارع نفی جحد بلم معروف**

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	لم يَفْعَلْ اس ایک (مرد) نے نہیں کیا	لم يَفْعَلَا ان دو (مرد) نے نہیں کیا	لم يَفْعَلُوْا ان سب (مرد) نے نہیں کیا	غائب
مؤنث	لم تَفْعَل اس ایک (عورت) نے نہیں کیا	لم تَفْعَلَا ان دو (عورتوں) نے نہیں کیا	لم يَفْعَلْنَ ان سب عورتوں نے نہیں کیا	
مذکر	لم تَفْعَلْ تو ایک (مرد) نے نہیں کیا	لم تَفْعَلَا تم دو (مردوں) نے نہیں کیا	لم تَفْعَلُوْا تم سب (مردوں) نے نہیں کیا	حاضر
مؤنث	لم تَفْعَلِيْ تو ایک (عورت) نے نہیں کیا	لم تَفْعَلَا تم دو (عورتوں) نے نہیں کیا	لم تَفْعَلْن تم سب (عورتوں) نے نہیں کیا	
متکلم	لم أَفْعَلْ میں ایک		لم نَفْعَلْ ہم مرد/عورت	

	مرد/عورت نے نہیں کیا		نے نہیں کیا

(9) **فعل مضارع نفی جحد بلم مجہول**

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	لم يُفْعَلَ وہ ایک (مرد) نہیں کیا گیا	لم يُفْعَلَا وہ دو (مرد) نہیں کئے گئے	لنم يُفْعَلُوْا وہ سب(مرد) نہیں کئے گئے	غائب
مؤنث	لم تُفْعَلَ وہ ایک (عورت) نہیں کی گئی	لم تُفْعَلَا وہ دو عورتیں نہیں کی گئی	لم يُفْعَلْنَ وہ سب (عورتیں) نہیں کی گئی	
مذکر	لم تُفْعَلَ تو ایک (مرد) نہیں کیا گیا	لم تُفْعَلَا تم دو (مرد) نہیں کئے گئے	لم تُفْعَلُوْا تم سب (مرد) نہیں کئے گئے	حاضر
مؤنث	لم تُفْعَلِيْ تو ایک (عورت) نہیں کی گئی	لم تُفْعَلَا تم دو (عورتیں) نہیں کئی گئی	لم تُفْعَلْنَ تم سب (عورتیں) نہیں کی گئی	
متکلم	لم أُفْعَلَ میں ایک مرد/عورت نہیں کیا گیا		لم نُفْعَلَ ہم مرد/عورت نہیں کئے گئے	

(10) **فعل مضارع لام تاکید بانون ثقیلہ معروف**

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	لَيَفْعَلَنَّ وہ ایک (مرد) ضرور بالضرور کرے گا	لَيَفْعَلانِّ وہ دو(مرد) ضرور بالضرور کریں گے	لَيَفْعَلُنَّ وہ سب (مرد) ضرور بالضرور کریں گے
	مؤنث	لَتَفْعَلَنَّ وہ ایک (عورت) ضرور بالضرور کرے گی	لَتَفْعَلانِّ وہ دو (عورتیں) ضرور بالضرور کریں گی	لَيَفْعَلْنَانِّ وہ سب (عورتیں) ضرور بالضرور کریں گی
حاضر	مذکر	لَتَفْعَلَنَّ تو ایک (مرد) ضرور بالضرور کرے گا	لَتَفْعَلانِّ تم دو (مرد) ضرور بالضرور کروگے	لَتَفْعَلُنَّ تم دو(مرد) ضرور بالضرور کروگے
	مؤنث	لَتَفْعَلِنَّ تو ایک (عورت) ضرور بالضرور کرے گی	لَتَفْعَلانِّ تم دو (عورتیں) ضرور بالضرور کروگی	لَتَفْعَلْنَانِّ تم سب (عورتیں) ضرور بالضرور کروگی
	متکلم	لَأَفْعَلَنَّ میں ایک مرد/عورت ضرور بالضرور کروں گا		لَنَفْعَلَنَّ ہم مرد/عورتیں ضرور بالضرور کریں گے

(11) فعل مضارع لام تاکید بانون ثقیلہ مجہول

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	لَيُفْعَلَنَّ وہ ایک (مرد) ضرور بالضرور کیا جائے گا	لَيُفْعَلَانِّ وہ دو (مرد) ضرور بالضرور کئے جائیں گے	لَيُفْعَلُنَّ وہ سب (مرد) ضرور بالضرور کئے جائیں گے
	مؤنث	لَتُفْعَلَنَّ وہ ایک (عورت) ضرور بالضرور کی جائے گی	لَتُفْعَلَانِّ وہ دو (عورتیں) ضرور بالضرور کی جائیں گی	لَيُفْعَلْنَانِّ وہ سب (عورتیں) ضرور بالضرور کی جائیں گی
حاضر	مذکر	لَتُفْعَلَنَّ تو ایک (مرد) ضرور بالضرور کیا جائے گا	لَتُفْعَلَانِّ تم دو (مرد) ضرور بالضرور کئے جاؤ گے	لَتُفْعَلُنَّ تم سب (مرد) ضرور بالضرور کئے جاؤ گے
	مؤنث	لَتُفْعَلِنَّ تو ایک عورت ضرور بالضرور کی جائے گی	لَتُفْعَلَانِّ تم دو عورتیں ضرور بالضرور کی جاؤ گی	لَتُفْعَلْنَانِّ تم سب عورتیں ضرور بالضرور کی جاؤ گی
	متکلم	لَاُفْعَلَنَّ میں ایک مرد/عورت ضرور بالضرور کیا جاؤں گا		لَنُفْعَلَنَّ ہم مرد/عورتیں ضرور بالضرور کیے جائیں گے

(12) **فعل مضارع لام تاکید بانون خفیفہ معروف**

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	لَیَفْعَلَن وہ ایک (مرد) ضرور کرے گا		لَیَفْعَلُن وہ سب (مرد) ضرور کریں گے
	مؤنث	لَتَفْعَلَن وہ ایک (عورت) ضرور کرے گی		
حاضر	مذکر	لَتَفْعَلَن تو ایک (مرد) ضرور کرے گا		لَتَفْعَلُن تم سب (مرد) ضرور کروگے
	مؤنث	لَتَفْعَلِن تو ایک (عورت) ضرور کروگی		
	متکلم	لَاَفْعَلَن میں ایک مرد/عورت ضرور کروں گا		لَنَفْعَلَن ہم مرد/عورتیں ضرور کریں گی

(13) **فعل مضارع لام تاکید بانون خفیفہ مجہول**

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	لَيُفْعَلَنْ وہ ایک (مرد) ضرور کیا جائے گا		لَيُفْعَلُنْ وہ سب (مرد) ضرور کئے جائیں گئے
	مؤنث	لَتُفْعَلَنْ وہ ایک (عورت) ضرور کی جائے گی		
حاضر	مذکر	لَتُفْعَلَنْ تو ایک (مرد) ضرور کیا جائے گا		لَتُفْعَلُنْ تم سب (مرد) ضرور کئے جاؤ گئے
	مؤنث	لَتُفْعَلِنْ تو ایک (عورت) ضرور کی جائے گی		
	متکلم	لَأُفْعَلَنْ میں ایک مرد/عورت ضرور کیا جاؤں گا		لَنُفْعَلَنْ ہم مرد/عورتیں ضرور کئے جائیں گے

۳۔ فعل ماضی کے بنیادی صرفی قواعد

۱۔۳ :- عربی میں فعل ماضی کے چودہ صیغے آتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

تین مذکر غائب کے لئے، تین مؤنث غائب کے لئے، تین مذکر حاضر کے لئے تین مؤنث حاضر کے لئے اور دو متکلم کے لئے۔

متکلم کا پہلا صیغہ واحد مذکر اور واحد مؤنث کے لئے آتا ہے، جبکہ دوسرا صیغہ تثنیہ مذکر، تثنیہ مؤنث، جمع مذکر اور جمع مؤنث سب کے لئے آتا ہے۔

ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ

ماضی معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو اس کی اصلی حالت پر چھوڑ دو، اور آخر کے پاس والے حرف کو زیر دے دو اگر زیر نہ ہو، اور باقی جتنے حرکت والے حروف ہوں، خواہ ایک ہو یا دو، یا زیادہ، سب کو پیش دے دو، اس طرح سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب بن جائے گا، جیسے : ضَرَب سے ضُرِبَ، اَکْرَمَ سے اُکْرِمَ، اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ، اور اِسْتَنْصَرَ سے اُسْتُنْصِرَ، باقی تیرہ صیغے اسی طرز پر آئیں گے۔(1)

ماضی منفی معروف بنانے کا قاعدہ

فعل ماضی مثبت معروف کے شروع میں "ما" لگانے سے ماضی منفی معروف بن جاتا ہے، جیسے : ماضَرَبَ

ماضی منفی مجہول بنانے کا قاعدہ

فعل ماضی مثبت مجہول کے شروع میں "ما" لگانے سے فعل ماضی منفی مجہول بن جاتا ہے، جیسے : ماضُرِبَ

۴۔ فعل مضارع کے بنیادی صرفی قواعد

فعل مضارع مثبت معروف بنانے کا قاعدہ

ماضی کے شروع میں ان چار حرفوں (الف، تاء، یاء، نون) میں سے کوئی ایک حرف بڑھا دو، ان کا مجموعہ اتین ہے، اور ان کو علامت مضارع بھی کہا جاتا ہے، الف صرف ایک صیغہ یعنی واحد متکلم کے لئے آتا ہے، تاء آٹھ صیغوں کے لئے آتی ہے، تین مذکر حاضر، تین مؤنث حاضر، اور دو مؤنث غائب، اور یاء مذکر غائب کے تین صیغوں، اور جمع مؤنث غائب کے لئے آتی ہے، جبکہ نون تثنیہ، جمع مذکر و مؤنث متکلم کے لئے آتی ہے۔ مضارع کے آخر میں پانچ صیغوں میں پیش لگا دو، اور وہ پانچ صیغے یہ ہیں : واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم جیسے : یفعل، تفعل، تفعل، افعل، نفعل

سات صیغوں میں نون اعرابی لگا دو، اور وہ صیغے یہ ہیں : چار صیغے تثنیہ کے، ان میں نون اعرابی مکسور ہوتا ہے، جیسے : یفعلان، تفعلان، تفعلان، تفعلان، اور دو جمع مذکر غائب و جمع مذکر حاضر میں، اور واحد مؤنث حاضر ان میں نون اعرابی مفتوح ہوتا ہے، جیسے : یفعلون، تفعلون، تفعلین۔

فعل مضارع مجہول مثبت بنانے کا قاعدہ

علامت مضارع کو پیش دے دو(ُ) اگر پیش نہ ہو، اور آخر سے پہلے حرف کو زبر دے دو(َ) اگر زبر نہ ہو، باقی حالت بدستور رہنے دو، مضارع مجہول بن جائے گا جیسے :یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ، یُکْرِمُ سے یُکْرَمُ، یَجْتَنِبُ سے یُجْتَنَبُ اور یَسْتَنْصِرُ سے یُسْتَنْصَرُ

فعل مضارع معروف منفی بنانے کا قاعدہ

فعل مضارع مثبت کے شروع میں " لا" لگادو ، مضارع معروف منفی بن جائے گا ، جیسے : یَکْتُبُ سے لَایَکْتُبُ

فعل مضارع مجہول منفی بنانے کا قاعدہ

فعل مضارع مثبت مجہول کے شروع میں "لا" لگادو، فعل مضارع مجہول منفی بن جائے گا، جیسے : لایُکْتَبُ

(2)

فعل مضارع نفی تاکید بلن معروف بنانے کا قاعدہ

فعل مضارع مثبت کے شروع میں حرف "لن" لے آؤ، اور واحد مذکر غائب ، واحد مؤنث غائب ، واحد مذکر حاضر ، واحد متکلم اور جمع متکلم کے صیغوں آخری حرف پر پیش کی بجائے زبر دے دو، اور وہ سات صیغے جن میں نون اعرابی ہوتا ہے ، ان سے نون اعرابی گرادو، اور باقی صیغوں (جمع مؤنث غائب اور حاضر) کو اپنی حالت پر رہنے دو، اس طرح سے فعل مضارع نفی تاکید بلن کی گردان بن جائے گی۔(3)

فعل مضارع نفی تاکید بلن مجہول بنانے کا قاعدہ

فعل مضارع مثبت مجہول کے شروع میں حرف "لن "لے آؤ، اور واحد مذکر غائب ، واحد مؤنث غائب ، واحد مذکر حاضر ، واحد متکلم اور جمع متکلم کے صیغوں آخری حرف پر پیش کی بجائے زبر دے دو، اور وہ سات صیغے جن میں نون اعرابی ہوتا ہے ، ان سے نون اعرابی گرادو، باقی صیغوں (غائب اور حاضر) کو اپنی حالت پر رہنے دو۔ اس طرح سے فعل مضارع نفی تاکید بلن کی گردان بن جائے گی۔

حرف "لن" فعل مضارع کو خالص مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔

فعل مضارع نفی جحد بلم معروف بنانے کا قاعدہ

فعل مضارع مثبت معروف کے شروع میں حرف "لم" لے آؤ،اور واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم کے صیغوں آخری حرف پر پیش کی بجائے جزم دے دو۔اگر حرف علت نہ ہو ، جیسے :لم ینصر، لم یکتب، اور اگر حرف علت ہو، تو اسے گرادو جیسے :یدعو سے لم یدع، یرمی سے لم یرم اور یخشی سے لم یخش۔ وہ سات صیغے جن میں نون اعرابی ہوتا ہے، ان سے نون اعرابی گرادو، اور باقی صیغوں (جمع مؤنث غائب اور حاضر) کو اپنی حالت پر رہنے دو۔ اسی طرح سے فعل مضارع نفی جحد بلم کی گردان بن جائے گی۔(4)

فعل مضارع نفی جحد بلم مجہول بنانے کا قاعدہ

فعل مضارع مثبت مجہول کے شروع میں حرف ''لم'' لے آؤ،اور واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم کے صیغوں آخری حرف پر پیش کی بجائے جزم دے دو۔اگر حرف علت نہ ہو ، جیسے :لم ینصر، لم یکتب۔ اگر حرف علت ہو، تو اسے گرادو جیسے : یدعو سے لم یدع، یرمی سے لم یرم اور یخشی سے لم یخش ۔ وہ سات صیغے جن میں نون اعرابی ہوتا ہے، ان سے نون اعرابی گرادو، اور باقی صیغوں (جمع مؤنث غائب اور حاضر) کو اپنی حالت پر رہنے دو۔اسی طرح سے فعل مضارع نفی جحد بلم کی گردان بن جائے گی۔

حرف "لم" فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔

فعل مضارع لام تاکید بانون ثقیلہ معروف بنانے کا قاعدہ

اس کے قاعدے کے سمجھنے سے پہلے مندرجہ ذیل باتوں کا جاننا بہتر رہے گا:

ا:-نون تاکید دو طرح کا ہوتا ہے: نون ثقیلہ، نون خفیفہ

۲:-نون ثقیلہ: نون مشدد کو کہا جاتا ہے۔

۳:-نون خفیفہ: نون ساکن کو کہا جاتا ہے۔

۴:-نون ثقیلہ چودہ صیغوں میں آتا ہے، جبکہ نون خفیفہ صرف آٹھ صیغوں میں آتا ہے، یعنی وہ صیغے جن میں نون ثقیلہ سے پہلے الف ہوتا ہے، نون خفیفہ میں نہیں آتے۔

۵:-لام تاکید ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔

اس کے بعد قاعدہ ذکر کیا جاتا ہے: فعل مضارع مثبت کے شروع میں لام تاکید لگادو، اور آخر میں نون مشدد لگادو۔ وہ سات صیغے جن میں نون اعرابی ہوتا ہے، ان سے نون اعرابی گرادو، جمع مذکر غائب، جمع مذکر حاضر سے واو، اور واحد مؤنث حاضر سے یاء گرادو۔

جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر کے صیغوں میں نون مشدد سے پہلے الف بڑھادو، اس الف کو "الف فاصل" کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید کے درمیان فاصلہ کے لئے آتا ہے۔

نون ثقیلہ سے پہلے چھ صیغوں (چار تثنیہ کے، دو جمع مؤنث غائب اور جمع مونث حاضر) میں الف ہوتا ہے، جمع مذکر غائب اور جمع مذکر حاضر میں نون ثقیلہ سے پہلے پیش ہوتا ہے، اور واحد مؤنث حاضر میں زیر ہوتا ہے، اور باقی پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم) میں نون ثقیلہ سے پہلے زبر ہوتا ہے۔

الف سے پہلے نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے، جبکہ باقی تمام صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔(5)

فعل مضارع لام تاکید بانون ثقیلہ مجہول بنانے کا قاعدہ

فعل مضارع مثبت مجہول کے شروع میں لام تاکید لگادو، اور آخر میں نون مشدد لگادو۔ وہ سات صیغے جن مین نون اعرابی ہوتا ہے، ان سے نون اعرابی گرادو، جمع مذکر غائب، جمع مذکر حاضر سے واو، اور واحد مؤنث حاضر سے یاء گرادو۔

جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر کے صیغوں میں نون مشدد سے پہلے الف بڑھادو، باقی احکامات اسی طرح ہوں گے جس طرح فعل مضارع لام تاکید بانون ثقیلہ معروف کے تھے، صرف معروف اور مجہول میں فرق ہے۔

فعل مضارع لام تاکید بانون خفیفہ معروف بنانے کا قاعدہ

فعل مضارع مثبت کے شروع میں لام تاکید لگادو، اور آخر میں نون خفیفہ لگادو۔ وہ چھ صیغے جن مین نون ثقیلہ سے پہلے الف ہوتا ہے، وہ فعل مضارع لام تاکید بانون خفیفہ کی گردان میں نہیں آتے، باقی سب کچھ نون ثقیلہ کی طرح ہے، فرق صرف مشدد اور خفیفہ ہونے کا ہے۔(6)

فعل مضارع لام تاکید بانون خفیفہ مجہول بنانے کا قاعدہ

فعل مضارع مثبت مجہول کے شروع میں لام تاکید لگادو، اور آخر میں نون خفیفہ لگادو۔ وہ چھ صیغے جن مین نون ثقیلہ سے پہلے الف ہوتا ہے، وہ فعل مضارع لام تاکید بانون خفیفہ کی گردان میں نہیں آتے، باقی سب کچھ نون ثقیلہ کی طرح ہے، فرق صرف مشدد اور خفیفہ ہونے کا ہے۔

خودآزمائی

I- **صحیح/غلط کی نشاندہی کیجئے۔**

۱۔فعل ماضی کے 12 صیغے آتے ہیں۔————

۲۔فعل ماضی مجہول، فعل ماضی معروف سے بنتا ہے۔————

۳۔فعل ماضی میں تثنیہ کے کل پانچ صیغے ہیں۔————

۴۔فعل ماضی کا فاء کلمہ مکسور ہوتا ہے۔————

۵۔فعلوا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔————

II- **خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کیجئے۔**

۱۔فعل مضارع کے کل ------ صیغے ہیں۔

۲۔فعل مضارع کے ------- صیغوں میں نون اعرابی ہوتا ہے۔

۳۔فعل مضارع کے ------ میں نون اعرابی نہیں ہوتا۔

۴۔یفعلان صیغہ تثنیہ ----- غائب کا ہے۔

۵۔تفعلن صیغہ جمع ------ حاضر کا ہے۔

III- **صحیح کا انتخاب کیجئے۔**

۱۔فعل مضارع کا آخر ------ ہوتا ہے۔ (مضموم/مفتوح/مکسور)

۲۔فعل ماضی کا آخر ------- ہوتا ہے۔ (مضموم/مفتوح/مکسور)

۳۔نون جمع مؤنث ------- صیغوں میں ہوتا ہے۔ (4/3/2)

۴۔نون اعرابی -------- صیغوں میں ہوتا ہے۔ (7/6/5)

۵۔نون اعرابی -------- ہوتا ہے۔ (مضموم/مفتوح/مکسور)

IV- ذیل میں غلط کو درست کیجئے۔

۱۔ فعل ماضی معروف کا فاء کلمہ مضموم ہوتا ہے۔ --------

۲۔ فعل ماضی مجہول کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔ --------

۳۔ فعل مضارع معروف کالام کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔ --------

۴۔ فعل مضارع مجہول کا فاء کلمہ مکسور ہوتا ہے۔ ---------

۵۔ فعل مضارع کے 15 صیغے آتے ہیں۔ ---------

یونٹ نمبر5

افعال-۲

فہرست

یونٹ کا تعارف

گزشتہ یونٹ میں آپ نے زمانے کے اعتبار سے فعل کی تقسیم کے بارے میں پڑھ لیا ہو گا کہ فعل کی دو قسمیں ہیں : ماضی اور مضارع۔

اب اس یونٹ میں فعل کو مزید دو قسموں میں تقسیم کیا جائے گا جن کو فعل امر اور فعل نہی کہا جاتا ہے لیکن اس سے پہلے چند بنیادی باتوں کا سمجھنا ضروری ہے اور ثلاثی مزید فیہ ور باعی کی ضروری گردانیں ذکر کی جائیں گی۔

بعض اوقات بات کرنے والے کو کسی کام کا حکم کرنا مقصود ہوتا ہے یا کسی کام سے کسی کو روکنا مقصود ہوتا ہے جس کے لئے اسے عربی زبان میں مختلف تعبیرات کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ ان تعبیرات میں سے ایک تعبیر فعل امر کی ہے جس میں کہنے والا کسی کام کا حکم کر رہا ہوتا ہے اور ایک تعبیر فعل نہی کی ہوتی ہے ، جس میں بات کرنے والا کسی کو مطلوبہ فعل کے کرنے سے روکتا ہے۔

چونکہ عربی زبان میں ہر فعل (ماضی ہو، مضارع ہو، امر ہو، یا نہی) کے چودہ صیغے آتے ہیں اس لئے اس بات کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ وہ چودہ صیغے کس طرح آئیں گے ؟ ان کی کیا پہچان ہو گی؟ ان کو بنانے کا کیا طریقہ ہے؟ اسی طرح فعل نہی کے صیغے کس طرح بنائے جاتے ہیں؟ دونوں گردانوں کے صیغوں میں بنیادی طور پر کیا فرق ہے؟ اس طرح کے اور کئی سارے سوالات ہیں، جن کا تفصیلی جواب آپ اس یونٹ میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

یونٹ کے مقاصد

اُمید ہے کہ اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد طلبہ ان شاء اللہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

۱۔ فعل امر اور فعل نہی کا تعارف کرا سکیں گے۔

۲۔ فعل امر اور فعل نہی کی گردانیں پہچان سکیں گے نیز ان افعال کے صیغوں کی پہچان کر سکیں گے۔

۳۔ فعل امر اور فعل نہی کے بارے میں بنیادی صرفی قواعد کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ ان کا اطلاق بھی کر سکیں گے۔

۴۔ ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد و مزید فیہ کے بارے میں جان سکیں گے۔

۱:- فعل امر کا تعارف

فعل امر ایسا فعل ہے، جس میں مخاطب کو آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے، جیسے: اِجْتَہِدْ (آپ کوشش کریں)، اُکْتُبْ (آپ لکھیں)، تَعَلَّمْ (آپ سیکھیں)

فعل الامر: ھو ما یطلب بہ شیء بعد زمن التکلم۔

یعنی امر وہ فعل ہے جس کے ذریعے سے کسی سے کوئی کام کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔

۱۔۱ فعل امر کی اقسام

فعل امر کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ امر حاضر معلوم

۲۔ امر غائب و متکلم معلوم

۳۔ امر مجہول

مذکورہ بالا تینوں قسموں میں سے امر حاضر معلوم ہی حقیقی امر ہے، اس لئے سب سے پہلے اس کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

امر حاضر معلوم کے چھ صیغے آتے ہیں اور یہ فعل مضارع معلوم سے بنتا ہے جس کا قاعدہ آپ آگے ملاحظہ کریں گے۔

۲۔۱ فعل امر کے بنیادی صرفی قواعد

1:- فعل امر کو فعل مضارع سے بناتے ہیں، یعنی فعل امر معروف کو فعل مضارع معروف سے، اور فعل امر مجہول کو فعل مضارع مجہول سے۔ اسی طرح امر حاضر کو مضارع حاضر سے، اور امر غائب کو مضارع غائب سے، اور امر متکلم کو مضارع متکلم سے، یعنی امر کا جو صیغہ بنانا ہو، اس کو مضارع کے اسی صیغے سے بنایا جاتا ہے، اس کی مزید تفصیل حسب ذیل ہے:

امر غائب معروف: مضارع غائب معروف سے

امر غائب مجہول: مضارع غائب مجہول سے

امر حاضر مجہول: مضارع حاضر مجہول سے

امر متکلم معروف: مضارع متکلم معروف سے

امر متکلم مجہول: مضارع متکلم مجہول سے

2 :-ان سب کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل مضارع کے شروع میں لام مکسور لگادو، اور آخر سے ساکن کردو اگر حرف علت نہ ہو، جیسے : یَضْرِبُ سے لِیَضْرِبْ ، یَکْتُبُ سے لِیَکْتُبْ ،اور یَنْصُرُ سے لِیَنْصُرْ ،اور اگر حرف علت ہو، تو اسے گرادو، جیسے : یَدْعُوْ سے لِیَدْعُ ، یَرْمِیْ سے لِیَرْمِ ، یَرْضٰی سے لِیَرْضَ اگر نون اعرابی ہو تو اس کو گرادو جیسے :لِیَضْرِبَا ،لِیَکْتُبُوْا ،اور نون جمع مؤنث کو رہنے دو جیسے :لِیَکْتُبْنَ ،لِیَنْصُرْنَ-(۱)

۳۔ا امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ

مضارع حاضر معروف سے علامت مضارع تاء گرانے کے بعد یہ دیکھنا پڑے گا کہ اگر پہلا حرف متحرک ہو، تو اسے آخر سے ساکن کردو اگر حرف علت نہ ہو، جیسے :تَعَلَّمُ سے عَلِّمْ ، اور تَضَعُ سے ضَعْ ،،اور اگر حرف علت ہو تو اسے گرادو، جیسے :تَقِیْ سے قِ

لیکن اگر علامت مضارع دور کرنے کے بعد پہلا حرف متحرک نہیں رہتا، بلکہ ساکن رہتا ہے، تو پھر عین کلمہ کو دیکھا جائے گا، اگر عین کلمہ مفتوح ہے، یا مکسور ہے، تو شروع میں ہمزہ وصلی مکسور لگادو، اور آخر سے ساکن کردو، اگر حرف علت نہ ہو، جیسے :تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ، تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ ،، اور اگر آخری حرف حرف علت ہو، تو اسے گرادو، جیسے :تَرْمِیْ سے اِرْمِ، تَخْشٰی سے اِخْشَ، تاہم اگر عین کلمہ مضموم ہے، تو پھر شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لگایا جائے گا ، اور آخر د سے ساکن کردیا جائے گا ،اگر حرف علت نہ ہو، جیسے :تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ ، تُکْرِمُ سے اَکْرِمْ، اور اگر آخری حرف حرف علت ہو، تو اسے گرادیا جائے گا، جیسے :تَدْعُوْ سے اُدْعُ-

4 :-امر میں نون جمع مؤنث باقی رکھا جاتا ہے، جبکہ نون اعرابی گرادیا جاتا ہے۔

5 :-نون ثقیلہ و خفیفہ جس طرح مضارع میں آتا ہے، اسی طرح امر میں بھی آتا ہے، مگر امر میں اس کے ساتھ لام تاکید نہیں لگایا جاسکتا۔

6 :- لام تاکید مفتوح ہوتا ہے، اور اس کا معنی ہوتا ہے ضرور، جبکہ لام امر مکسور ہوتا ہے، اور اس کا معنی ہوتا ہے چاہئے کہ۔

7 :-ہمزہ وصل وہ ہمزہ ہوتا ہے، جو اپنے سے پہلے والے حرف سے مل جائے، اور پڑھنے میں نہ آئے، تاہم لکھنے میں اس کی صورت ضرور باقی رہتی ہے، جیسے : فَاطْلُبْ ، اس کے برعکس ہمزہ قطعی وہ ہمزہ ہوتا ہے جو پڑھنے میں بھی اسی طرح آئے جس طرح لکھنے میں آتا ہے، جیسے :اَکْرِمْ سے فَاَکْرِمْ۔(2)

فعل امر معروف، غائب و متکلم کی گردان ذیل میں ذکر کی جاتی ہے۔

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	لِیَفْعَلْ	لِیَفْعَلا	لِیَفْعَلُوا	غائب
مؤنث	لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلا	لِیَفْعَلْنَ	غائب
مذکر	اِفْعَلْ	اِفْعَلا	اِفْعَلُوْا	حاضر
مؤنث	اِفْعَلِیْ	اِفْعَلا	اُفْعَلْنَ	حاضر
متکلم	لِأَفْعَلْ		لِنَفْعَلْ	

فعل امر معروف بانون ثقیلہ کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	لِیَفْعَلَنَّ	لِیَفْعَلَانِّ	لِیَفْعَلُنَّ	غائب
مؤنث	لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلَانِّ	لِیَفْعَلْنَانِّ	غائب

مذکر	اِفۡعَلَنَّ	اِفۡعَلَانِّ	اِفۡعَلُنَّ	حاضر
مؤنث	اِفۡعَلِنَّ	اِفۡعَلَانِّ	افۡعَلۡنَانِّ	
متکلم	لأَفۡعَلَنَّ		لنَفۡعَلَنَّ	

فعل امر مجہول بانون ثقیلہ کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	لِیُفۡعَلَنَّ	لِیُفۡعَلَانِّ	لِیُفۡعَلُنَّ	غائب
مؤنث	لِتُفۡعَلَنَّ	لِتُفۡعَلَانِّ	لِیُفۡعَلۡنَانِّ	
مذکر	لِتُفۡعَلَنَّ	لِتُفۡعَلَانِّ	لِتُفۡعَلُنَّ	حاضر
مؤنث	لِتُفۡعَلِنَّ	لِتُفۡعَلَانِّ	لِتُفۡعَلۡنَانِّ	
متکلم	لأُفۡعَلَنَّ		لنُفۡعَلَنَّ	

فعل امر معروف بانون خفیفہ کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	لِیَفْعَلَن		لِیَفْعَلُن	غائب
مؤنث	لِتَفْعَلَن			
مذکر	لِتَفْعَلَن		لِتَفْعَلُن	حاضر
مؤنث	لِتَفْعَلِن			
متکلم	لِاَفْعَلَن		لِنَفْعَلَن	

فعل امر مجہول بانون خفیفہ کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	لِیُفْعَلَن		لِیُفْعَلُن	غائب

مؤنث	لِتُفْعَلَن			
مذکر	لِتُفْعَلَن		لِتُفْعَلُن	حاضر
مؤنث	لِتُفْعَلِن			
متکلم	لِاُفْعَلَن		لِنُفْعَلَن	

۲ :- فعل نہی کا تعارف

فعل نہی ایسا فعل ہے جس میں مخاطب کو آئندہ زمانے میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم دیا جائے یعنی کسی کام سے روکا جائے، جیسے : لاتَشْتُمْ (گالی نہ دو) ،لاتُثَرْثِرْ (فضول باتیں نہ کریں)،لاتَکْتُبْ (آپ مت لکھیں)

فعل النہی : ھو ما یطلب بہ الکف عن الشیء بعد زمن التکلم۔

یعنی نہی وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے نہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہو۔

۱۔۲ فعل نہی کے بنیادی صرفی قواعد

فعل نہی معروف بنانے کا قاعدہ

فعل مضارع مثبت معروف کے شروع میں لا نہی لگا دو، اور جن صیغوں کے آخر میں پیش ہے ان کو آخر سے ساکن کر دو، اگر حرف علت نہ ہو، جیسے :تَنْصُرُ سے لاتَنْصُرْ . تَضْرِبُ سے لاتَضْرِبْ ،اور اگر حرف علت ہو، تو

اسے گرادو، جیسے :تَدْعُوْ سے لاتَدْعُ، تَرْمِیْ سے لاتَرْمِ، اس کے ساتھ ساتھ ان سات صیغوں (جن میں نون اعرابی ہوتا ہے) سے نون اعرابی گرادو، جیسے :لاتَکْتُبَا، اور نون جمع مؤنث کو اپنی حالت پر رہنے دو۔(3)

فعل نہی مجہول بنانے کا قاعدہ

فعل مضارع مثبت مجہول کے شروع میں لا نہی لگادو، اور جن صیغوں کے آخر میں پیش ہے ان کو آخر سے ساکن کردو، اگر حرف علت نہ ہو، جیسے : تُنْصَرُ سے لاتُنْصَرْ ، تُضْرَبُ سے لاتُضْرَبْ،اور اگر حرف علت ہو، تو اسے گرادو، جیسے :تُدْعٰی سے لاتُدْعَ، تُرْمٰی سے لاتُرْمَ، اس کے ساتھ ساتھ ان سات صیغوں (جن میں نون اعرابی ہوتا ہے) سے نون اعرابی گرادو، جیسے : تکتبان سے لاتُکْتَبَا،اور نون جمع مؤنث کو اپنی حالت پر رہنے دو۔

3۔04 :-نون ثقیلہ و خفیفہ جس طرح مضارع اور امر میں آتا ہے، اسی طرح فعل نہی میں بھی آتا ہے، تاہم لام تاکید فعل امر کی طرح یہاں بھی نہیں آتا۔

فعل نہی معروف کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	لایَفْعَلْ	لایَفْعَلَا	لایَفْعَلُوْا	غائب
مؤنث	لاتَفْعَلْ	لاتَفْعَلَا	لایَفْعَلْنَ	
مذکر	لاتَفْعَلْ	لاتَفْعَلَا	لاتَفْعَلُوْا	حاضر
مؤنث	لاتَفْعَلِيْ	لاتَفْعَلَا	لاتَفْعَلْن	
متکلم	لاأَفْعَلْ		لانَفْعَلْ	

فعل نہی مجہول کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	لایُفْعَلْ	لا یُفْعَلَا	لایُفْعَلُوْا	غائب
مؤنث	لاتُفْعَلْ	لاتُفْعَلَا	لا یُفْعَلْنَ	
مذکر	لا تُفْعَلْ	لاتُفْعَلَا	لا تُفْعَلُوْا	حاضر
مؤنث	لاتُفْعَلِيْ	لاتُفْعَلَا	لاتُفْعَلْنَ	
متکلم	لاأُفْعَلْ		لا نُفْعَلْ	

فعل نہی معروف بانون ثقیلہ کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	لَایَفْعَلَنَّ	لَایَفْعَلانِّ	لَایَفْعَلُنَّ	غائب

مؤنث	لَاتَفْعَلَنَّ	لَاتَفْعَلانِّ	لَايَفْعَلْنَانِّ	
مذکر	لَاتَفْعَلَنَّ	لَاتَفْعَلانِّ	لَاتِفْعَلُنِّ	حاضر
مؤنث	لَاتَفْعَلِنَّ	لَاتَفْعَلانِّ	لَاتَفْعَلْنَانِّ	
متکلم	لَاافْعَلَنَّ		لَانَفْعَلَنِّ	

فعل نہی مجہول بانون ثقیلہ کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	لَایُفْعَلَنَّ	لَایُفْعَلانِّ	لَایُفْعَلُنِّ	غائب
مؤنث	لَاتُفْعَلَنَّ	لَاتُفْعَلانِّ	لَایُفْعَلْنَانِّ	
مذکر	لَاتُفْعَلَنَّ	لَاتُفْعَلانِّ	لَاتُفْعَلُنِّ	حاضر

مؤنث	لَاتُفْعَلِنَّ	لَاتُفْعَلانِّ	لَاتُفْعَلْنَانِّ	
متکلم	لَاأُفْعَلَنَّ		لَانُفْعَلَنَّ	

فعل نہی معروف بانون خفیفہ کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	لَایَفْعَلَن		لَایَفْعَلُن	غائب
مؤنث	لَاتَفْعَلَن			
مذکر	لَاتَفْعَلَن		لَاتَفْعَلُن	حاضر
مؤنث	لَاتَفْعَلِن			

متکلم	لَااُفْعَلَن		لَانُفْعَلَن	

فعل نہی کی مجہول بانون خفیفہ کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	لَایُفْعَلَن		لَایُفْعَلُنَ	غائب
مؤنث	لَاتُفْعَلَن			
مذکر	لَاتُفْعَلَن		لَاتُفْعَلُن	حاضر
مؤنث	لَاتُفْعَلِن			
متکلم	لَااُفْعَلَن		لَانُفْعَلَن	

ثلاثی مزید فیہ

ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل کے نو ابواب ہیں، سہولت کے لیے ان میں سے ہر ایک کی صرف صغیر لکھی جاتی ہے۔

(۱) ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل از باب اِفْتِعَالٌ۔ جیسے: اِجْتِنَابٌ (پرہیز کرنا)

اِجْتَنَبَ يَجْتَنِبُ اِجْتِنَابًا، فَهُوَ مُجْتَنِبٌ، وَاُجْتُنِبَ يُجْتَنَبُ اِجْتِنَابًا، فَذَاکَ مُجْتَنَبٌ، لَمْ يَجْتَنِبْ لَمْ يُجْتَنَبْ، لايَجْتَنِبُ لايُجْتَنَبُ، لَنْ يَّجْتَنِبَ

لَنْ يُّجْتَنَبَ، لَيَجْتَنِبَنَّ لَيُجْتَنَبَنَّ، لَيَجْتَنِبَنْ لَيُجْتَنَبَنْ۔

الامر منہ: اِجْتَنِبْ لِتُجْتَنَبْ، لِيَجْتَنِبْ لِيُجْتَنَبْ۔

والنہی عنہ: لاَتَجْتَنِبْ لاَتُجْتَنَبْ، لايَجْتَنِبْ لايُجْتَنَبْ۔

الظرف منہ: مُجْتَنَبٌ مُجْتَنَبَانِ مُجْتَنَبَاتٌ۔ والاٰلۃمنہ: مَابِهِ الْاِجْتِنَابُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ اِجْتِنَابًا۔

فعل التعجب: مَااَشَدَّ اِجْتِنَابًا، وَّاَشْدِدْ بِاجْتِنَابِهٖ۔

(۲) ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل از باب اِنْفِعَالٌ۔ جیسے: اِنْفِطَارٌ (پھٹنا)

اِنْفَطَرَ يَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا، فَهُوَ مُنْفَطِرٌ، وَاُنْفُطِرَ بِهٖ يُنْفَطَرُ بِهٖ اِنْفِطَارًا، فَذَاکَ مُنْفَطَرٌ بِهٖ، لَمْ يَنْفَطِرْ لَمْ يُنْفَطَرْ بِهٖ، لايَنْفَطِرُ لايُنْفَطَرُ بِهٖ، لَنْ يَّنْفَطِرَ لَنْ يُّنْفَطَرَ بِهٖ، لَيَنْفَطِرَنَّ لَيُنْفَطَرَنَّ بِهٖ، لَيَنْفَطِرَنْ لَيُنْفَطَرَنْ بِهٖ۔

الامر منہ: اِنْفَطِرْ لِيُنْفَطَرْ بِکَ، لِيَنْفَطِرْ لِيُنْفَطَرْ بِهٖ۔

والنہی عنہ: لاتَنْفَطِرْ لايُنْفَطَرْ بِکَ، لايَنْفَطِرْ لايُنْفَطَرْ بِهٖ۔

والظرف منہ: مُنْفَطَرٌ مُنْفَطَرَانِ مُنْفَطَرَاتٌ۔ والاٰلۃمنہ: مَابِهِ الْاِنْفِطَارُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ اِنْفِطَاراً

فعل التعجب منہ: مَااَشَدَّ اِنْفِطَاراً وَاَشْدِدْ بِاِنْفِطَارِهٖ۔

(۳)ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل از باب اِسْتِفْعَالٌ۔ جیسے :اِسْتِنْصَارٌ (مدد طلب کرنا)

اِسْتَنْصَرَ يَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا، فَهُوَ مُسْتَنْصِرٌ، وَاُسْتُنْصِرَ يُسْتَنْصَرُ اِسْتِنْصَارًا، فَذَاکَ مُسْتَنْصَرٌ، لَمْ يَسْتَنْصِرْ لَمْ يُسْتَنْصَرْ، لايَسْتَنْصِرُ لايُسْتَنْصَرُ، لَنْ يَّسْتَنْصِرَ لَنْ يُّسْتَنْصَرَ، لَيَسْتَنْصِرَنَّ لَيُسْتَنْصَرَنَّ، لَيَسْتَنْصِرَنْ لَيُسْتَنْصَرَنْ۔

الامر منہ: اِسْتَنْصِرْ لِتُسْتَنْصَرْ، لِيَسْتَنْصِرْ لِيُسْتَنْصَرْ۔

والنہی عنہ: لاتَسْتَنْصِرْ لاتُسْتَنْصَرْ، لايَسْتَنْصِرْ لايُسْتَنْصَرْ۔

الظرف منہ: مُسْتَنْصَرٌ مُسْتَنْصَرَانِ مُسْتَنْصَرَاتٌ۔ والالۃ منہ: مَابِهِ الْاِسْتِنْصَارُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ اِسْتِنْصَارًا

فعل التعجب منہ: مَا اَشَدَّ اِسْتِنْصَارًا وَاَشْدِدْ بِاِسْتِنْصَارِهٖ۔

(۴)ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل از باب اِفْعِلالٌ۔ جیسے :اِحْمِرَارٌ (سرخ ہونا)

اِحْمَرَّ يَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا، فَهُوَ مُحْمَرٌّ، وَاُحْمُرَّ بِهٖ يُحْمَرُّ بِهٖ اِحْمِرَارًا، فَذَاکَ مُحْمَرٌّ بِهٖ، لَمْ يَحْمَرَّ لَمْ يَحْمَرِّ لَمْ يَحْمَرِرْ، لم يُحْمَرَّ بِهٖ لَمْ يُحْمَرِّ بِهٖ لَمْ يُحْمَرَرْ بِهٖ۔

لايَحْمَرُّ لايُحْمَرُّ بِهٖ، لَنْ يَّحْمَرَّ لَنْ يُّحْمَرَّ بِهٖ، لَيَحْمَرَّنَّ لَيُحْمَرَّنَّ بِهٖ، لَيَحْمَرَّنْ لَيُحْمَرَّنْ بِهٖ۔

الامر منہ: اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ، لِيُحْمَرَّ بِکَ لِيُحْمَرِّ بِکَ لِيُحْمَرَرْ بِکَ، لِيَحْمَرَّ لِيَحْمَرِّ لِيَحْمَرِرْ، لِيُحْمَرَّ بِهٖ لِيُحْمَرِّ بِهٖ لِيُحْمَرَرْ بِهٖ۔

والنہی عنہ: لاتَحْمَرَّ لاتَحْمَرِّ لاتَحْمَرِرْ، لايُحْمَرَّ بِکَ لايُحْمَرِّ بِکَ لايُحْمَرَرْ بِکَ، لايَحْمَرَّ لايَحْمَرِّ لايَحْمَرِرْ، لايُحْمَرَّ بِهٖ لايُحْمَرِّ بِهٖ لايُحْمَرَرْ بِهٖ۔

والظرف منہ: مُحْمَرٌّ مُحْمَرَّانِ مُحْمَرَّاتٌ۔ والالۃ منہ: مَابِهِ الْاِحْمِرَارُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ اِحْمِرَارًا

فعل التعجب منہ: مَا اَشَدَّ اِحْمِرَارًا وَاَشْدِدْ بِاِحْمِرَارِهٖ۔

(۵)ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل از باب اِفْعِيْلالٌ۔ جیسے :اِدْهِيْمَامٌ (سیاہ ہونا)

اِدْهَامَّ يَدْهَامُّ اِدْهِيْمَامًا، فَهُوَ مُدْهَامٌّ، وَاُدْهُوْمَّ بِهٖ يُدْهَامُّ بِهٖ اِدْهِيْمَامًا، فَذَاکَ مُدْهَامٌّ بِهٖ، لَمْ يَدْهَامَّ لَمْ يَدْهَامِّ لَمْ يَدْهَامِمْ، لَمْ يُدْهَامَّ بِهٖ لَمْ يُدْهَامِّ بِهٖ

لَمْ يُدْهَامَمْ بِہٖ، لایَدْهَامُّ لایُدْهَامُّ بِہٖ، لَنْ یَّدْهَامَّ لَنْ یُّدْهَامَّ بِہٖ، لَیَدْهَامَّنَّ لَیُدْهَامَّنَّ بِہٖ، لَیَدْهَامَّنْ لَیُدْهَامَّنْ بِہٖ۔

الامر منہ: اِدْهَامَّ اِدْهَامِّ اِدْهَامِمْ، لِیُدْهَامَّ بِکَ لِیُدْهَامِّ بِکَ لِیُدْهَامَمْ بِکَ، لِیَدْهَامَّ لِیَدْهَامِّ لِیَدْهَامِمْ، لِیُدْهَامَّ بِہٖ لِیُدْهَامِّ بِہٖ لِیُدْهَامَمْ بِہٖ۔

والنہی عنہ: لاتَدْهَامَّ لاتَدْهَامِّ لاتَدْهَامِمْ، لایُدْهَامَّ بِکَ لایُدْهَامِّ بِکَ

لایُدْهَامَمْ بِکَ، لایَدْهَامَّ لایَدْهَامِّ لایَدْهَامِمْ، لایُدْهَامَّ بِہٖ لایُدْهَامِّ بِہٖ لایُدْهَامَمْ بِہٖ۔

والظرف منہ: مُدْهَامٌّ مُدْهَامَّانِ مُدْهَامَّاتٌ۔ والاٰلۃ منہ: مَابِہِ الْاِدْهِیْمَامُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ اِدْهِیْمَاماً

فعل التعجب منہ: مَااَشَدَّ اِدْهِیْمَاماً، وَاَشْدِدْ بِاِدْهِیْمَامِہٖ۔

(۶) *ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل از باب اِفْعِیْعَالٌ*۔ جیسے: اِخْشِیْشَانٌ (*کھردرا ہونا*)

اِخْشَوْشَنَ یَخْشَوْشِنُ اِخْشِیْشَانًا، فَہُوَ مُخْشَوْشِنٌ، وَاُخْشُوْشِنَ بِہٖ یُخْشَوْشَنُ بِہٖ اِخْشِیْشَانًا، فَذَاکَ مُخْشَوْشَنٌ بِہٖ، لَمْ یَخْشَوْشِنْ لَمْ یُخْشَوْشَنْ بِہٖ، لایَخْشَوْشِنُ لایُخْشَوْشَنُ بِہٖ، لَنْ یَّخْشَوْشِنَ لَنْ یُّخْشَوْشَنَ بِہٖ، لَیَخْشَوْشِنَنَّ لَیُخْشَوْشَنَنَّ بِہٖ، لَیَخْشَوْشِنَنْ لَیُخْشَوْشَنَنْ بِہٖ۔

الامر منہ: اِخْشَوْشِنْ لِیُخْشَوْشَنْ بِکَ، لِیَخْشَوْشِنْ لِیُخْشَوْشَنْ بِہٖ۔

والنہی عنہ: لاتَخْشَوْشِنْ لایُخْشَوْشَنْ بِکَ، لایَخْشَوْشِنْ لایُخْشَوْشَنْ بِہٖ۔

الظرف منہ: مُخْشَوْشَنٌ مُخْشَوْشَنَانِ مُخْشَوْشَنَاتٌ۔

والاٰلۃ: مَابِہِ الْاِخْشِیْشَانُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ اِخْشِیْشَاناً۔

فعل التعجب منہ: مَااَشَدَّ اِخْشِیْشَاناً، وَاَشْدِدْ بِاِخْشِیْشَانِہٖ

(۷) *ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل از باب اِفْعِوَّالٌ*۔ جیسے: اِجْلِوَّاذٌ (تیز دوڑنا)

اِجْلَوَّذَ یَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذًا، فَہُوَ مُجْلَوِّذٌ، وَاُجْلُوِّذَ بِہٖ یُجْلَوَّذُ بِہٖ اِجْلِوَّاذًا، فَذَاکَ مُجْلَوَّذٌ بِہٖ، لَمْ یَجْلَوِّذْ لَمْ یُجْلَوَّذْ بِہٖ، لایَجْلَوِّذُ لایُجْلَوَّذُ بِہٖ، لَنْ یَّجْلَوِّذَ لَنْ یُجْلَوَّذَ بِہٖ، لَیَجْلَوِّذَنَّ لَیُجْلَوَّذَنَّ بِہٖ، لَیَجْلَوِّذَنْ لَیُجْلَوَّذَنْ بِہٖ۔

الامر منہ: اِجْلَوِّذْ لِیُجْلَوَّذْ بِکَ، لِیَجْلَوِّذْ لِیُجْلَوَّذْ بِہٖ۔

والنہی عنہ: لاتَجْلَوِّذْ لایُجْلَوَّذْ بِکَ، لایَجْلَوِّذْ لایُجْلَوَّذْ بِہٖ۔

الظرف منہ: مُجْلَوَّذٌ مُجْلَوَّذَانِ مُجْلَوَّذَاتٌ۔ والاٰلۃ منہ: مَابِہِ الْاِجْلِوَّاذُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ اِجْلِوَّاذاً۔ فعل التعجب منہ: مَااَشَدَّ اِجْلِوَّاذاً، وَاَشْدِدْ بِاِجْلِوَّاذِہٖ۔

(۸) ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل از باب اِفَّعُّلٌ۔ جیسے: اِطَّہُّرٌ (پاک ہونا)

اِطَّہَّرَ یَطَّہَّرُ اِطَّہُّرًا، فَہُوَ مُطَّہِّرٌ، وَاُطُّہِّرَبِہٖ یُطَّہَّرُ بِہٖ اِطَّہُّرًا، فَذَاکَ مُطَّہَّرٌ بِہٖ، لَمْ یَطَّہَّرْ لَمْ یُطَّہَّرْ بِہٖ، لایَطَّہَّرُ لایُطَّہَّرُ بِہٖ، لَنْ یَطَّہَّرَ لَنْ یُطَّہَّرَ بِہٖ، لَیَطَّہَّرَنَّ لَیُطَّہَّرَنَّ بِہٖ، لَیَطَّہَّرَنْ لَیُطَّہَّرَنْ بِہٖ۔

الامر منہ: اِطَّہَّرْ لِیُطَّہَّرْ بِکَ، لِیَطَّہَّرْ لِیُطَّہَّرْ بِہٖ۔

والنہی عنہ: لاتَطَّہَّرْ لایُطَّہَّرْ بِکَ، لایَطَّہَّرْ لایُطَّہَّرْ بِہٖ۔

والظرف منہ: مُطَّہَّرٌ مُطَّہَّرَانِ مُطَّہَّرَاتٌ۔ والاٰلۃ منہ: مَابِہِ الْاِطَّہُّرُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ اِطَّہُّراً۔

فعل التعجب منہ: مَااَشَدَّ اِطَّہُّراً، وَاَشْدِدْ بِاِطَّہُّرِہٖ۔

(۹) ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل از باب اِفَّاعُلٌ۔ جیسے: اِثَّاقُلٌ (بھاری ہونا)

اِثَّاقَلَ یَثَّاقَلُ اِثَّاقُلاً، فَہُوَ مُثَّاقِلٌ، وَاُثُّوْقِلَ بِہٖ یُثَّاقَلُ بِہٖ اِثَّاقُلاً، فَذَاکَ مُثَّاقَلٌ بِہٖ، لَمْ یَثَّاقَلْ لَمْ یُثَّاقَلْ بِہٖ، لایَثَّاقَلُ لایُثَّاقَلُ بِہٖ، لَنْ یَثَّاقَلَ لَنْ یُثَّاقَلَ بِہٖ، لَیَثَّاقَلَنَّ لَیُثَّاقَلَنَّ بِہٖ لَیَثَّاقَلَنْ لَیُثَّاقَلَنْ بِہٖ۔

الامر منہ: اِثَّاقَلْ لِیُثَّاقَلْ بِکَ، لِیَثَّاقَلْ لِیُثَّاقَلْ بِہٖ۔

والنہی عنہ: لاتَثَّاقَلْ لایُثَّاقَلْ بِکَ، لَایَثَّاقَلْ لایُثَّاقَلْ بِہٖ۔

والظرف منہ: مُثَّاقَلٌ مُثَّاقَلَانِ مُثَّاقَلَاتٌ۔ والاٰلۃ منہ: مَابِہِ الْاِثَّاقُلُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ اِثَّاقُلاً۔

فعل التعجب منہ: مَااَشَدَّ اِثَّاقُلاً، وَاَشْدِدْ بِاِثَّاقُلِہٖ۔

ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل کے پانچ ابواب ہیں:

(۱) ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل از باب اِفْعَالٌ۔ جیسے: اِکْرَامٌ (عزت کرنا)

اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَامًا ، فَھُوَمُکْرِمٌ ، وَاُکْرِمَ یُکْرَمُ اِکْرَامًا ،فَذَاکَ مُکْرَمٌ ، لَمْ یُکْرِمْ لَمْ یُکْرَمْ ، لایُکْرِمُ لایُکْرَمُ ، لَنْ یُّکْرِمَ لَنْ یُّکْرَمَ ، لَیُکْرِمَنَّ لَیُکْرَمَنَّ ، لَیُکْرِمَنْ لَیُکْرَمَنْ۔

الامر منہ :اَکْرِمْ لِتُکْرَمْ ،لِیُکْرِمْ لِیُکْرَمْ۔

والنہی عنہ :لاتُکْرِمْ لاتُکْرَمْ ، لایُکْرِمْ لایُکْرَمْ۔

والظرف منہ :مُکْرَمٌ مُکْرَمَانِ مُکْرَمَاتٌ۔ والاٰلۃ منہ:مَابِہِ الْاِکْرَامُ۔

افعل التفضیل منہ :اَشَدُّ اِکْرَاماً۔

فعل التعجب منہ :مَااَشَدَّ اِکْرَاماً ، وَاَشْدِدْ بِاِکْرَامِہٖ۔

(۲)ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل از باب تَفْعِیْلٌ۔ جیسے :تَصْرِیْفٌ (پھیرنا)

صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفًا ، فَھُوَمُصَرِّفٌ ، وَصُرِّفَ یُصَرَّفُ تَصْرِیْفًا ، فَذَاکَ مُصَرَّفٌ ، لَمْ یُصَرِّفْ لَمْ یُصَرَّفْ ، لایُصَرِّفُ لایُصَرَّفُ ، لَنْ یُّصَرِّفَ

لَنْ یُّصَرَّفَ ، لَیُصَرِّفَنَّ لَیُصَرَّفَنَّ ، لَیُصَرِّفَنْ لَیُصَرَّفَنْ۔

الامر منہ :صَرِّفْ لِتُصَرَّفْ ،لِیُصَرِّفْ لِیُصَرَّفْ۔

والنہی عنہ :لاتُصَرِّفْ لاتُصَرَّفْ ، لایُصَرِّفْ لایُصَرَّفْ۔

والظرف منہ :مُصَرَّفٌ مُصَرَّفَانِ مُصَرَّفَاتٌ۔ والاٰلۃ منہ:مَابِہِ التَّصْرِیْفُ۔

افعل التفضیل منہ :اَشَدُّ تَصْرِیْفاً۔

فعل التعجب منہ :مَااَشَدَّ تَصْرِیْفاً ، وَاَشْدِدْ بِتَصْرِیْفِہٖ۔

(۳)ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل از باب مُفَاعَلَۃٌ۔ جیسے :مُقَابَلَۃٌ (سامنے ہونا)

قَابَلَ یُقَابِلُ مُقَابَلَۃً ، فَھُوَمُقَابِلٌ ، وَقُوْبِلَ یُقَابَلُ مُقَابَلَۃً ، فَذَاکَ مُقَابَلٌ ،لَمْ یُقَابِلْ لَمْ یُقَابَلْ ، لایُقَابِلُ لایُقَابَلُ ، لَنْ یُّقَابِلَ لَنْ یُّقَابَلَ ، لَیُقَابِلَنَّ لَیُقَابَلَنَّ ، لَیُقَابِلَنْ لَیُقَابَلَنْ۔

الامر منہ :قَابِلْ لِتُقَابَلْ ،لِیُقَابِلْ لِیُقَابَلْ۔

والنہی عنہ :لاتُقَابِلْ لاتُقَابَلْ ، لایُقَابِلْ لایُقَابَلْ۔

والظرف منہ :مُقَابَلٌ مُقَابَلَانِ مُقَابَلَاتٌ۔ والاٰلۃ منہ:مَابِہِ الْمُقَابَلَۃُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ مُقَابَلَۃً۔

فعل التعجب منہ: مَا اَشَدَّ مُقَابَلَۃً، وَاَشْدِدْ بِمُقَابَلَتِہٖ۔

(۴) ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل از باب تَفَعُّلٌ۔ جیسے: تَقَبُّلٌ (قبول کرنا)

تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً، فَھُوَمُتَقَبِّلٌ، وَتُقُبِّلَ یُتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً، فَذَاکَ مُتَقَبَّلٌ، لَمْ یَتَقَبَّلْ لَمْ یُتَقَبَّلْ، لایَتَقَبَّلُ لایُتَقَبَّلُ، لَنْ یَّتَقَبَّلَ لَنْ یُّتَقَبَّلَ، لَیَتَقَبَّلَنَّ لَیُتَقَبَّلَنَّ، لَیَتَقَبَّلَنْ لَیُتَقَبَّلَنْ۔

الامر منہ: تَقَبَّلْ لِتُتَقَبَّلْ، لِیَتَقَبَّلْ لِیُتَقَبَّلْ۔

والنہی عنہ: لاتَتَقَبَّلْ لاتُتَقَبَّلْ، لایَتَقَبَّلْ لایُتَقَبَّلْ۔

والظرف منہ: مُتَقَبَّلٌ مُتَقَبَّلانِ مُتَقَبَّلاتٌ۔ والاٰلۃ منہ: مَا بِہٖ التَّقَبُّلُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ تَقَبُّلاً۔

فعل التعجب منہ: مَا اَشَدَّ تَقَبُّلاً، وَاَشْدِدْ بِتَقَبُّلِہٖ۔

(۵) ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل از باب تَفَاعُلٌ۔ جیسے: تَقَابُلٌ (ایک دوسرے کے روبرو ہونا)

تَقَابَلَ یَتَقَابَلُ تَقَابُلاً، فَھُوَمُتَقَابِلٌ، وَتُقُوْبِلَ بِہٖ یُتَقَابَلُ بِہٖ تَقَابُلاً،

فَذَاکَ مُتَقَابَلٌ بِہٖ، لَمْ یَتَقَابَلْ لَمْ یُتَقَابَلْ بِہٖ، لایَتَقَابَلُ لایُتَقَابَلُ بِہٖ، لَنْ یَّتَقَابَلَ

لَنْ یُّتَقَابَلَ بِہٖ، لَیَتَقَابَلَنَّ لَیُتَقَابَلَنَّ بِہٖ، لَیَتَقَابَلَنْ لَیُتَقَابَلَنْ بِہٖ۔

الامر منہ: تَقَابَلْ لِیُتَقَابَلْ بِکَ، لِیَتَقَابَلْ لِیُتَقَابَلْ بِہٖ۔

والنہی عنہ: لاتَتَقَابَلْ لایُتَقَابَلْ بِکَ، لایَتَقَابَلْ لایُتَقَابَلْ بِہٖ۔

والظرف منہ: مُتَقَابَلٌ مُتَقَابَلانِ مُتَقَابَلاتٌ۔ والاٰلۃ منہ: مَا بِہٖ التَّقَابُلُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ تَقَابُلاً۔

فعل التعجب منہ: مَا اَشَدَّ تَقَابُلاً، وَاَشْدِدْ بِتَقَابُلِہٖ۔

رباعی مجرد

رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے:

(۱) صرف صغیر رباعی مجرد از باب فَعْلَلَۃٌ۔ جیسے: بَعْثَرَۃٌ (ابھارنا)

بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ بَعْثَرَۃً، فَہُوَمُبَعْثِرٌ، وَبُعْثِرَ یُبَعْثَرُ بَعْثَرَۃً، فَذَاکَ مُبَعْثَرٌ، لَمْ یُبَعْثِرْ لَمْ یُبَعْثَرْ، لایُبَعْثِرُ لایُبَعْثَرُ، لَنْ یُّبَعْثِرَ لَنْ یُّبَعْثَرَ، لَیُبَعْثِرَنَّ لَیُبَعْثَرَنَّ، لَیُبَعْثِرَنْ لَیُبَعْثَرَنْ۔

الامر منہ: بَعْثِرْ لِتُبَعْثَرْ، لِیُبَعْثِرْ لِیُبَعْثَرْ۔

والنہی عنہ: لاتُبَعْثِرْ لاتُبَعْثَرْ، لایُبَعْثِرْ لایُبَعْثَرْ۔

والظرف منہ: مُبَعْثَرٌ مُبَعْثَرَانِ مُبَعْثَرَاتٌ۔ والآلۃ منہ: مَابِہِ الْبَعْثَرَۃُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ بَعْثَرَۃً۔

فعل التعجب منہ: مَااَشَدَّ بَعْثَرَۃً، وَاَشْدِدْ بِبَعْثَرَتِہٖ۔

رباعی مزید فیہ

رباعی مزید فیہ باہمزہ وصل کے دو ابواب ہیں:

(۱) رباعی مزید فیہ باہمزہ وصل از باب اِفْعِلاَّلٌ۔ جیسے: اِقْشِعْرَارٌ (رونگٹے کھڑے ہونا)

اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَاراً، فَہُوَ مُقْشَعِرٌّ، وَاُقْشُعِرَّ بِہٖ یُقْشَعَرُّ بِہٖ اِقْشِعْرَارًا، فَذَاکَ مُقْشَعَرٌّ بِہٖ، لَمْ یَقْشَعِرَّ لَمْ یَقْشَعِرِّ لَمْ یَقْشَعْرِرْ، لَمْ یُقْشَعَرَّ بِہٖ لَمْ یُقْشَعَرِّ بِہٖ لَمْ یُقْشَعْرَرْ بِہٖ، لایَقْشَعِرُّ لایُقْشَعَرُّ بِہٖ، لَنْ یَّقْشَعِرَّ لَنْ یُّقْشَعَرَّ بِہٖ، لَیَقْشَعِرَّنَّ لَیُقْشَعَرَّنَّ بِہٖ، لَیَقْشَعِرَّنْ لَیُقْشَعَرَّنْ بِہٖ۔

الامر منہ: اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ، لِیُقْشَعَرَّ بِکَ لِیُقْشَعَرِّ بِکَ لِیُقْشَعْرَرْ بِکَ، لِیَقْشَعِرَّ لِیَقْشَعِرِّ لِیَقْشَعْرِرْ، لِیُقْشَعَرَّ بِہٖ لِیُقْشَعَرِّ بِہٖ لِیُقْشَعْرَرْ بِہٖ۔

والنہی عنہ: لاتَقْشَعِرَّ لاتَقْشَعِرِّ لاتَقْشَعْرِرْ، لایُقْشَعَرَّ بِکَ لایُقْشَعَرِّ بِکَ لایُقْشَعْرَرْ بِکَ، لایَقْشَعِرَّ لایَقْشَعِرِّ لایَقْشَعْرِرْ، لایُقْشَعَرَّ بِہٖ لایُقْشَعَرِّ بِہٖ لایُقْشَعْرَرْ بِہٖ۔

والظرف منہ: مُقْشَعَرٌّ مُقْشَعَرَّانِ مُقْشَعَرَّاتٌ۔ والآلۃ منہ: مَابِہِ الْاقشعرار۔

افعل التفضیل: اَشَدُّ اِقْشِعْرَارًا۔

فعل التعجب منہ: مَااَشَدَّ اِقْشِعْرَارًا، وَاَشْدِدْبِاِقْشِعْرَارِہٖ۔

(۲) رباعی مزید فیہ باہمزہ وصل از باب اِفْعِنْلَالٌ۔ جیسے: اِبْرِنْشَاقٌ (خوش ہونا)

اِبْرَنْشَقَ یَبْرَنْشِقُ اِبْرِنْشَاقًا، فَہُوَمُبْرَنْشِقٌ، وَاُبْرُنْشِقَ بِہٖ یُبْرَنْشَقُ بِہٖ اِبْرِنْشَاقًا، فَذَاکَ مُبْرَنْشَقٌ بِہٖ، لَمْ یَبْرَنْشِقْ لَمْ یُبْرَنْشَقْ بِہٖ، لایَبْرَنْشِقُ لایُبْرَنْشَقُ بِہٖ لَنْ یَّبْرَنْشِقَ لَنْ یُّبْرَنْشَقَ بِہٖ، لَیَبْرَنْشِقَنَّ لَیُبْرَنْشَقَنَّ بِہٖ، لَیَبْرَنْشِقَنْ لَیُبْرَنْشَقَنْ بِہٖ۔

الامر منہ: اِبْرَنْشِقْ لِیُبْرَنْشَقْ بِکَ، لِیَبْرَنْشِقْ لِیُبْرَنْشَقْ بِہٖ۔

والنہی عنہ: لاتَبْرَنْشِقْ لایُبْرَنْشَقْ بِکَ، لایَبْرَنْشِقْ لایُبْرَنْشَقْ بِہٖ۔

والظرف منہ: مُبْرَنْشَقٌ مُبْرَنْشَقَانِ مُبْرَنْشَقَاتٌ۔ والاٰلۃمنہ: مَابِہٖ الْاِبْرِنْشَاقُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ اِبْرِنْشَاقًا۔

فعل التعجب منہ: مَااَشَدَّ اِبْرِنْشَاقًا، وَاَشْدِدْبِاِبْرِنْشَاقِہٖ۔

رباعی مزید فیہ بے ہمزہ وصل کا صرف ایک باب ہے

(۱) رباعی مزید فیہ بے ہمزہ وصل از باب تَفَعْلُلٌ۔ جیسے: تَسَرْبُلٌ (قمیص پہننا)

تَسَرْبَلَ یَتَسَرْبَلُ تَسَرْبُلاً، فَہُوَمُتَسَرْبِلٌ، وَتُسُرْبِلَ بِہٖ یُتَسَرْبَلُ بِہٖ تَسَرْبُلاً، فَذَاکَ مُتَسَرْبَلٌ بِہٖ، لَمْ یَتَسَرْبَلْ لَمْ یُتَسَرْبَلْ بِہٖ، لایَتَسَرْبَلُ لایُتَسَرْبَلُ بِہٖ، لَنْ یَّتَسَرْبَلَ لَنْ یُّتَسَرْبَلَ بِہٖ، لَیَتَسَرْبَلَنَّ لَیُتَسَرْبَلَنَّ بِہٖ، لَیَتَسَرْبَلَنْ لَیُتَسَرْبَلَنْ بِہٖ۔

الامر منہ: تَسَرْبَلْ لِیُتَسَرْبَلْ بِکَ، لِیَتَسَرْبَلْ لِیُتَسَرْبَلْ بِہٖ۔

والنہی عنہ: لاتَتَسَرْبَلْ لایُتَسَرْبَلْ بِکَ، لایَتَسَرْبَلْ لایُتَسَرْبَلْ بِہٖ۔

والظرف منہ: مُتَسَرْبَلٌ مُتَسَرْبَلَانِ مُتَسَرْبَلَاتٌ۔ والاٰلۃمنہ: مَابِہٖ التَّسَرْبُلُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ تَسَرْبُلاً۔ فعل التعجب منہ: مَااَشَدَّ تَسَرْبُلاً، وَاَشْدِدْبِتَسَرْبُلِہٖ۔

ملحق بہ رباعی مجرد کے سات ابواب ہیں:

(۱) ملحق بہ رباعی مجرد از باب فَعْلَلَۃٌ۔ جیسے: جَلْبَبَۃٌ (چادر پہننا)

جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ جَلْبَبَةً، فَهُوَ مُجَلْبِبٌ، وَجُلْبِبَ يُجَلْبَبُ جَلْبَبَةً، فَذَاکَ مُجَلْبَبٌ، لَمْ يُجَلْبِبْ لَمْ يُجَلْبَبْ، لَايُجَلْبِبُ لَايُجَلْبَبُ، لَنْ يُّجَلْبِبَ لَنْ يُّجَلْبَبَ، لَيُجَلْبِبَنَّ لَيُجَلْبَبَنَّ، لَيُجَلْبِبَنْ لَيُجَلْبَبَنْ۔

الامر منہ: جَلْبِبْ لِتُجَلْبَبْ، لِيُجَلْبِبْ لِيُجَلْبَبْ۔

والنھی عنہ: لَاتُجَلْبِبْ لَاتُجَلْبَبْ، لَايُجَلْبِبْ لَايُجَلْبَبْ۔

والظرف منہ: مُجَلْبَبٌ مُجَلْبَبَانِ مُجَلْبَبَاتٌ۔ والاٰلۃ منہ: مَابِهِ الْجَلْبَبَةُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ جَلْبَبَةً۔

فعل التعجب منہ: مَا اَشَدَّ جَلْبَبَةً، وَاَشْدِدْ بِجَلْبَبَتِهٖ۔

تنبیہ

ملحق بر باعی مجرد کے باقی چھ ابواب کی گردانیں بھی اسی طرح رباعی مجرد کے وزن پر ہوں گی۔

ملحق بر باعی مزید فیہ کے گیارہ ابواب ہیں:

(۱) ملحق بر باعی مزید فیہ از باب اِفْوِعْلَالٌ۔ جیسے: اِکْوِھْدَادٌ (کوشش کرنا)

اِکْوَھَدَّ یَکْوَھِدُّ اِکْوِھْدَادًا، فَھُوَ مُکْوَھِدٌّ، وَاُکْوُھِدَّ بِهٖ یُکْوَھَدُّ بِهٖ اِکْوِھْدَادًا، فَذَاکَ مُکْوَھَدٌّ بِهٖ، لَمْ یَکْوَھِدَّ لَمْ یَکْوَھِدِّ لَمْ یَکْوَھْدِدْ، لَمْ یُکْوَھَدَّ بِهٖ لَمْ یُکْوَھَدِّ بِهٖ لَمْ یُکْوَھْدَدْ بِهٖ، لَایَکْوَھِدُّ لَایُکْوَھَدُّ بِهٖ، لَنْ یَکْوَھِدَّ لَنْ یُکْوَھَدَّ بِهٖ، لَیَکْوَھِدَّنَّ لَیُکْوَھَدَّنَّ بِهٖ، لَیَکْوَھِدَّنْ لَیُکْوَھَدَّنْ بِهٖ۔

الامر منہ: اِکْوَھِدَّ اِکْوَھِدِّ اِکْوَھْدِدْ، لِیُکْوَھَدَّ بِکَ لِیُکْوَھَدِّ بِکَ لِیُکْوَھْدَدْ بِکَ، لِیَکْوَھِدَّ لِیَکْوَھِدِّ لِیَکْوَھْدِدْ، لِیُکْوَھَدَّ بِهٖ لِیُکْوَھَدِّ بِهٖ لِیُکْوَھْدَدْ بِهٖ۔

والنھی عنہ: لَاتَکْوَھِدَّ لَاتَکْوَھِدِّ لَاتَکْوَھْدِدْ، لَایُکْوَھَدَّ بِکَ لَایُکْوَھَدِّ بِکَ لَایُکْوَھْدَدْ بِکَ، لَایَکْوَھِدَّ لَایَکْوَھِدِّ لَایَکْوَھْدِدْ، لَایُکْوَھَدَّ بِهٖ لَایُکْوَھَدِّ بِهٖ لَایُکْوَھْدَدْ بِهٖ۔

والظرف منہ: مُکْوَھَدٌّ مُکْوَھَدَّانِ مُکْوَھَدَّاتٌ۔ والاٰلۃ منۃ: مَابِهِ الْاِکْوِھْدَادُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ اِکْوِھْدَاداً۔

فعل التعجب منہ: مَا اَشَدَّ اِکْوِھْدَاداً، وَاَشْدِدْ بِاِکْوِھْدَادِهٖ۔

(۲) ملحق بر باعی مزید فیہ از باب اِفْعِنْلَالٌ۔ جیسے: اِقْعِنْسَاسٌ (سینہ اور گردن نکال کر چلنا)

اِقْعَنْسَسَ يَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاسًا ، فَهُوَ مُقْعَنْسِسٌ ، وَاُقْعُنْسِسَ بِهٖ يُقْعَنْسَسُ بِهٖ اِقْعِنْسَاسًا ، فَذَاکَ مُقْعَنْسَسٌ بِہٖ ، لَمْ يَقْعَنْسِسْ لَمْ يُقْعَنْسَسْ بِہٖ ، لَايَقْعَنْسِسُ لَايُقْعَنْسَسُ بِہٖ ، لَنْ يَقْعَنْسِسَ لَنْ يُقْعَنْسَسَ بِہٖ ، لَيَقْعَنْسِسَنَّ لَيُقْعَنْسَسَنَّ بِہٖ ، لَيَقْعَنْسِسَنْ لَيُقْعَنْسَسَنْ بِہٖ۔

الامر منہ : اِقْعَنْسِسْ لِتُقْعَنْسَسْ بِکَ ، لِيَقْعَنْسِسْ لِيُقْعَنْسَسْ بِہٖ۔

والنھی عنہ : لَاتَقْعَنْسِسْ لَاتُقْعَنْسَسْ بِکَ ، لَايَقْعَنْسِسْ لَايُقْعَنْسَسْ بِہٖ۔ والظرف منه: مُقْعَنْسَسٌ مُقْعَنْسَسَانِ مُقْعَنْسَسَاتٌ۔

والاٰلۃ منه: مَابِهِ الْاِقْعِنْسَاسُ۔

افعل التفضیل منہ : اَشَدُّ اِقْعِنْسَاساً۔

فعل التعجب منہ : مَااَشَدَّ اِقْعِنْسَاساً ، وَاَشْدِدْ بِاِقْعِنْسَاسِہٖ۔

(۳) صرف صغیر ملحق بر باعی مزید فیہ از باب اِفْعِنْلَاءٌ۔ جیسے : اِسْلِنْقَاءٌ (ٹوپی پہننا)

اِسْلَنْقٰى يَسْلَنْقِىْ اِسْلِنْقَاءً ، فَهُوَ مُسْلَنْقٍ ، وَاُسْلُنْقِىَ بِہٖ يُسْلَنْقٰى بِہٖ اِسْلِنْقَاءً ، فَذَاکَ مُسْلَنْقًى بِہٖ ، لَمْ يَسْلَنْقِ لَمْ يُسْلَنْقَ بِہٖ ، لَايَسْلَنْقِىْ لَايُسْلَنْقٰى بِہٖ ، لَنْ يَسْلَنْقِىَ لَنْ يُسْلَنْقٰى بِہٖ ، لَيَسْلَنْقِيَنَّ لَيُسْلَنْقَيَنَّ بِہٖ ، لَيَسْلَنْقِيَنْ لَيُسْلَنْقَيَنْ بِہٖ۔

الامر منہ : اِسْلَنْقِ لِيُسْلَنْقَ بِکَ ، لِيَسْلَنْقِ لِيُسْلَنْقَ بِہٖ۔

والنھی عنہ : لَاتَسْلَنْقِ لَايُسْلَنْقَ بِکَ ، لَايَسْلَنْقِ لَايُسْلَنْقَ بِہٖ۔

والظرف منہ : مُسْلَنْقًى مُسْلَنْقَيَانِ مُسْلَنْقَيَاتٌ۔ والاٰلۃ منه: مَابِهِ الْاِسْلِنْقَاءُ۔

افعل التفضیل منہ : اَشَدُّ اِسْلِنْقَاءً۔

فعل التعجب منہ : مَااَشَدَّ اِسْلِنْقَاءً ، وَاَشْدِدْ بِاِسْلِنْقَائِہٖ۔

(۴) ملحق بر باعی مزید فیہ از باب تَفَعْلُلٌ۔ جیسے : تَجَلْبُبٌ (چادر اوڑھنا)

تَجَلْبَبَ يَتَجَلْبَبُ تَجَلْبُباً ، فهو مُتَجَلْبِبٌ ، وَتُجُلْبِبَ بِہٖ يُتَجَلْبَبُ بِہٖ تَجَلْبُباً فَذَاکَ مُتَجَلْبَبٌ بِہٖ ، لَمْ يَتَجَلْبَبْ لَمْ يُتَجَلْبَبْ بِہٖ ، لَايَتَجَلْبَبُ لَايُتَجَلْبَبُ بِہٖ ، لَنْ يَتَجَلْبَبَ لَنْ يُتَجَلْبَبَ بِہٖ ، لَيَتَجَلْبَبَنَّ لَيُتَجَلْبَبَنَّ بِہٖ ، لَيَتَجَلْبَبَنْ لَيُتَجَلْبَبَنْ بِہٖ۔

الامر منہ : تَجَلْبَبْ لِيُتَجَلْبَبْ بِکَ ، لِيَتَجَلْبَبْ لِيُتَجَلْبَبْ بِہٖ۔

والنھی عنہ : لَاتَتَجَلْبَبْ لَايُتَجَلْبَبْ بِکَ ، لَايَتَجَلْبَبْ لَايُتَجَلْبَبْ بِہٖ۔

والظرف منہ : مُتَجَلْبَبٌ مُتَجَلْبَبَانِ مُتَجَلْبَبَاتٌ۔ والالٰة منه: مَابِهِ التَّجَلْبُبُ۔ افعل التفضيل منه: اَشَدُّ تَجَلْبُباً۔
فعل التعجب منہ : مَا اَشَدَّ تَجَلْبُباً ، وَاَشْدِدْ بِتَجَلْبُبِهٖ۔

خود آزمائی

I- صحیح/غلط کی نشاندہی کیجئے۔

1 – فعل امر فعل ماضی سے بنتا ہے۔--------
2 – فعل امر حاضر کے 6 صیغے آتے ہیں۔---------
3 – فعل امر میں نون اعرابی گر جاتا ہے۔---------
4 – فعل امر کا آخر مفتوح ہوتا ہے۔---------
5 – فعل امر غائب کے پانچ صیغے آتے ہیں۔--------

II- خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کیجئے۔

1 – فعل نہی --------سے بنتا ہے۔
2 – فعل امر --------سے بنتا ہے۔
3 – فعل نہی میں -------- گر جاتا ہے۔
4 – فعل نہی کا آخر ------ہوتا ہے۔
5 – فعل نہی کے کل ------صیغے ہیں۔

صحیح کا انتخاب کیجئے۔

1- فعل نہی مجہول ------سے بنتا ہے۔ (فعل ماضی/فعل مضارع مجہول/فعل مضارع معروف)
2 – فعل امر ------سے بنتا ہے۔ (فعل ماضی/فعل مضارع مجہول/فعل مضارع معروف)
3 – فعل امر حاضر -------- سے بنتا ہے۔ (فعل ماضی/فعل مضارع حاضر معروف/فعل مضارع (مجہول)

4 — فعل امر اور فعل نہی میں نون اعرابی --------ہے۔ (نہیں گرتا/ گرتا ہے/ کبھی کبھی گرتا ہے)

5 — فعل امر اور فعل نہی میں نون جمع مؤنث --------ہے۔ (نہیں گرتا/ گرتا ہے/ کبھی کبھی گرتا ہے)

III-　ذیل میں غلط کو درست کیجئے۔

1 - فعل امر معروف کا فاء کلمہ مضموم ہوتا ہے۔--------

2 — فعل امر مجہول کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔--------

3 — فعل نہی معروف کا لام کلمہ مکسور ہوتا ہے۔--------

4 — فعل نہی مجہول کا فاء کلمہ مکسور ہوتا ہے۔---------

5 — فعل امر کے 15 صیغے آتے ہیں۔---------

یونٹ نمبر6

مرفوعات

فہرست

یونٹ کا تعارف

زیر نظر یونٹ میں آپ کو تفصیلی طور پر مرفوعات کے بارے میں آگاہ کیا جائے گا۔ مرفوعات کی آٹھ اقسام ہیں ا۔ فاعل ۲۔ نائب فاعل ۳۔ مبتداء ۴۔ خبر ۵۔ افعال ناقصہ کا اسم ۶۔ حروف مشبہ بالفعل کی خبر ۷۔ماولا مشبھتان بلیس کا اسم ۸۔ لائے نفی جنس کی خبر، مرفوعات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائیگا اور اس کی ہر قسم کے متعلق اہم مباحث بھی زیر بحث لائے جائیں گے۔

یونٹ کے مقاصد

اُمید ہے کہ اس یونٹ کے پڑھنے کے بعد طلبہ ان شاءاللہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

ا۔اسم فاعل کے بارے میں اچھی طرح جان سکیں۔

۲۔نائب فاعل کی تعریف اوراس کا وقوع جان سکیں گے۔

۳۔مبتداء خبر کی تعریفیں اوران کے قضایا جان سکیں گے۔

۴۔افعال ناقصہ کا اسم اور حروف مشبہ بالفعل کی خبر کے بارے میں جان سکیں گے۔

۵۔ماولا مشبھتان بلیس کی تعریف اوراس کے اسم کے بارے میں آگاہ ہو سکیں گے۔

۶۔لائے نفی جنس کی تعریف اوراس کی خبر کے بارے میں جان سکیں گے۔

مرفوعات

مرفوعات آٹھ ہیں۔

۱۔فاعل ۲۔نائب فاعل ۳۔مبتداء ۴۔خبر ۵۔افعال ناقصہ کا اسم [1]

٦ ۔حروف مشبہ بالفعل کی خبر ۷۔ماولا مشبھتان بلیس کا اسم ۸۔لائے نفی جنس کی خبر

۱۔ فاعل

فاعل۔ وہ اسم جو اپنے سے پہلے والے فعل معلوم یا شبہ فعل معلوم کا مسند الیہ ہو جیسے نجح مومن میں مومن، أقائم أبوہ میں أبوہ

فائدہ: شبہ فعل معلوم سے مراد اسم فاعل، اسم مبالغہ، صفت مشبہ، اسم تفضیل، اسم فعل اور مصدر ہے۔

فاعل کی دو قسمیں ہیں۔ا۔اسم ظاہر جیسے نصر زید میں زید ۲۔اسم ضمیر جیسے زید نصر کا فاعل ہو ضمیر ہے۔

۱۔افاعل کے احکام

۲۔عموماً فاعل پہلے اور مفعول بعد میں آتا ہے لیکن بعض اوقات فاعل مفعول کے بعد بھی آتا ہے جیسے نصرت حامدًا فاطمة (فاطمہ نے حامد کی مدد کی)

فعل کو واحد، تثنیہ اور جمع لانے کے قاعدے

فعل کو واحد تثنیہ اور جمع لانے کے چار قاعدے ہیں۔

۱۔اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل کو واحد لانا ضروری ہے چاہے فاعل مفرد ہو، تثنیہ ہو یا جمع ہو جیسے نصر زید، نصر الزیدان، نصر الزیدون

۲۔اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل کو فاعل کے مطابق لانا ضروری ہے یعنی اگر فاعل مفرد ہے تو فعل کو مفرد لائیں گے، اگر فاعل تثنیہ ہے تو فعل کو تثنیہ لائیں گے اور فاعل جمع ہے تو فعل کو جمع لائیں گے جیسے زید نصر، الزیدان نصرا، الزیدون نصروا

---

[1] ۔افعال مقاربہ بھی افعال ناقصہ ہی کی ایک قسم ہیں اس لیے ان کے اسم کو مرفوعات میں اور خبر کو منصوبات میں ذکر نہیں۔کیا جاتا۔

۳۔اگر فاعل جمع مذکر مکسر کی ضمیر ہے تو فعل کو واحد مونث اور اور جمع مذکر دونوں لا نا جائز ہے جیسے الرجال قامت، الرجال قاموا۔

۴۔اگر فاعل جمع مونث سالم یا جمع مونث مکسر کی ضمیر ہے تو فعل کو واحد مونث اور جمع مونث دونوں لانا جائز ہے جیسے المسلمات جءن، النساء جاءت، النساء جءن

فعل کو مذکر و مونث لانے کے قاعدے

ا۔دوصورتوں میں فعل کو واحد مؤنث لانا ضروری ہے۔

ا۔ فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو جیسے قامت ھند

۲۔ فاعل مؤنث کی ضمیر ہو چاہیے مؤنث حقیقی ہو یا غیر حقیقی ہو جیسے ھند قامت، الشمس طلعت

(۲) تین صورتوں میں فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں لانا جائز ہے۔

ا۔ فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان فاصلہ ہو جیسے ضرب الیوم ھند، ضربت الیوم ھند

۲۔ فاعل اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو جیسے طلع الشمس، طلعت الشمس

۳۔ فاعل اسم ظاہر جمع مذکر مکسر یا جمع مؤنث مکسر ہو جیسے قام الرجال، قامت الرجال، قال نسوۃ قالت نسوۃ

فاعل کے احکام

فاعل وہ اسم مرفوع ہے، جس سے پہلے کوئی فعل یا شبہ فعل [اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل، صفت مشبہ اور مصدر] میں کوئی آجائے اور اسے رفع دے اور اس فعل یا شبہ فعل قیام اسے سے ہو۔ جیسے وقف الثور [بیل کھڑا ہوا] شبہ فعل کی مثال الرجل قائم ابنہ، ان مثالوں میں الثور اور ابنہ فاعل ہیں۔

۲۔ا فاعل کی اقسام

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔اسم ظاہر ۲۔اسم ضمیر

اسم ظاہر: اس سے مراد یہ کہ فعل یا شبہ فعل کے بعد فاعل اسم ظاہر ہو، ضمیر نہ ہو۔

جیسے طار العصور، أکل التلمید خبزا

جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل یا شبہ فعل ہمیشہ واحد ہوں گے اور تذکیر وتانیث میں فاعل کے مطابق ہوں گے، اگر فاعل مذکر ہو تو فعل مذکر ہوگا اور اگر فاعل مونث ہو تو فعل مونث ہوگا۔ جیسے قذف الطفل الکرۃ [بچے نے گیند پھینکی] لعبت فاطمۃ [فاطمہ کھیلی]

لعب الطفل　　لعب الطفلان　　لعب الأطفال

لعبت البنت　　لعبت البنتان　　لعبتِ البنات

اسم ضمیر: اس سے مراد یہ ہے کہ فاعل اسم ظاہر نہ ہو بلکہ ضمیر مرفوع متصل ہو، خواہ بارز [ظاہر] ہو یا مستتر [پوشیدہ] ہو تو فعل یا شبہ فعل واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں ضمیر کے مرجع کے مطابق ہوگا۔ جیسے فاطمة لعبت۔ اس مثال میں ھی ضمیر فاعل ہے۔

الطفل لعب　　الطفلان لعبا　　الأطفال لعبوا

البنت لعبت　　البنتان لعبتا　　البنات لعبن

ان مثالوں میں الطفل اور البنت مبتدا، لعبت فعل میں ھی اور لعب میں ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل و فاعل مل کر خبر، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ باقی میں ھوا ضمیر مستتر فاعل، فعل و فاعل مل کر خبر، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ باقی مثالوں کی بھی یہی صورت ہے۔

۳۔۱ فاعل کا فعل پر اثر

جب فاعل مونث ہو تو فعل یا شبہ فعل مونث ہوتے ہیں اور جب فاعل مذکر ہو تو مذکر ہوتے ہیں۔ مگر درج ذیل صورتوں میں فاعل مونث ہو تو فعل کا مونث لانا واجب ہے:

جب فاعل مونث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو۔ جیسے لعبت فاطمة، حازت لیلیٰ جائزة [لیلیٰ نے انعام پایا]

۲۔ جب فاعل ضمیر ہو اور اس کا مرجع مونث حقیقی یا غیر حقیقی ہو۔ جیسے الشمس طلعت

۴۔۱ فعل کی تذکیر و تانیث

وہ مقامات، جہاں فعل کی تذکیر و تانیث جائز ہے، درج ذیل ہیں:

۱۔ جب فاعل مونث حقیقی ہو اور فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ آ جائے۔ جیسے حضرت الیوم فاطمة، یہاں حضر پڑھنا بھی جائز ہے۔

۲۔ فاعل مونث غیر حقیقی ہو اور اسم ظاہر ہو۔ جیسے طلعت الشّمس، یہاں پر طلع پڑھنا بھی جائز ہے۔

۳۔ فاعل جمع مکسر ہو، خواہ مذکر عاقل کی ہو یا غیر عاقل کی۔ جیسے جاءت الرجال ذھبت الأیام۔ یہاں جاء اور ذھب پڑھنا جائز ہے۔

نوٹ : ا۔ جب فاعل ضمیر ہو اور اس کا مرجع غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو فعل واحد مونث اور جمع مونث ذکر کرنا جائز ہے۔ جیسے الایام ذھبی ی اذھبن ، مگر جب ضمیر کا مرجع مذکر عاقل کی جمع مکسر ہو تو فعل جمع مذکر بھی آسکتا ہے۔ جیسے الرجال ذھبوا

۲۔ ترکیب کلام میں پہلے فعل پھر فاعل، اس کے بعد مفعول ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے قذف اللاعب الکرۃ [کھلاڑی نے گیند پھینکا] مگر کبھی مفعول فاعل سے بھی پہلے آجاتا ہے اور کبھی مفعول فعل سے پہلے آجاتا ہے۔ جیسے اکل خبزا زید مگر فاعل کو فعل سے پہلے ذکر کرنا جائز نہیں۔

۵۔ افاعل کی تقدیم

درج ذیل صورتوں میں فاعل کو مفعول سے پہلے ذکر کرنا واجب ہے؛

ا۔ جب فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصور ہوں اور التباس کا اندیشہ ہو۔ جیسے ضرب موسیٰ عیسیٰ اور التباس کا اندیشہ نہ ہو تو مفعول کی تقدیم جائز ہے۔ جیسے اکل الکمثری یحییٰ [یحییٰ نے امرود دکھایا]

۲۔ جب فاعل ضمیر مرفوع متصل ہو۔ جیسے حفظت درسی

۳۔ جب مفعول الا کے بعد واقع ہو۔ جیسے ماحفظ التلمیذ إلا درسا حذف فعل اور فاعل کا حذف

ا۔ جب قرینہ[2] پایا جائے تو فعل کا حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے کوئی سوال کرے من جلس تو جواب میں صرف معلم کہہ دیا جائے تو صحیح ہے۔ اس سے پہلے جلس فعل محذوف ہے۔

۲۔ اگر فاعل کسی ایسے حرف شرط کے بعد آجائے جو صرف افعال پر داخل ہوتا ہے۔

جیسے إن، لو۔ لولا ، ھلا وغیرہ، تو فعل کا حذف کرن واجب ہے۔ جیسے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ[3]، احد سے پہلے استجارك فعل محذوف ہے۔

۳۔ جب سوال کا جواب نعم بلیٰ سے دیا جائے تو فعل فاعل اور مفعول یہ تینوں حذف ہوتے ہیں۔ جیسے أحفظت درساً کے جواب میں نعم یا بلیٰ کہہ دیا جائے۔ اس میں فعل ، فاعل اور مفعول تینوں میں حذف ہیں۔

---

[2]۔ ھی العلامۃ الدالۃ علیٰ شیء مطلوب { وہ علامت ، جو شی مطلوب پر دلالت کرے۔]

[3]۔ التوبہ: ٦

۶۔۱ نائب فاعل

وہ اسم مرفوع ہے، جیسے فاعل کی جگہ رکھا جائے اور فعل مجہول کو اس کی طرف منسوب کیا جائے۔ جیسے شرب ماء۔

شرب فعل مجہول اور ماء نائب فاعل ہے، اس کو مفعول مالم یسم فاعله بھی کہتے ہیں۔ یعنی ایسے فعل کا مفعول، جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ یہ تمام احکام میں مثل فاعل کے ہے، یعنی اگر نائب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا۔ اور تذکیر وتانیث میں نائب فاعل کے مطابق ہوگا اور اگر اسم ضمیر ہو تو فعل واحد تثنیہ جمع اور تذکیر وتانیث میں ضمیر کے مرجع کے مطابق ہوگا۔ جیسے الرجال أُخذوا [مرد پکڑ لئے گئے]

۲۔ مبتداء

مبتداء کی دو قسمیں ہیں پہلی قسم کو مبتداء کہتے ہیں اور دوسری قسم کو مبتداء قسم ثانی کہتے ہیں۔

مبتداء: وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو جیسے زیدٌ قائمٌ میں زید

۱۔۲ مبتداء کے احکام

۱۔ عموماً مبتداء پہلے اور خبر بعد میں ہوتی ہے۔ لیکن بعض اوقات مبتداء خبر کے بعد بھی ہوتا ہے جیسے عندی کتاب

۲۔ مبتداء عموماً معرفہ ہوتا ہے لیکن بعض اوقات مبتداء نکرہ بھی ہوتا ہے جیسے فی الدار رجل

۳۔ جار و مجرور مبتداء نہیں بن سکتے

مبتداء قسم ثانی[4] وہ صفت کا صیغہ [5] ہے جو نفی یا استفہام کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر یا ضمیر منفصل کو رفع دے رہا ہو جیسے أقائمٌ زیدٌ، ما قائمٌ زیدٌ، أمنصورٌ أنت[6]

۲۔۲ مبتداء کی دونوں قسموں میں فرق

۱۔ مبتداء کی قسم اول مسند الیہ ہوتی ہے جب کہ قسم ثانی مسند ہوتی ہے۔

---

[4] ۔ مبتداء قسم ثانی بھی عامل لفظی سے خالی ہوتا ہے

[5] ۔ صیغہ صفت سے مرزد اسم فاعل، اسم مبالغہ، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم اور اسم منسوب ہیں

[6] ۔ جمہور کے نزدیک مبتداء قسم ثانی اپنے فاعل یا نایب فاعل ﴿قائم مقام خبر﴾ سے مل کر جملہ اسمیہ بنتا ہے

۲۔ مبتداء کی قسم اول کے لیے خبر ہوتی ہے جب کہ قسم ثانی کے لیے فاعل یا نائب فاعل ہوتا ہے جو خبر کے قائم مقام ہوتا ہے۔

خبر

خبر۔ وہ لفظ ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور مسند ہو جیسے زیدٌ قائمٌ میں قائمٌ

۳۔۲ خبر کے احکام

ا۔ خبر اکثر مفرد ہوتی ہے لیکن کبھی خبر جملہ خبریہ بھی ہوتی ہے اس صورت میں خبر میں ایک عاید ہونا ضروری ہے جو مبتداء کی طرف لوٹ رہی ہو جیسے زیدٌ أبوہ قائمٌ ، زیدٌ قام أبوہ

۲۔ خبر اکثر نکرہ ہوتی لیکن کبھی خبر معرفہ بھی ہوتی ہے جیسے آدم ابونا[7]

۳۔ کبھی ایک مبتداء کی کئی خبر ہوتی ہیں کبھی عطف کے ساتھ جیسے زید عالم و عاقل اور کبھی عطف کے بغیر جیسے زید عالم عاقل

۴۔۲ ظرف اور جار و مجرور کا خبر ہونا

ظرف یا جار و مجرور اگر خبر واقع ہو تو کسی محذوف اسم یا فعل سے مل کر خبر بنتے ہیں جیسے زیدٌ فی الدار میں فی الدار کائن یا استقر سے متعلق ہو کر خبر بنے گا۔

۵۔۲ مبتدا اور خبر کے احکام

ا۔ مبتدا وہ اسم ہوتا ہے، جو ابتدائے کلام میں آتا ہے اور مسند الیہ ہوتا ہے یہ عموما معرفہ ہوتا ہے یا نکرہ مخصوصہ۔ جیسے الشجر طویل، طفل صغیر جمیل

۲۔ خبر وہ شے ہوتی ہے جو مبتدا کے ساتھ مل کر جملہ مفیدہ بناتی ہے، یہ کبھی مفرد ہوتی ہے جیسے العدل محمود، اور کبھی جملہ ہوتی ہے۔ جیسے القلم یکتب [قلم لکھتا ہے] ، ان مثالوں میں محمود او یکتب خبر ہیں

۶۔۲ مبتدا کے احکام

مبتدا عموماً معرفہ ہوتا ہے جیسے القاھرۃ مشھورۃ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے البتہ نکرہ صرف دو صورتوں میں مبتدا بن سکتا ہے:

---

[7] ۔فاءدہ۔ جب دو اسم جمع ہوں اور ان میں سے ایک معرفہ ہو اور ایک نکرہ ہو تو معرفہ مبتداء اور نکرہ خبر ہوتا ہے جیسے زید قائم اور اگر دونوں معرفہ ہوں تو عموما پہلا مبتداء ہوتا ہے جیسے زید المنطلق

۱۔ جب وہ عموم پر دلالت کرے۔ جیسے ما تلمیذ غائب [کوئی طالب علم غائب نہ ی ں]

جب نکرہ سے پہلے حرف نفی یا حرف اسفہام آ جائے تو یہ عموم پر دلالت کرتا ہے۔

جیسے ما مجتهد غائب [کوئی محنتی غائب نہیں] هل کریم ذاهب [کیا کوئی سخی جانے والا ہے ؟]

۲۔ جب وہ مخصوصہ ہو، جیسے کتاب تلمیذٍ مفقود

نکرہ کو مخصوص کرنے کی صورتیں: نکرہ درج ذیل صورتوں میں مخصوص ہو جاتا ہے:

۱۔ اضافت سے: جب اسے دوسرے نکرہ کی طرف مضاف کیا جائے تو نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے۔ جیسے طالبٍ احسانٍ واقف [نیکی کا طالب کھڑا ہے]

۲۔ صفت لگانے سے: جب اس صفت دوسرے اسم نکرہ سے لگائی جائے تو یہ خاص ہو جاتا ہے جیسے تلمیذ مجتهد فائز [محنتی شاگرد کامیاب ہے]

۳۔ جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو اور مبتدا سے پہلے آ جائے جیسے علی الشجرة طائر، عندی کتاب، ان مثالوں میں علی الشجرةِ اور عندی خبر مقدم اور طائر اور کتاب نکرہ مبتدا موخر ہیں۔

۴۔ جو اپنے مابعد میں عمل کر رہا ہو۔ جیسے رغبة فی الخیر خیر [بھلائی میں رغبت کرنا بہتر ہے] رغبة فی الخیر مبتدا ہے۔

۵۔ جب دعا کے لئے استعمال کیا جائے۔ جیسے سلام علی الیاسین

۶۔ جب وہ مصغر ہو۔ جیسے رجیل عندی

۷۔ جب وہ لولا کے بعد واقع ہو جیسے لولا اصطبار لما فاز أحد [اگر صبر کرنا نہ ہوتا تو کوئی کامیاب نہ ہوتا] اس میں اصطبار مبتدا ہے جس کی خبر محذوف ہے۔

۷۔۲ خبر کے احکام

۱۔ مبتدا کی خبر کبھی مفرد ہوتی ہے۔ جیسے الکتاب مفید

۲۔ خبر کبھی جملہ اسمیہ واقع ہوتی ہے اور کبھی جملہ فعلیہ، اس جملہ میں ایک ضمیر بارز [ظاہر] یا مستتر [پوشیدہ] کا ہونا ضروری ہے جو تذکیر و تانیث، واحد، تثنیہ، جمع ہونے میں مبتدا کے مطابق ہو۔ جیسے البستان أزهاره جمیلة ، الکریم یساعدُ الیتیم [سخی یتیم کی مدد کرتا ہے] البستان اور الکریم مبتدا أزهاره

جمیلۃاور یساعد الیتیم خبر ہیں ازھا،ہ میں ہ ضمیر اور یساعد میں ھو ضمیر مبتدا کی طرف لوٹ رہی ہے اسوقت اس ضمیر کو ضمیر عائد کہتے ہیں۔

۳۔ کبھی مبتدا کی خبر ظرف یا جار مجرور ہوتی ہے۔ جیسے الطفل فی المسجد [بچہ مسجد میں ہے [الطائر فوق السقف] خبر ہیں۔

نوٹ: جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو اس پہلے فعل یا شبہ فعل [اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل اور مصدر] میں سے کسی کا ہونا ضروری ہے۔اگر فعل یا شبہ فعل کلام میں موجود ہوں تو اس کو ظرف لغو کہتے ہیں۔ جیسے زید جالس علی الکرسی اور اگر فعل یا شبہ فعل لفظوں میں موجود نہ ہوں تو ان سے پہلے استقر، مستقر، موجود ثابت محذوف نکال لیا جاتا ہے، ظرف، جار اور مجرور اس کے متعلق ہو جاتے ہیں، اس ظرف مستقر کہتے ہیں جیسے فی الغرفۃطالب، عندی کتاب اصل میں استقر یا موجود تھے۔

نوٹ: کبھی مبتدا کی کئی خبریں آتی ہیں۔ جیسے التلمیذفائزمسرور

۸۔۲ مبتدا کی تقدیم

مبتدا عموما پہلے آتا ہے، خبر بعد میں آتی ہے۔ مگر کبھی اس کا الٹ بھی ہوتا ہے، درج ذیل صورتوں میں پہلے اس کو مبتدا بنانا واجب ہے:

ا۔ جب مبتدااور خبر دونوں معرفہ ہوں۔ جیسے علی صدیقی

۲۔ جب مبتدااور خبر دونوں تخصیص میں برابر ہوں۔ جیسے افضل منك افضل منی، افضل منك مبتدااور بعد والا حصہ خبر ہے۔

۳۔ جب مبتدا کی خبر جملہ فعلیہ ہو۔ جیسے الطفل یضحك

۴۔ جب مبتدا کو انما یا ما اور إلا کے ذریعہ خبر کے ساتھ خاص کر دیا جائے۔ جیسے إنما الحدید صلب، ما أنت إلاّ شاعر [تو تو صرف شاعر ہے]

۵۔ جب مبتدا ایسا کلمہ ہو۔ جس کا ابتدائے کلام میں لانا ضروری ہوکے اور یہ درج ذیل چھ کلمے ہیں؛

ا۔اسمائے استفہام وشرط ۲۔کم خبریہ ۳۔ماتعجبیہ ۴۔ضمیر شان یا ضمیر قصہ

۵۔اسم موصول ۶۔لام ابتدائیہ

۱۔ اسمائے استفہام و شرط۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اسماء جو استفہام یا شرط کے معنی دیں۔ جیسے من ابوک [تیرا باپ کو ن ہے؟] من یجتھد یفز [جو کوشش کرے گا، کامیاب ہوگا]، من مبتدا اور بعد والا کلام خبر ہے۔

۲۔ ماتعجبیہ۔۔۔۔۔ جس کے ساتھ تعجب کا اظہار کیا جائے۔ جیسے ما اَحسن زیدا، ما بمعنی شیء عظیم مبتدأ اور أحسن زیدا خبر ہے۔

۳۔ کم خبریہ۔۔۔۔جس کے ساتھ کسی چیز کی کثرت کی خبر دی جائے۔ جیسے کم کتابٍ مفید

۴۔ ضمیر شان یا قصہ۔۔۔۔۔وہ ضمیر، جو جملہ کی ابتداء میں بلا مرجع آئے اور بعد والا جملہ اس کی تفسیر بیانکرے، اگر مذکر ہو تو ضمیر شان اور مونث ہو تو ضمیر قصہ کہلاتی ہے۔

جیسے ھی البنت تجتھد، ھو اللہ احد، یہاں ھی اور ھو مبتدا ہیں۔

۵۔ لام ابتدائیہ۔۔۔۔۔ وہ اسم، جس سے پہلے لام مفتوح ابتدائیہ آجائے۔ جیسے لزید مجتھد

۶۔ اسم موصول۔۔۔۔۔ وہ اسم، جس میں شرط کے معنی پائے جائیں اس کی خبر سے پہلے "ف" آجائے جیسے الذی یجبیب فلہ جائزۃ

۹۔۲ خبر کی تقدیم

خبر کا چار مقامات پر مقدم کرنا واجب ہے:

۱۔ جب خبر ایسا کلمہ ہو جس کا ابتدائے کلام میں لانا ضروری ہو۔ جیسے أین کتابک، متی الامتحان ، کیف الخلاص

۲۔ جب خبر کو انما یا ما اور إلا کے ذریعہ مبتدا کے ساتھ خاص کیا جائے۔ جیسے انما السابق محمد، ما الخطیب إلا علی

۳۔ جب خبر ظرف یا جار مجرور اور مبتدا نکرہ ہو۔ جیسے عندی سیارۃ للاسباب

۴۔ جب مبتدا میں ایسی ضمیر ہو جو خبر کے کسی جز کی طرف لوٹے۔ جیسے علی الحصان سرجہ۔ اس مثال میں ہ ضمیر حصان کی طرف لوٹ رہی ہے۔

۱۰۔۲ مبتدااور خبر کی مطابقت

جب خبر اسم مشتق یا اسم منسوب ہو تو واحد، تثنیہ جمع مذکر اور مونث میں اس کا مبتدا کے مطابق ہونا ضروری ہے جیسے التلمیذ حاضر، البنت ذکیۃ، الشجر تان مثمر تان، الرجال مجتھدون

اگر مبتدا جمع مکسر یا جمع غیر ذوی العقول ہو تو خبر مفرد مونث بھی آسکتی ہے۔ جیسے الکتب مفیدۃ، الجبال شامختۃ یا شامخات

مبتدااور خبر کا حذف

جب کلام میں ایسی دلیل موجود ہو جو مبتدا اور خبر کے حذف پر دلالت کرے تو ان کا حذف کبھی جائز اور واجب ہوتا ہے۔ جیسے واللہ اسد، اس جگہ اسد سے پہلے ھٰذا محذوف ہے نظرت الی المریض فاذا ھو اس جگہ میت خبر محذوف ہے۔

مبتدا کا حذف

مبتدا کے حذف کرنے کی چار صورتیں ہیں:

۱۔ جب مبتدا کی خبر مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم۔ جیسے نعم الفاتح صلاح الدین، بئس العادۃ خلف الوعد [بری عادت وعدہ کی خلاف ورزی ہے] اس جگہ صلاح الدین اور خلف الوعد سے پہلے ھو مبتدا محذوف ہے۔

۲۔ جب صفت مدح، ذم[8] یا رحم کے لئے موصوف سے الگ کردی جائے۔ جیسے ارحم علی المسکین لبائس [تو مسکین پر رحم کر جو مفلس ہے] البائس سے پہلے ھو مبتدا محذوف ہے۔

۳۔ جب مصدر عمل میں فعل کے قائم مقام ہو جیسے ثبات فی شدتی، ثبات سے پہلے امری مبتدا محذوف ہے [میرا کام سختی میں ثابت قدم رہنا ہے۔]

۴۔ جب خبر صراحۃً قسم کا شعور دلائے۔ جیسے فی ذمتی لأرحمنّ علی الیتیم [بخدا میرے ذمہ ہے کہ میں ضرور یتیم پر رحم کروں گا۔] فی ذمتی کے بعد یمین مبتدا محذوف ہے۔

مذکورہ بالا ان چار صورتوں میں مبتدا کو حذف کرنا واجب ہے۔

---

[8] ۔ تعرءف م برائی

خبر کا حذف

چار مقامات پر خبر کو حذف کرنا بھی واجب ہے:

۱۔ جب مبتدا صراحۃ قسم کا شعور دلائے۔ جیسے یمین اللہ لانصفن المظلوم [اللہ کی قسم میں ضرور مظلوم کے ساتھ انصاف کروں گا] یمین اللہ کے بعد قسمی خبر محذوف ہے۔

۲۔ جب خبر مبتدا الولا کے بعد ہو اور خبر، ایسا شبہ فعل ہو جو عموم پر دلالت کرے۔ جیسے موجود اور کائن وغیرہ۔ جیسے لولا النیل لکانت مصر قفرا [اگر نیل نہ ہوتا تو مصر چٹیل میدان ہوتا] النیل کے بعد موجود خبر محذوف ہے۔

۳۔ جب مبتدا کے ساتھ ایسی واو عاطفہ ملی ہوئے ہو، جو مصاحبت پر دلالت کرے۔ جیسے کل عمل وجزء وہ اس جگہ مقترنان خبر مخذوف ہے۔

۴۔ جب مبدا کے بعد ایسا حال آئے جو خود خبر نہ بن سکے اور مبتدا ایسا مصدر ہو، جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو یا مبتدا اسم تفضیل ہو، جو مصد صریح یا مصدر موول کی طرف مضاف ہے۔ جیسے احترامی التلمیذ مھذبا [میرا ایسے طالب علم کا احترام کرنا ہے جو مہذب ہے] اکثر حبی الزھرۃ ناضرہ [تروتازہ پھلوں کے ساتھ میری محبت سب سے زیادہ ہے] ان مثالوں میں حاصل خبر مخذوف ہے۔

خود آزمائی

۱۔ مبتدا اور خبر کی مطابقت کن چیزوں میں ضروری ہے؟

۲۔ خبر کی کتنی اقسام ہیں؟

۳۔ درج ذیل عبارات میں مبتدا، معرفہ اور نکرہ الگ الگ کریں:

السیارات کثیرۃ بالمدن والقری ولھا منافع وفیھا مضار، الرجل صادق الوعد، عدوی عدولکم ، أبوک یاتی غدا من دھلی ، أیات اللہ کثیرۃ فی الآفاق، الأطفال تناولوا الفطور فی الغرفۃ ، فی الغرفۃ بساط ، فی فناء المدرسۃ احتفال عظیم ،فوق رؤسنا سماء

۴۔ ظرف کی کتنی قسمیں ہیں؟ درج ذیل عبارات میں مخذوف ہیں وہ نکالیں۔

فی المصانع عمال ، فی المزارع کلب ، تحت الارض ماء فی الدار صبی ، فی کل یوم حادثہ

۵۔ وہ کون سے کلمات ہیں؟ جن کا ابتداء میں لانا واجب ہے؟

۲۔ خبر کی تقدیم کن صورتوں میں واجب ہے؟

۱۔ درج ذیل فقرات کی ترکیب نحوی کریں اور جو مخذوف ہوں، ان کو ظاہر کریں اور ان کے حذف کا سبب بتائیں:

اجتنب اللئیم الخسیس، بئس المال الحرام، عزم ثابت فی عنقی، لاعفن علی البائسین، الجندء ولاحہ، لعمرک لاخلصن لک الود

۳۔افعال ناقصہ

وہ اسم ہے جو ان افعال کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ بے جیسے کان زید قاء مامیں زید

افعال ناقصہ درج ذیل سترہ افعال ہیں

۱۔کان	۲۔صار	۳۔ظل	۴۔بات	۵۔اصبح
۶۔اضحیٰ	۷۔امسیٰ	۸۔عاد		۹۔غد ۱۰۔راح
۱۱۔آض	۱۲۔مازال	۱۳۔ماانفک	۱۴۔مابرح	
۱۵۔مافتیء	۱۶۔مادام	۱۷۔لیس		

یہ افعال مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتداء کو ان افعال کا اسم اور خبر کو ان افعال کی خبر کہتے ہیں۔

افعال ناقصہ اور ان کے مشتقات

یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو رفع دیتے ہیں، اسے ان کا اسم کہتے ہیں اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔اور اسے ان کی خبر کہتے ہیں۔ جیسے کان الطالب واقفا،مازال الشجر مثمرا

وجہ تسمیہ: ناقصہ سے نکلا ہے اور اس کا معنی ہے نامکمل ہونا۔ چونکہ یہ افعال لازم ہیں اور فعل لازم کی طرح فاعل کے ساتھ مل کر مکمل جملہ نہیں بنتے بلکہ فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، لہٰذا انہیں ناقصہ کہتے ہیں۔ان کے فاعل کو ان کا اسم اور صفت فاعل کو ان کی خبر کہ دیتے ہیں۔ یہ تعداد میں تیرہ ہیں:

کان، صار، اصبح، امسیٰ، اضحی، ظل، بات، مابرح، مازال، مافتی، ماانفک، مادام، لیس

عمل کی تفصیل

کان: یہ چار معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ [۱] ناقصہ {۲] تامہ [۳] زائدہ] [۴] بمعنی صار

۱۔ کان ناقصہ: یہ اپنے اسم کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرنے کے لیے آتا ہے خواہ خبر کا اسم سے جدا ہونا ممکن ہو۔ جیسے کان اللہ علیما، یا اس کا اسم سے جدا ہونا ناممکن ہو۔ جیسے کان الماء باردا [پانی ٹھنڈا تھا]

۲۔ کان تامہ: یہ صرف فاعل کے ساتھ مل کر جملہ بن جاتا ہے، اسے خبر کی ضرورت نہیں ہوتی، اس وقت یہ ثبت اور حصل کا معنی دیتا ہے۔ جیسے کان اللہ ولم یکن غیرہ اس مثال میں کان تامہ ہے۔

۳۔ کان زائدہ: وہ کان ہے کہ اگر اسے کلام سے نکال دیا جائے تو معنی مقصود میں فرق نہ آئے۔ اس کے زائد ہونے کی دو شرطیں ہیں:

ایک یہ کہ صیغہ ماضی؛ میں ہو۔ جیسے ما کان أحسن زیدا، دوسری یہ کہ جا مجرور کے سوا دو متلازم چیزوں کے درمیان آئے۔ جیسے القطار کان متحرك ان دونوں مثالوں میں کان زائدہ ہے۔

۴۔ کان بمعنی صار: وہ کان ہے جو صار کی طرح اسم کی حالت تبدیل کرنے کے لیے آئے۔ جیسے کان الشجر مثمرا [درخت پھل دار ہو گیا]

خصوصیات: جب کان سے فعل مضارع بنایا جائے اور اس سے پہلے حرف جازم آ جائے تو اس کے آخر سے نون گر جاتا ہے۔ بشرطیکہ سکون وقف کی وجہ سے نہ ہو اور ضمیر منصوب متصل یا کوئی دوسرا ساکن اس کے ساتھ نہ ملا ہو۔ جیسے لم أک بغیا، یہ اصل میں لم أکن تھا مگر لم یکن الذین کفرو من اھل الکتب اور لم یکنہ میں منصوب سے ملا ہوا ہے۔

صار: یہ اپنے اسم کی حالت یا صفت کو تبدیل کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے صار الماء جلیدا [پانی جم گیا]، صار العِنبُ ناضجا [انگور پک گئے]

اصبح [صبح کا وقت ہوا] أمسی [شام کا وقت ہوا] أضحی [چاشت کا وقت ہوا]

یہ تینوں افعال اپنے اپنے اسم کی خبر کو اپنے وقتوں کے ساتھ ملانے کے لئے آتے ہیں، یعنی أصبح صبح کے ساتھ، أضحی چاشت کے وقت کے ساتھ أمسی شام کے وقت کے ساتھ۔ جیسے أصبح التلمیذُ مصلیا [طالب علم نے صبح کے وقت نماز پڑھی]، أمسی الطفل باکیا [شام کے وقت بچہ رویا]، أضحی الفلاح مستریحا [چاشت کے وقت کسان آرام پانے والا ہوا]

ظل: یہ اپنے اسم کی خبر کو دن کے ساتھ خاص کرنے کے لیے آتا ہے جیسے ظل المریض نائما [مریض رات کے وقت سویا]

نوٹ أمسی، أصبح، أضحی، ظل، بات، یہ پانچوں افعال بھی کان کی طرح کبھی صار کے معنٰی میں استعمال ہوتے ہیں، اس وقت ان سے وقت مراد نہیں ہوتا، صرف تبدیلی حالت مقصود ہوتی ہے۔ جیسے أمسی الغبار ثائرا[9] فاصبحتم بنعمتہ إخوانا[10] ظل وجھہ مسودا[11] أضحی الطالب مجتھدا[12]

لیس: یہ اپنے اسم سے زمانہ حال میں خبر کی نفی کرتا۔ جیسے لیس الکسلان ناجحًا [سست آدمی کامیاب نہیں ہے]

یہ فعل جامد ہے، اصل میں لیس تھا، کثرت استعمال کی وجہ سے کسرہ حذف کردیا، ماضی کے سوااس سے کوئی فعل نہیں آتا، جب اس کی خبر سے پہلے ب حرف جر آجائے تو اس کی خبر لفظا مجرور اور محلا منصوب ہوتی ہے۔ جیسے لیس التلمیذ براسب [طالب علم فیل نہیں نہیں]

مازال، مابرح مافتئ، ماانفک: یہ چاروں افعال اپنے اسم کی خبر کے استمرار کے لئے آتے ہیں، ان سے پہلے ما حرف نفی آتا ہے جیسے مازال المطر عزیزا [بارش موسلا دھار برستی رہی]، مابرح المریض متوجعا [مریض درد محسوس کرتا رہا]

نوٹ: افعال اسمترار کا فعل مضارع بھی ماضی کی طرح عمل کرتا ہے جیسے لایزال المطر عزیزا

مادام: یہ تعین وقت کے لئے آتا ہے، اس سے پہلے مامصدر یہ ظرفیہ ہے، یہ اپنے اسم اور خبر سے مل کر اپنے سے پہلے فعل یا شبہ فعل کی ظرف بنتا ہے، اس مضارع اور امر کے صیغے نہیں آتے۔ جیسے لاتقرء مادام النور ضئیلا [تومت پڑھ، جب تک روشنی کمزور ہے]

ضروری احکام

مذکورہ بالا تمام افعال ناقصہ کی خبر کو ان کے اسم سے پہلے ذکر کرنا جائز ہے۔ جیسے أمسی نازلاً المطر

لیس اور وہ افعال جن سے پہلے ما آتا ہے، ان کی خبر کو نفس افعال سے مقدم کرنا جائز نہیں، باقی افعال ناقصہ کی خبر ان سے پہلے آسکتی ہے۔ البتہ ان تمام افعال سے ان کے اسم کو ان سے مقدم کرنا جائز نہیں۔

---

9 غبار اڑنے والا ہو گیا

10 تم اس کے انعام سے بھائی بھائی ہو گئے

11 اس کا چہرا سیاہ ہو گیا۔

12 طالب علم محنتی ہو گیا

لیس، مازال ،مابرح،ماانفک کے علاوہ یہ تمام افعال ناقصہ کبھی تامہ بھی استعمال ہوتے ہیں جیسے فسبحن اللہ حین تمسون وحین تصبحون[13] [اللہ تعالیٰ پاک ہے ہر عیب سے جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو] خٰلدین فیھا ما دامت السمٰوٰت والارض[14] [وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں] صرت من مکان الی مکان [میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوا]

۴۔حروف مشبھہ بالفعل کی خبر

حروف مشبھہ بالفعل کی خبر۔ وہ لفظ ہے جو ان حروف کے داخل ہونے کے بعد مسند بنے جیسے ان زیدا قاءم میں قاءم

حروف مشبھہ بالفعل چھ ہیں۔ ۱۔إنّ ۲-أنّ ۳۔کأنَّ ۴-لکن ۵-لیت ٦-لعلّ

یہ حروف بھی مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ مبتداء کو ان حروف کا اسم اور خبر کو ان حروف کی خبر کہتے ہیں۔

حروف مشبہہ بالفعل کی خبر کا حکم۔

ان حروف کی خبر کے وہی احکام ہیں جو مبتداء کی خبر کے ہیں البتہ ان کی خبر کو اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے۔

الا یہ کہ خبر ظرف یا جار و مجرور ہو تو پھر مقدم کرنا جائز ہے جیسے إن فی الدار زیدا

۷-ماولا مشبھتین بلیس کے اسم کا بیان

ماولا مشبھتین بلیس کا اسم۔ وہ اسم ہے جو ماولا کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ بنے جیسے ماز ید قاءما میں زید، لا رجل افضل منک میں رجل

حروف مشبہ بالفعل

یہ چھ حروف ہیں، جو جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔ جیسے إن التلمیذ ناجح [بے شک طالب علم کامیاب ہے] یہ درج ذیل ہیں:

إن، أن [بے شک] کأن [گویا کہ] لکن [لکن] لعل [شاید کہ] لیت [کاش کہ]

---

13 ۔ الروم:۱۷

14 ۔ ھود:۱۰۷

وجہ تسمیہ: انہیں مشبہ بالفعل اس لئے کہتے ہیں کہ یہ معنٰی اور عمل میں فعل کے مشابہ ہوتے ہیں۔

عمل کی تفصیل

۱-۲-إن اور أن: یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس میں تاکید کا معنی پیدا کرتے ہیں۔ جیسے إن محمد رسول اللہ [بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں] سمعت أن العالم جید [میں نے سنا کہ بے شک عالم عمدہ ہے]

۳۔ کأن: یہ استدراک کے لئے آتا ہے، یعنی سابقہ کلام میں پیدا شدہ وہم کو دور کرنے کے لئے۔ جیسے الخادم حاضر لکن السید غائب [خادم حاضر ہے لیکن سردار غائب ہے]

۵۔ لعل: یہ رجا کے لئے آتا ہے، یعنی ایسی چیز کے حصول کے لئے آرزو کرنا جو قریب الحصول او محبوب ہو۔ جیسے لعل اللہ یرحمنی کبھی یہ اشفاق یعنی ایسی چیز کی آرزو کے لئے بھی آتا ہے جو ناپسند ہو۔ جیسے لعل زیدا ھالک اور کبھی یہ علت بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے لعلہ یتذکر [تاکہ وہ نصیحت حاصل کرے۔

۶۔لیت: یہ تمنی کے لئے آتا ہے، یعنی ایسی چیز کی آرزو کرنا جس کا پورا ہونا ممکن ہو۔ جیسے لیت لی قنطارا من الذھب [کاش میرے لئے سونے کا خزانہ ہوتا] یا ایسی آرزو کے لئے آتا ہے جس کا حاصل ہونا ناممکن ہو۔ جیسے لیت الشباب یعود [کاش جوانی کسی دن لوٹ آتی]

نوٹ: کبھی ان چھ حرفون کے بعد ماکافہ آجاتا ہے جو انہیں عمل سے روک دیتا ہے، اس وقت یہ افعال پر بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ جیسے انما يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ [15] مگر جب لیت کے بعد ماکافہ آئے تو اس کی جملہ اسمیہ پر داخل ہونے کی خصوصیت زائل نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کو عاملہ اور غیر بنانا دونوں جائز ہیں۔ جیسے لیتما الإنسان کامل۔ لیتما السرور دائم

إن و أن کے استعمال کا فرق

إن اور أن دونوں جملہ مضمون میں تاکید پیدا کرنے کے لئے آتے ہیں، ان کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ ان ابتدائے کلام میں آتا ہے، اپنے اسم اور خبر سے مل کر مکمل جملہ بن جاتا ہے۔ جیسے ان اللہ غفور رحیم۔

اور إن درمیان کلام میں آتا ہے، اپنے اسم اور خبر سے مل کر مکمل جملہ نہیں بنتا بلکہ کبھی فاعل، کبھی مفعول بہ، کبھی نائب فاعل، کبھی مجرور بحرف جر اور کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے۔

---

15 ۔ الکھف: ۱۱۰

إن اور أن کے استعمال کی الگ الگ صورتیں درج ذیل ہیں۔

ان کے استعمال کی صورتیں

وہ مقامات، جہاں إن پڑھا جاتا ہے۔

۱۔ جب جملہ کی ابتداء میں آئے جیسے اِنَّ اللہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰۹﴾[16]

۲۔ قول اور اس کے مشتقات کے بعد ہو۔ جیسے قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ[17]

۳۔ جواب قسم میں ہو۔ جیسے یٰسٓ ﴿۱﴾ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ﴿۲﴾ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۳ ۔[18]

۴۔ اسم موصول کے صلہ سے پہلے آ جائے۔ جیسے جاء الرجل الذی إنه لغائب، یہاں ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر الذی کا صلہ ہے۔

۵۔ حروف تنبیہ کے بعد آئے۔ جیسے اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَ لَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ ۶۲[19]

۶۔ اپنے اسم اور خبر سے مل کر حیث کا مضاف الیہ بنے۔ جیسے إجلس حیث إنّ التلمیذ قائم۔

۷۔ علم، شھد اور ان کے مشتقات کے بعد آئے جب کہ اس کی خبر پر لام مفتوح ہو۔ وَ اللہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ وَ اللہُ یَشْہَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ۔[20]

۸۔ حال کے جملہ سے پہلے آ جائے۔ جیسے جاءني زید وانہ لراکب

أن کے استعمال کی صورتیں

وہ مقامات، جہاں أن پڑھا جاتا ہے:

۱۔ جب اپنے اسم اور خبر سے مل کر فعل کا فاعل بنے۔ جیسے سرنی أن التاجر رابح [مجھے تاجر کے نفع مند ہونے نے خوش کیا]

---

16 ۔ البقرہ:۱۰۹

17 ۔ مریم:۳۰

18 ۔ یٰس:۱

19 ۔ یونس:۶۲

20 ۔ المنافقون:۱

۲۔ علم، شھد اور ان کے مشتقات کے بعد آئے اور ان کی خبر پر لام مفتوح نہ ہو۔ جیسے عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ 21[اللہ جانتا ہے کہ تم اپنے نفسوں سے خیانت کر رہے ہو]شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ[22] [اللہ نے گواہی دی بے شک اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے]

۳۔ اپنے اسم اور خبر سے مل کر مفعول بہ واقع ہو۔ جیسے أخبر الرسول أن اللہ واحد [رسول نے خبر دی کہ بےشک اللہ ایک ہے]

۴۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر نائب فاعل بنے۔ جیسے أُعلِن أن التلمیذ فائز [اعلان کیا گیا کہ طالب علم کامیاب ہے]

۵۔ حرف جر کے بعد آئے۔ جیسے أعطیتہ لأنہ فقیر [میں نے اسے دیا کیونکہ وہ فقیر ہے]

۶۔ مضاف الیہ بنے۔ جیسے عجبت من طول أنک قائم [میں نے تیرے زیادہ کھڑے ہونے پر تعجب کیا]

۷۔ اپنے اسم اور خبر سے مل کر ایسے مبتدا کی خبر بنے جو اسم ذات نہ ہو۔ جیسے ظنی أنک مقیم۔

نوٹ

حروف مشبہ بالفعل کی خبر کو نہ تو ان کے اسماء اور ان کی اپنی ذاتوں سے مقدم کرنا جائز ہے مگر جب خبر ظرف ہو یا جار مجرور تو اسے ان کے اسماء سے مقدم کرنا جائز ہے۔ جیسے ان فی الدار لزیدا، اِنَّ لَدَیْنَآ اَنْکَالًا وَّ جَحِیْمًا ﴿۱۲﴾

إن، أن، کأن اور لکن کی تخفیف

تخفیف سے مراد یہ ہے کہ إنّ کے نون مشدد کو مخفف کر دیا جائے۔ جیسے إنَّ سے إنْ اور کأَن سے کأَنْ۔ تخفیف کی حالت میں إنّ کے عمل کی درج ذیل صورتیں ہیں:

۱۔ إن مکسورہ کا تخفیف کی حالت میں عمل کرنا، نہ کرنا دونوں جائز ہیں، عمل نہ کرنے کی صورت میں اس کی خبر لام تاکید کا اضافہ ضروری ہے، تاکہ اس میں اور إنْ نافیہ میں فرق ہو جائے۔ جیسے إنْ عملک مُتقن یا إن عملک لمتقن [یقینا تیرا عمل پختہ ہے]

۲۔ ان اور کان دونوں کبھی بحالت تخفیف بھی عاملہ ہوتے ہیں، اس صورت میں ان کا اسم ضمیر شان مقدر ہوتا

21۔ البقرہ:۱۸۷

22۔ آل عمران:18

ہے۔ جیسے بلغني أنْ لم يُقبَضْ على اللص [مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ چور گرفتار نہیں کیا گیا]، كأَن قد طلع القمر [گویا کہ چاند طلوع ہوا] یہ اصل میں إنه اور كأَنه تھے۔

۳۔ ''لکنّ'' تخفیف کی حالت میں غیر عاملہ ہوتا ہے، جیسے الشمس طالعة لكِنْ المطر نازل [سورج طلوع ہے لیکن بارش نازل ہو رہی ہے]

لائے نفی جنس کی خبر

لا نفی جنس کی خبر: وہ لفظ ہے جو لائے نفی جنس کے داخل ہونے کے بعد مسند بنے جیسے لا عالم موجود (کوئی عالم موجود نہیں ہے) میں موجود.

لا نفی جنس

لا نفی جنس وہ حرف ہے، جو اسم نکرہ کی جنس سے خبر کی نفی کرتا ہے، یہ اپنے اسم کو نصب بغیر تنوین اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے لا سرور دائم [کوئی خوشی ہمیشہ رہنے والی نہیں]۔

اس کے اسم کی تین صورتیں ہیں: ۱۔ مضاف ۲۔ مشابہ مضاف ۳۔ مفرد نکرہ

۱۔ مضاف: وہ اسم نکرہ ہے جو دوسرے اسم نکرہ کی طرف مضاف ہو۔ جیسے لا غلام رجل ظريف [آدمی کا کوئی غلام ظریف نہیں]

۲۔ مشابہ مضاف اس سے مراد وہ اسم ہے، جو مضاف نہیں ہوتا مگر جس طرح مضاف، مضاف الیہ کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح وہ بھی اپنا معنی مکمل کرنے کے لئے مابعد کا محتاج ہوتا ہے، اگرچہ وہ اس کا معمول ہو۔ جیسے لا راكبا فرسا ذاهب [کوئی گھوڑا سوار جانے والا نہیں]

۳۔ مفرد نکرہ: وہ اسم ہے، جو نہ مضاف ہو اور نہ مشابہ مضاف ہو، اس صورت میں یہ مبنی پر فتحہ ہوتا ہے۔ جیسے لا بستان مثمر

عمل کی شرائط

۱۔ اس کا اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوتے ہیں جیسے مذکورہ مثالیں، اگر ان میں کوئی معرفہ آجائے تو اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے لا الرجل في الدار ولا ابنه

۲۔ اس کی خبر سے پہلے إلاّ یا بل کا لفظ نہیں آتا ورنہ عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے لا شجرة الا مثمرة

۳۔ اس کے اور اس کے اسم کے درمیان فاصلہ نہیں ہوتا، اگر فاصلہ آجائے تو عمل باطل ہو جاتا ہے، جیسے لا فی الحدیقۃ صبیان ولا بنات

۴۔ اس سے پہلے حرف جر نہیں آتا، اگر آجائے تو عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے وضع ألاثاث فی الحجرۃ بلا ترتیب [سامان کمرے میں بلاترتیب رکھا گیا ہے]

نوٹ: اگر نفی جنس کے بعد اسم نکرہ اور اس کا دوسرے نکرہ کے ساتھ تکرار آجائے تو اس بغیر تنوین کے نصب اور تنوین کے ساتھ رفع دینا، دونوں جائز ہیں۔ جیسے لا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج اس کو لا رفث ولا فسوق پڑھنا بھی جائز ہے۔

نوٹ: لاحول ولا قوۃ میں پانچ وجہیں جائز ہیں، اگر پہلے اسم نکرہ کو فتحہ دیں تو دوسرے کو فتحہ، نصب اور رفع تینوں جائز ہیں۔ لاحول ولا قوۃ ، ولا قوۃ ، ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور اگر پہلے اسم کر رفع دیں تو دوسرے کو مفتوح اور مرفوع پڑھنا جائز ہے جیسے لاحول ولا قوۃ اور قوۃ

خود آزمائی

۱۔ کان، صار، امسی کسی معنی میں استعمال ہوتے ہیں؟

۲۔ مازال اور مادام میں کیسا ہے؟

۳۔ درج ذیل جملوں سے پہلے، افعال ناقصہ لگا کر اعراب لگائیں۔

اللہ غفور۔ الحاکم عادل ، الثوب نظیف ، الجو معتدل، المسلمون جائزون ، الکتاب رخیص ، التلملیذات مجتھدات المریضان صابران ، ابوک مخلص ، السارقون محبوسون، اخوک طیب ماھر ، الکفار فی جھنم۔

۴۔ درج ذیل عبارات سے افعال ناقصہ الگ کریں اور ان کے اسم اور خبر پہچانیں؛

فلاتک فی مریۃ منہ، اسکت مادام السکوت نافعا ، قد یضحی العبد سیدا ، انا لن ندخلھا ابد اما داموا فیھا ، الیس اللہ بکاف عبدہ ، الناس لیسوا سواء ، مازلنا ناظرین الی زھرۃ الورد، ما انفک الباطل مھزوما

۵۔ مادام التلمیذ یجتھد کو پورا جملہ بننے کے لئے کس چیز کی ضرورت ہے؟

۱۔ لعل اور لیت کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

۲۔ما کافہ سے کیا مراد ہے حروف مشبہ بالفعل کے بعد آکر کیا فائدہ دیتا ہے؟

۳۔ درج ذیل کلمات پر حروف مشبہ بالفعل داخل کرکے اعراب لگائیں

الدکتور حاذق، التلمیذ ناجح، البنت مسرورۃ،

الرجلان کریمان ، الغائبون حاضرون ، المسلمات مستورات فی جلابیبھن المصلی یذھب الی المسجد ،

المنادی بعید ، خلفہ باب

۴۔ درج ذیل فقرات میں حروف مشبہ بالفعل کے عمل نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟

۱۔	انما یعاقب المسی	۲۔	کانما القصر جمیل
۳۔	لعلما الصناعۃ ناھضۃ	۴۔	لیتما التلامیذ ناجحون

۵۔ درج ذیل فقرات کی ترکیب کریں:

۔ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾[23] اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾[24] اتمنی ان القمر طالع لاشک فی ان الادب واجب۔ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ[25]

۱۔ لانفی جنس اور لا مشابہ بلیس میں کیا فرق ہے؟

۲۔ لانفی جنس کے عمل کی کیا شرائط ہیں؟

۳۔ لانفی جنس کے اسم کی کتنی صورتیں ہیں؟

۴۔ درج ذیل فقرات میں لا نفی جنس کے اسم اور خبر کو پہچانیں:

لاعاقلین متشاتمان، لامتنافسین فی الخیر نادمون لاعمل خیر ضائع ، لاعاصیا اباہ موفق ، لافوارات فی البستان

۵۔ درج ذیل فقرات میں لا نفی جنس نے عمل کیوں نہیں کیا؟

لاتلمیذ غائبا بل تلمیذان	لا فی القصیدۃ ھجاء ولا مدیح
اشتریت الحصان بلا سرج	لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾[26]
لا المومنون قانطون	

---

[23] ۔ الغاشیہ: ۲۶-۲۵

[24] ۔ الزمر: ۵۳

[25] ۔ القصص: ۲۵

[26] ۔ الصفات ۴۷

یونٹ نمبر7

منصوبات-۱

فہرست

یونٹ کا تعارف

زیر نظر یونٹ میں آپ کو تفصیلی طور پر منصوبات کے بارے میں آگاہ کیا جائے گا منصوبات کی تعداد بارہ (12) ہے: مفعول مطلق، مفعول بہ ، مفعول لہ ، مفعول معہ، حال، تمییز، مستثنی،افعال ناقصہ کی خبر، حروف مشبہ بالفعل کا اسم،ماولا مشبھتان بلیس کی خبر،لائے نفی جنس کا اسم تفصیل اس میں آپ مذکورہ منصوبات کی تفصیل جاننے کے علاوہ ان کی اقسام اور چند ضروری احکام بھی جان سکیں گے۔ جو یقینی طور پر آپ کے لئے مفید ہوں گئے۔

یونٹ کے مقاصد

اُمید ہے کہ اس یونٹ کے پڑھنے کے بعد طلبہ ان شاءاللہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

۱۔مفاعیل خمسہ کے بارے میں تفصیل سے جان سکیں گے۔

۲۔حال اور ذوالحال کا تعارف اور ان کے احکام سے آگاہی ہو گی۔

۳۔ تمییز، مستثنی،افعال ناقصہ کی خبر کے بارے میں جان سکیں گے۔

۴۔حروف مشبہ بالفعل کا اسم،ماولا مشبھتان بلیس کی خبر اور لائے نفی جنس کے اسم کے بارے میں جان سکیں گے۔

منصوبات

منصوبات بارہ ہیں:

۱۔ مفعول مطلق ۲۔ مفعول بہ ۳۔ مفعول فیہ ۴۔ مفعول لہ ۵۔ مفعول معہ ۶۔ حال
۷۔ تمیز ۸۔ مستثنیٰ ۹۔ افعال ناقصہ کی خبر ۱۰۔ حروف مشبہ بالفعل کا اسم ۱۱۔ ماولا مشبھتان بلیس کی خبر ۱۲۔ لائے نفی جنس کا اسم

۱۔ مفعول مطلق

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو اپنے عامل کے معنی میں ہو جیسے ضربت ضربا۔ بالفاظ دیگر وہ مصدر منصوب ہے جو فعل مذکور کا مصدر ہو اور فعل مذکور ہی اسے نصب دے۔

جیسے کلم اللہ موسیٰ تکلیما میں تکلیما مفعول مطلق ہے۔

۱۔ امفعول مطلق کی پہلی تقسیم

مفعول مطلق کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مفعول مطلق لفظی ۲۔ مفعول مطلق معنوی

مفعول مطلق لفظی: وہ مفعول مطلق ہے جو اپنے عامل کے لفظ سے ہو جیسے جلست جلوسا

مفعول مطلق معنوی: وہ مفعلو مطلق ہے جو اپنے عامل کے لفظ سے نہ ہو جیسے قعدت جلوسا

۲۔ امفعول مطلق کی دوسری تقسیم

مفعول مطلق کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ تاکیدی ۲۔ عددی ۳۔ نوعی

مفعول مطلق تاکیدی: وہ مفعول مطلق ہے جو اپنے فعل کے معنی کی تاکید کرے جیسے جلست جلوسا

(میں واقعی بیٹھا)

مفعول مطلق عددی: وہ مفعول مطلق ہے جو اپنے فعل کے عدد کو بیان کرے جیسے جلست جلسة

(میں ایک بار بیٹھا)

مفعول مطلق نوعی۔ وہ مفعول مطلق ہے جو اپنے فعل کی نوعیت بیان کرے جیسے جلست جلسة الاُستاذ

(میں استاد کی طرح بیٹھا)

ذکر کرنے کی غرض

مفعول مطلق کو ذکر کرنے کے تین مقصد ہوتے ہیں۔

تاکید ۲۔ بیان نوع ۳۔ بیان عدد

۱۔ تاکید: اپنے ماقبل فعل کی تاکید کے لیے ذکر کیا جاتا ہے۔ اور مصدر کے الفاظ میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی بلکہ اپنے مشہور وزن پر آتا ہے ۔ جیسے لا عب الحسن ملا عبة (حسن خوب کھیلا) فرحت فرحا (میں واقعی خوش ہوا) ملاعبة اور فرحا مفعول مطلق ہیں۔

۲۔ بیان نوع: اپنے فعل کے واقع ہونے کی حالت اور نوعیت بیان کرنے کے لیے لایا جاتا ہے۔ جیسے وثب النّمِر وثوب الاسد (چیتا شیر کے جھپٹنے کی طرح جھپٹا) اور عموماً یہ فِعْلةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے جلس التلمیذُ جِلسةَ الأستاذ (طالب علم استاذ کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا) وثوبَ الاسد اور جلسةَ الأستاذ مفعول مطلق ہیں۔

۳۔ بیان عدد: اپنے فعل کے واقع ہونے کی تعداد بیان کرنے کے لیے لایا جاتا ہے۔ اور عموماً فَعْلةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے أکل عليٌّ أکلتین (علی نے دو دفعہ کھانا کھایا)، جلستُ جَلسةً (میں ایک دفعہ بیٹھا) أکلتین اور جَلْسَةً مفعول مطلق ہیں۔

جب قرینہ پایا جائے تو مفعول مطلق سے پہلے فعل حذف ہو جاتا ہے۔ کبھی اس کا فعل وجوباً حذف ہوتا ہے اور کبھی جوازاً۔ اس کے وجوب حذف کی مثال۔ جیسے قیاماً ولاقعودا اصل میں قم قیاما ولا تقعد قعودا تھا۔ فاما منا و امافداء اصل میں فإمّا تمنون منا وإمّا تفدون فداء تھا۔ اسی طرح سبحان اللہ، معاذ اللہ، رغبا، سقیا وغیرہ سے پہلے فعل کا حذف کرنا واجب ہے۔

فعل کے جواز حذف کی مثال، جیسے باہر سے آنے والے کو خیر مقدم کہا جأے تو اس سے پہلے فعل کا حذف کرنا جائز ہے۔ اصل میں قدمت قدوما خیر مقدم تھا[1]

---

[1] ۔ ناءب مفعول مطلق۔ وہ اسماء جو مصدر تو نہیں مگر مفعول مطلق کے قائم مقام استعمال ہوتے ہیں اور انہیں نصب دی جاتی ہے، یہ یہیں۔ مرادف، صفت، دعدد، آلہ، کل، بعض وغیرہ اور اسمأے اشارہ مرادف۔ اس سے مراد وہ مصدر ہے، جو مفعول مطلق کا ہم معنٰی ہو اور اس کی جگہ آجاءے۔ جیسے اقررت بذنبی اعترافا، قعدت جلوساً

صفت۔ وہ اسم، جو اپنے سے پہلے فعل کے مصدر کی صفت بنے۔ جیسے جری التلمید سریعا اصل میں جریا سریعا تھا۔

۲۔ مفعول بہ

وہ اسم ہے جس پر فاعل واقع ہے جیسے نصرت بکرا (میں نے بکری کی مدد کی) بالفاظ دیگر وہ اسم منصوب ہے، جس پر فاعل اپنا فعل واقع کرے اور فعل متعدی اسے نصب دے۔ جیسے شد التلمیذ الحبل [طالب علم نے رسی باندھی] یہ کبھی فعل سے اور کبھی فاعل سے بھی پہلے آجاتا ہے۔ جیسے الدرس حفظت ، قطع الحبل الولد۔ ان مثالوں میں الحبل اور الدرس مفعول بہ ہیں۔ جو فعل اور فاعل سے پہلے آئے ہیں۔

۱۔۲ مفعول بہ کے احکام

مفعول بہ اگرچہ فاعل کے بعد آتا ہے ، مگر درج ذیل صورتوں میں اسے فاعل سے مقدم کرنا ضروری ہے۔

۱۔ جب فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر متصل ہو، جو مفعول بہ کی طرف لوٹے۔ جیسے اکرم الاستاذ تلمیذُہ [استاد کی اس کی شاگرد نے عزت کی]

۲۔ جب مفعول بہ ضمیر منصوب متصل ہو۔ جیسے أکرمنی الأمیرُ[امیر نے میری عزت کی]

۳۔ مفعول بہ ایسا کلمہ ہو، جس کا ابتدائے کلام میں آنا ضروری ہو۔ جیسے من أخذت [تونے کس کو پکڑا،] کم کتاباقراءت [تونے کتنی کتابیں پڑھیں ؟] ان مثالوں میں من اور کم کتابامفعول بہ ہیں۔

۳۔ مفعول فیہ

مفعول فیہ وہ اسم ہے جو فعل واقع ہونے کی جگہ یا وقت بتائے جیسے خرجت یوم الجمعۃ ، قمت خلفک مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔ بالفاظ دیگر مفعول فیہ وہ اسم منصوب ہے، جو اس زمان یا مکان پر دلالت کرے ،

عدد۔ مصدر کی بجاے اسماے اعداد ذکر کر لیئے جائیں۔ جیسے ضربت زید ثلاثا

آلہ۔۔ وہ اسم ہے جس مذکور فعل صادر ہو۔ جیسے ضرب اللاعب الکرۃ قدما

کل اور بعض۔ جب مذکور فعل کے مصدر کی طرف مضاف ہوں۔ جیسے جد الطالب کلّ الجد یا بعض الجدّ

اشارۃ۔ جس کا مشار الیہ مذکور فعل کا مصدر ہو جیسے احسن العامل ھذا الاحسان

نوٹ۔ مذکورہ بالا اسماء کے علاوہ اور بھی چند اسماء ہیں۔ جو مفعول مطلق کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ مثلا القرفصاء اور وہ ضمیر، جس کا مرجع فعل مذکور کا مصدر ہو۔ جیسے جاملتک مجاملۃ لا اجاملھاً احدا۔

جس میں فعل واقع ہوتا ہے، اسے ظرف بھی کہتے ہیں۔اس کی دو قسمیں ہیں

۱۔ظرف زمان ۲۔ظرف مکان

۱۔ظرف زمان: وہ اسم ظرف ہے جو ایسے زمانہ پر دلالت کرے، جس میں فعل واقع ہو۔ جیسے حفظت درسا صباحا، جئت یوم الجمعة، ان مثالوں میں صباحا اور یوم الجمة مفعول فیہ ہیں۔

۲۔ظرف مکان: وہ اسم ظرف ہے، جو ایسی جگہ پر دلالت کرے، جس میں فعل واقع ہو۔ جیسے وقفت أمام المرآة(میں شیشے کے سامنے کھڑا ہوا)جلست الھرة تحت المائدة(بلی دستر خوان کے نیچے بیٹھی)

۱۔۳اقسام

ظرف زمان کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔غیر محدود زمانہ ۲۔محدود زمانہ

غیر محدود زمانہ۔جس کی حد متعین نہ ہو۔ جیسے دھر (زمانہ)حین(جب)

محدود زمانہ۔جس کی حد متعین ہو۔ جیسے یوم (دن)لیلة(رات)

ظرف زمان، خواہ محدود ہو یا غیر محدود، دونوں فی حرف جر کے حذف کے ساتھ منصوب ہوتے ہیں۔ جیسے مکثت فی المدرسة شھرا (میں مدرسہ میں ایک ماہ تک ٹھرا رہا) قمت دھرا (میں ایک زمانہ کھڑا رہا) یہ دراصل فی شھر اور فی دھر تھے۔

ظرف مکان کی بھی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ محدود جیسے السوق(بازار)فوق(اوپر)أمام(سامنے)

ظرف مکان غیر محدود میں فی کا حذف کرنا ضروری ہے۔ جیسے وقفت أمام المرآة، طارت الحمامة فوق رووسنا

ظرف مکان محدود میں فی کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جیسے مشیت فی السوق جلست فی الدار

مگر دخل کے بعد فی کا ذکر نہ کرنا بھی جائز ہے-دخلت المسجد لتدخلن المسجد الحرام

عامل کا حذف

جب قرینہ پایا جائے تو مفعول فیہ کے عامل کو کبھی جواز حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے کوئی کہے متی جئت (تو کب آیا) تو اس کا جواب صرف یوم الجمعة سے دیا جا سکتا ہے جو اصل میں جءت یوم الجمعة ہے۔

اور کبھی اس کا عامل وجوبا حذف ہوتا ہے، جب کہ ظرف، حال، صفت، صلہ یا خبر واقع ہو، جیسے مررت

بزيد عندک ، ومررت برجل عندک اصل میں بزيد مستقرا عندک اور برجل مستقر عندک تھے۔

۴۔ مفعول لہ

مفعول لہ وہ مصدر منصوب ہے، جو اپنے ماقبل فعل کا سبب اور علت بیان کرنے کے لیے ذکر کیا جاتا ہے اور اسے مفعول لاٗجله بھی کہتے ہیں۔ جیسے وقفت احتراما للمعلم (میں استاد کے احترام کیلیے کھڑا ہوا) تنزهت طلب الراحة (میں نے آرام حاصل کرنے کے لیے سیر کی)

ان مثالوں میں احتراما للمعلم اور طلب الراحة مفعول لہ ہیں

نوٹ؛ مفعول لہ ماقبل فعل کے متعلق سوال کا جواب ہوتا ہے۔

۵۔ مفعول معہ

وہ اسم ہے جو واو بمعنی مع کے بعد واقع ہوتا کہ اس چیز کو بتائے جس کے ساتھ فعل کا وقوع ہوا ہو جیسے سرت والطريق (میں راستے کے ساتھ ساتھ چلا) أكلت وزيدا (میں نے زید کے ساتھ کھایا) بالفاظ دیگر یہ وہ اسم منصوب ہے، جو ایسی واو کے بعد آئے، جو مصاحبت اور معیت کا معنی دے۔ جیسے سار القطار وطلوع الشمس (گاڑی سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ چلی) حضر محمد وغروب الشمس (محمد غروب شمس کے ساتھ حاضر ہوا)

خود آزمائی

۱۔ مفعول بہ کو کن صورتوں میں فاعل سے پہلے ذکر کرنا واجب ہے؟

۲۔ درج ذیل فقرات میں سے فاعل اور مفعول بہ پہچانیں:

۱۔ مزق الغُلام الورق ۲-صنع النجار كرسيا

۳۔ رمى الشبكة الصياد ۴-أبصر الرجل الهلال

۵۔ قطع الولد الغصن ۶-الفول أكل الحمار

۳۔ فعل کتنے اسماء کو نصب دیتا ہے؟

۴۔ کلام میں مفعول مطلق کیوں ذکر کیا جاتا ہے؟

۵۔ سبحان الله ، معاذ الله ، فداء خیر مقدم سے پہلے فعل کا حذف کرنا واجب یا جائز؟

۶۔ مفعول فیہ کو ظرف کیوں کہتے ہیں اور طرف کی کتنی قسمیں ہیں؟

۷۔ کیا مفعول فیہ کا عامل حذف کرنا جائز ہے؟ اس کی کتنی صورتیں ہیں؟

۸۔ مفعول مطلق اور مفعول لہ، میں کیا فرق ہے؟

۹۔ درج ذیل فقرات میں سے مفاعیل خمسہ الگ الگ کریں۔

۱-یقبض النهر فیضانا ۲-یصید الثعلب دجاجة

۳-سجد المصلی اربعا ۴-تلا القاری القرأن احسن القراءة

۵-قرا محمد و المصباح ٦-نام الکلب خلف الباب

۷-مشینا و الظلام ۸-رمی الصیاد الطیر سهما

۹-صفحت عن السفیه حلما

۱۰-نکبهم الدهر نکبتین

۱۱-ابتعدت عن الاسد خوفا منه

۱۲-مزق الغلام الورق

۱۳-توقد المصابیح لیلا

۱۴-جری علی میلا

٦۔ حال

اس کا لغوی معنیٰ اچھی یا بری حالت ہے، اور نحویوں کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ اسم منصوب ہے، جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی حالت فاعلی یا مفعولی بیان کرے، جس کی حالت بیان کی جائے (فاعل، مفعول بہ) اسے ذوالحال (صاحب حال) کہتے ہیں۔ جیسے عاد الجیش ظافرا (لشکر اس حال میں لوٹا کہ کامیاب ہے) رکبت البحر ھاءجا (میں سمندر میں سوار ہوا اس حال میں کہ وہ موجیں مارنے والا تھا) نصحنی والدی جالسین (مجھے میرے والد نے اس حال میں نصیحت کی کہ ہم دونوں بیٹھے ہوئے تھے)

ان مثالوں میں ظافرا، ھائجا اور جالسین حال ہیں اور الجیش، البحر، والدی، اور نی بالترتیب ذوالحال ہیں۔

١۔٦ حال کے اوصاف واحکام

١۔ حال عموماً اسم مشتق ہوتا ہے۔ جیسے مذکورہ مثالیں، مگر کبھی اسم جامد بھی آجاتا ہے۔ جیسے کرالشجاع أسدًا (بہادر نے شیر کی طرح حملہ کیا)

٢۔ حال عموماً مفرد ہوتا ہے مگر کبھی جملہ بھی آجاتا ہے۔ جب حال جملہ ہوتا ہے تو اس وقت حال اور ذول الحال میں تعلق قائم کرنے کے لیے ایک واسطہ ی ارابطہ ہوتا ہے اور یہ واو یا ضمیر یا دونوں ہو سکتے ہیں۔ جیسے لا تاکل الطعام وھو بارد (تو کھانا نہ کھا اس حال میں کہ وہ ٹھنڈا ہو) اس میں واو اور ضمیر دونوں رابطہ ہیں۔ کنت نبیا وأدم بین الماء والطین (میں نبی تھا اس حال میں کہ آدم ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے) رجع القائد ھو منصور۔ ان دونوں مثال میں بالترتیب رابطہ صرف واو اور ضمیر ہے۔

٣۔ حال کبھی جملہ اسمیہ ہوتا ہے۔ جیسے رجع القائد وھو منصور (سپہ سالا اس حال میں لوٹا کہ وہ مدد کیا ہوا ہے) اور کبھی جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ اگر حال فعل ماضی ہو تو اس سے پہلے لفظ قد کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے غاب اخوک وقد حضر والدہ حال ہے۔ اور أخوک ذوالحال ہے اور اگر حال فعل مضارع ہو اور مثبت ہو تو اس میں صرف ضمیر کافی ہے جیسے ذھب الجانی یرکب (مجرم گیا اس حال میں کہ وہ سوار ہے) اس مثال میں یرکب حال ہے اور اس میں ھو ضمیر الجانی ذوالحال کی طرف راجع ہے۔

٤۔ کبھی حال شبہ جملہ بھی ہوتا، شبہ جملہ سے مراد ظرف اور جار مجرور ہے۔ جیسے طلع البدر بین السحاب، البدر

سے حال ہے۔ لقیت الأستاذ فی المدرسة (میں استاذ سے ملا اس حال میں کہ وہ مدرسہ میں تھا) اس مثال میں فی المدرسة ، الأستاذ سے حال ہے۔

۵۔ حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال اکثر معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے، اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو ذوالحال سے پہلے ذکر نا ضروری ہوتا ہے جیسے جاءنی راکبا رجل اس میں راکبا حال اور رجل اسم نکرہ ، ذوالحال ہے۔

حال واحد، تثنیہ اور جمع ہونے میں ذوالحال کے مطابق ہوتا ہے۔ بشرطیکہ حال مفرد ہو، جملہ نہ ہو اور اگر حال جملہ ہو تو اس جملہ میں رابطہ کو ہونا ضروری ہے۔

نوٹ۔ جب جملہ درمیان کلام یا اخیر کلام میں معرفہ کے بعد واقع ہو تو وہ حال ہوا کرتا ہے۔

جیسے رجع القاعد ھو منصور ، القائد ذوالحال اور ھو منصور حال ہے۔ اور اگر اسم نکرہ کے بعد واقع ہو تو صفت بنتا ہے۔ کیونکہ جملہ ، نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے جیسے رجع قائد ھو منصور ، قائد موصوف ھو منصور صفت ہے۔

خود آزمائی

ا۔ نیچے دیئے گئے فقرات میں حال اور ذوالحال کو بیان کریں اور یہ بھی بتائیں کہ ان کے درمیان رابطہ کیا ہے؟

۱-اقبل المظلوم باکیا ۲-رکبت السفینة والنسیم علیل

۳-یعجبنی الغنی متواضعا ۴-جلس المذنب یخاف

۵-انظر الی السماء ممطرة ٦-ابصرت الخطیب فوق المنبر

۷-ذھب المجرم وقد حرسه الجنود

۲۔ ذیل کے جملوں کی ترکیب نحوی کریں۔

۱۔ أَتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿۱۲﴾ ۲۔ جَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۴﴾[2]

۳۔ لاتاکلوا الفواکہ وھی فجة ۴-یموت المومن وقلبه مطمن

۵۔ یموت الکافر یلومه قلبه

۳۔ حال کی مختلف اقسام بتاو؟

---

[2] ۔ یوسف ۱٦

۷۔ تمییز

تمییز کا لغوی معنیٰ دور کرنا اور اٹھانا ہے اور اصطلاح میں وہ اسم نکرہ ہے جو کسی مبہم اور پوشیدہ چیز کے بعد آئے اور اس کے ابہام اور پوشیدگی کو دور کرے، جس سے ابہام دور کیا جائے اسے ممیّز اور جو دور کرے اسے تمییز کہتے ہیں۔

۱۔۷ اقسام

ممیّز کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔مفرد(ممیّز ملفوظ) ۲۔نسبت(ممیّز ملحوظ)

۱۔ مفرد۔ ممیّز مفرد سے مراد یہ ہے کہ مرکب نہ ہو اور اس کی ذات میں ابہام ہو۔ یہ کبھی مختلف مقادیر پر دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی غیر مقادیر پر دلات کرتا ہے، مقادیر جیسے وزن، کیل، مساحت اور اسم عدد اور غیر مقادیر جیسے خاتم (انگوٹھی)، سوار (کنگن)

خلخال (پازیب) وغیرہ، انہیں ممیّز ملفوظ کہتے ہیں۔

اعراب ممیّز ملفوظ کی تمییز کبھی منصوب ہوتی ہے۔ کبھی مجرور باضافت اور کبھی مجرور بمن ہوتی ہے جیسے وزن کی مثال، عندی حفنۃ شعیرا، حفنۃ شعیر، حفنۃ من شعیر، مساحت(ناپ) کی مثال عندی شبر أرضا، شبر أرض، شبر من أرض

نوٹ۔ ان مثالوں میں رطل[3] حفنۃ[4] شبر[5] ممیّز، زیت اور شعیر اور ارض تمییز ہیں۔

۲۔نسبت۔ ممیّز نسبت سے مراد یہ ہے کہ ابہام اس کی ذات میں نہ ہو بلکہ اس کی نسبت میں ہو۔ اس کا کلام میں تلفظ نہیں کیا جاتا بلکہ کلام کے سیاق و سباق سے سمجھا جاتا ہے۔حسن العلام وجھا(غلام از روئے چہرہ کے خوبصورت ہے) اس مثال میں غلامی کی طرف جو حسن کی نسبت ہے اس میں ابہام ہے جس کو ''وجھا'' نے دور کیا۔ اسے ممیّز ملحوظ بھی کہتے ہیں۔

اعراب: ممیّز ملحوظ کی تمییز ہمیشہ منصوب ہوتی ہے۔ جیسے فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا[6] فاض القلب سرورا۔ ان مثالوں میں

---

[3] ۔ آدھ سیر

[4] ۔ مٹھی برابر

[5] ۔ بالشت

[6] ۔ القمر ۱۲

عیونا اور سرورا تمییز ہیں اور الأرض اور القلب کی طرف جو نسبت ہے وہ ممیّز ہے۔

فائدہ: تمییز عن المفرد دو چیزوں سے ابہام دور کرتی ہے۔

۱۔ عدد سے جیسے عندی ثلاثون کتابا

۲۔ وزن سے جیسے عندی من سمنا

۳۔ کیل سے جیسے عندی قفیز برا

۴۔ ذراع سے جیسے عندی ذراع ثوبا

۵۔ مساحت (پیمائش) سے جیسے مافی السماء قدرراحة سحابا

(۲) غیر مقدار سے جیسے ھذا خاتم حدیدا

تمییز عن النسبة: وہ تمییز ہے جو کسی نسبت سے ابہام دور کرے جیسے طاب زید علما (زید علم کے اعتبار سے اچھا ہے) زید کی طرف اچھائی کی نسبت میں ابہام تھا کہ وہ کس اعتبار سے اچھا ہے علما (تمییز) نے اس ابہام کو دور کر دیا۔

۲۔۷ تمییز کے احکام

۱۔ تمییز ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے جیسے عندی عشرون درھما

۲۔ تمییز اکثر اسم جامد ہوتی ہے جیسے ھذا خاتم حدیدا

۳۔ تمییز کو اپنے عامل پر مقدم کرنا جائز نہیں [7]

---

[7] ۔ تمیز اور حال کا فرق۔ حال اور تمیز میں چار فرق ہیں۔

۱۔ تمیز ہمیشہ مفرد ہوتی ہے جب کہ حال مفرد اور جملہ دونوں ہو سکتا ہے۔

۲۔ تمیز ذات یا نسبت سے ابہام دور کرتی ہے جب کہ حال حالت بیان کرتا ہے

۳۔ تمیز اکثر جامد ہوتی ہے۔ جب کہ حال اکثر مشتق ہوتا ہے۔

۴۔ تمیز اپنے عامل سے پہلے نہیں آتی جب کہ حال عامل سے پہلے آ سکتا ہے

خود آزمائی

١۔ مفرد ممیّز سے کیا مراد ہے؟

٢۔ ممیّز ملفوظ اور ممیّز ملحوظ میں کیا فرق ہے؟

٣۔ ممیّز ملفظ کی تمییز کا اعراب کیا ہے؟

۴۔ درج ذیل فقرات میں وزن، کیل اور مساحت کی تمییز الگ کریں۔

١- مثقال ذهبا أرفع قيمة من رطل نحاسا

٢- سقيت كو لبن

٣- ما اشتريت شبرا من ارض

۴- زكوة الفطر صاع شعيرا او نصف صاع قمحا

۵- عندی ذراعان من حرير وثلثة ازرع من ثوب

۵۔ درج ذیل مثالوں کی ترکیب نحوی بیان کریں

١- أيهم أقرب لكم نفعا

٢- وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾[8]

٣- فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضْعَفُ جُنْدًا ﴿۷۵﴾[9]

۴- زرعت فدانا ارزا

8- طہ۔ ۱۱۴

9- مریم ۷۵

۸۔ مستثنیٰ

مستثنی استثناء سے ہے اور استثناء کا معنی الگ کرنا اور خارج کرنا ہے، اصطلاح میں اس مراد وہ چیز ہے، جسے خارج کیا جائے اسے مستثنیٰ اور جس سے الگ کیا جائے اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔ جس حرف کے ساتھ الگ کیا جائے ، اسے حرف استثناء کہتے ہیں۔ جیسے نجح التلامیذ إلا واحداً ، التلامیذ مستثنیی منہ إلا حرف استثناءاور واحدا مستثنیٰ ہے ۔ ایسے ہی ما غاب التلامیذ عن الدرس إلا واحدا کلمات استثناء یہ ہے ۔ الا ، غیر ، سوٰی ، خلا ، عدا، حاشا، ماخلا، ماغدا، لیس ، لایکون

کلمات استثناء

١-إلا ٢-خلا ٣-عدا ۴-ماخلا ۵-ماعدا ٦-لیس

٧-لایکون ٨-حاشا ٩-غیر ١٠-سوی ١١-سواء

۱۔۸ اقسام

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔ ا۔ متصل ۲۔ منقطع

ا۔ متصل۔ وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو اور حرف استثناء کے ساتھ ماقبل کے حکم سے خارج کر دیا جائے ، جیسے مذکورہ مثال میں واحدا، التلامیذ کی جنس سے تھا جو حکم التلامیذ پر تھا اس سے إلا کے ساتھ خارج کر دیا گیا۔

۲۔ منقطع ۔ وہ مستثنی ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو ، جیسے اشتریت الافراس الاحمارا (میں نے گھوڑے خریدے سواءے گدھے کے) حمار مستثنیٰ ہے جو إلافراس مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہیں ہے۔

نوٹ ۔ جس کلام میں استثناء ہو، اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔

ا۔ موجب (مثبت) ۲۔ غیر موجب (منفی)

ا۔ موجب : وہ کلام ہے ، جس میں نفی ، نہی اور استفہام انکاری نہ جیسے هجم الافواج الا جندیا (فوجوں نے حملہ کیا سواءے ایک سپاہی کے)

۲۔ غیر موجب : وہ کلام ہے، جس میں نفی ، نہی اور استفہام انکاری ہو جیسے ماھرب الافواج الا جندیا (فوجیں بھاگی نہیں سوائے ایک سپاہی کے)

اعراب۔ مستثنیٰ کے اعراب کی چار صورتیں ہیں۔

۱۔ منصوب ۲۔ منصوب اور عامل کے مطابق اعراب

۳۔ عامل کے مطابق اعراب ۴۔ مجرور

۱۔ منصوب۔ مستثنیٰ منصوب کی درج ذیل صورتیں ہیں۔

۱۔ مستثنیٰ منقطع جب إلا کے بعد واقع ہو خواہ کلام موجب میں ہو یا غیر موجب میں ۔ جیسے جاءني القوم إلا حمارا،

ماجاءنی القوم إلاحمارا، حمارا مستثنی منقطع منصوب ہے۔

۲۔ جب مستثنیٰ متصل الا کے بعد آئے اور کلام موجب میں ہو۔ جیسے حضر الاصدقاء الا علیا

۳۔ جب مستثنی متصل یا منقطع ، کلام موجب یا غیر موجب میں جب مستثنیٰ منہ سے پہلے آجائے۔ جیسے حضر إلا علیا

الاصدقاء ، ماجاءنی إلاحمارا القوم ان مثالوں میں علیا اور حمارا مستثنیٰ منصوب ہیں۔

۴۔ جب مستثنیٰ ما خلا ، ما عدا ، لیس اور لا یکون کے بعد آئے ۔ جیسے هجم الأفواج ماخلا یا ماعدا جندیا۔ دوسری

مثال فر الجنود لا یکون قائدا اور لیس قائداً۔ ان مثالوں میں جندیا اور قائداً مستثنیٰ منصوب ہیں۔

۵۔ جب یہ خلا اور عدا کے بعد آئے تو یہ عموماً منصوب ہوتا ہے۔ جیسے جاءنی الفوج عدا او خلا جندیا

نوٹ۔ ماعدا ، ما خلا ، عدا اور خلا کے بعد مستثنیٰ مفعول بہ کی حثیت سے منصوب ہوتا ہے ، کیونکہ یہ فعل ہیں ، ان

کا فاعل ہمیشہ ضمیر ہوتی ہے ، لیس اور لا یکون کے بعد مستثنیٰ خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے اور ان کا اسم بھی

ضمیر مستتر ہوتی ہے۔ نیز یہ افعال اپنے مفعول بہ اور خبر سے مل کر مستثنیٰ منہ سے حال بنتے ہیں۔ اور مستثنیٰ منہ

ذوالحال ہوتا ہے۔

۲۔ منصوب اور عامل کے مطابق اعراب کی صورت۔ اگر کلام غیر موجب ہو ، مستثنیٰ متصل إلا کے بعد واقع ہو نیز

مستثنیٰ منہ مذکور بھی ہو تو مستثنیٰ کو منصوب پڑھنا اور مستثنیٰ منہ کے مطابق اعراب دینا ، دونوں جائز ہیں۔ اس کو

مستثنیٰ غیر مفرغ (جس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہو) بھی کہتے ہیں۔ جیسے مأ اثمرت الأشجار إلا شجرة (درخت پھل

نہیں لائے سوائے ایک درخت کے) دوسری مثال ما سلمت علی القادمین إلا الاول (میں آنے والوں کو سلام نہیں

کیا مگر پہلے کو) ، ان مثالوں میں شجرۃ اور الاول کو مستثنی منہ کے مطابق پڑھنا بھی جائز ہے۔

۳۔ عامل کے مطابق اعراب کی صورت ۔ اگر کلام غیر موجب [منفی] ہو اور مستثنیٰ منہ مذکورہ نہ ہو تو مستثنیٰ بالا

اعراب مستثنیٰ منہ محذوف ہے تو مستثنیٰ بھی منصوب یا مجرور ہوگا۔ اس کو مستثنیٰ مفرغ (جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو) بھی کہتے ہیں۔ جیسے لا یھلک الا الفاسق (سوائے فاسق کے کوئی ہلاک نہیں ہوگا)۔ دوسری مثال ما صحبت إلا الأ خیار (میں نے نیکوں کے سوا کسی کی مصاحبت نہیں کی)۔ تیسری مثال لا تسود الأقوام إلا بالأخلاق (قومیں اخلاق کے ساتھ ہی سردار بنتی ہیں) پہلی مثال میں احد فاعل، دوسری مثال میں احدا، مفعول، تیسری مثال میں بشئ مجرور مستثنیٰ منہ محذوف ہیں اس لیے الفاسق، الأخیار اور بالأخلاق مرفوع، منصوب اور مجرور ہیں۔

۴۔ مجرور کی صورت۔ ا۔ اگر مستثنیٰ لفظ غیر اور سوی کے بعد واقع ہو تو مضاف الیہ ہونے کے اعتبار سے مجرور ہوگا۔ جیسے صام الغُلام رمضان غیر یوم او سوی یوم (غلام نے ایک دن کے سوا رمضان کے روزے رکھے) دوسری مثال ما عاد اللمریض عاءۃ غیر سعید او سوی سعید (سعید کے سوا مریض کی کسی نے بیماری پرسی نہیں کی)۔

۲۔ حاشا کے بعد اکثر عدا وخلا کے بعد کبھی کبھی مستثنی مجرور ہوتا ہے۔ اس وقت یہ حرف جر ہوتے ہیں۔ جیسے قطفت الأزھار خلا الورد او عدا الورد او حاشا الورد

نوٹ۔ غیر اور سویٰ کے اعراب کی وہی صوتیں ہیں جو إلا کے بعد مستثنی کی ہیں۔ کبھی منصوب اور کبھی عامل کے مطابق۔

غیر کا لفظ اگرچہ صفت کا معنیٰ ادا کرنے کے لیے بنایا گیا ہے، مگر کبھی استثناء کے لیے بھی آتا ہے جیسے اوپر مذکور ہوا اور اسی طرح لفظ إلا استثناء کے لیے بنایا گیا ہے مگر کبھی غیر کا معنیٰ بھی دیتا ہے جیسے لَوۡ كَانَ فِيۡهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا[10] اصل میں غیر اللہ ہے۔ اسی طرح لا إلہ إلا اللہ اصل میں لا إلہ غیر اللہ موجود ہے۔

۹۔ افعال ناقصہ کی خبر

افعال ناقصہ کی خبر۔ وہ لفظ ہے جو ان افعال کے داخل ہونے کے بعد مسند بنے جیسے کان زید قائماً میں قائماً

افعال ناقصہ کی خبر کا حکم

افعال ناقصہ کی خبر کا حکم مفرد، جملہ، نکرہ اور معرفہ ہونے میں مبتداء کی خبر کی طرح ہے

10 ۔ الانبیاء 22

۱۰۔ حروف مشبہ بالفعل کا اسم

حروف مشبہ بالفعل کا اسم۔ وہ اسم ہے جو ان حروف کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ بنے جیسے ان زیدا قائم میں زیدا

۱۱۔ ماولا مشبھتان بلیس کی خبر

وہ لفظ ہے جو ماولا کے داخل ہونے کے بعد مسند بنے جیسے ما زید قائما میں قائما، لا رجل افضل منک میں افضل

۱۲۔ لاء نفی جنس کا اسم

لاء نفی جنس کا اسم۔ وہ اسم ہے جو لاء نفی جنس کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ بنے جیسے لا غلام رجل مطیع

لاء نفی جنس کے اسم کا حکم

لاء نفی جنس کے اسم کی چار صورتیں ہیں۔

۱۔ اگر لا نفی جنس کا اسم نکرہ مضاف یا مشابہ مضاف ہو اور لاء کے بعد متصل آیا ہو تو منصوب ہوگا جیسے لا غلام رجل فی الدار، لا عشرین درھما فی الکیس (تھیلی)

۲۔ اگر لا نفی جنس کا اسم نکرہ مفردہ ہو یعنی مضاف یا مشابہ مضاف نہ تو مبنی برعلامت نصب ہوگا جیسے لا رجل فی الدار، لا رجلین فی الدار، لا مسلمین فی الدار

۳۔ اگر لا نفی جنس کا اسم نکرہ مفردہ ہو یا نکرہ ہو لیکن لا اور اسم کے درمیان فاصلہ ہو تو مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا جیسے لا زید فی الدار ولا عمرو، لا فی الدار رجل ولا إمراۃ

فایدہ۔ اس تیسری صورت میں لا کا دوسرے اسم کے ساتھ تکرار ضروری ہے۔

۴۔ اگر لا کا اسم نکرہ ہو اور لا اور اسم کے درمیان فاصلہ نہ ہو اور لا اپنے اسم کے ساتھ بطور عطف مکرر ہو جیسے لاحول ولاقوۃ الاباللہ (طاقت وقدرت صرف اللہ ہی کی مدد سے ہے)

تو لا کے اسم میں پانچ صورتیں ہیں۔

۱۔ دونوں لا کے اسم مبنی پر فتحہ ہوں لاحول ولاقوۃ الاباللہ

۲۔ دونوں اسم مرفوع ہوں لاحول ولاقوۃ الاباللہ

۳۔ پہلے لا کا اسم مبنی بر فتحہ ہو اور دوسرے لا کا اسم منصوب ہو لاحول ولاقوۃ الاباللہ

۴۔ پہلے لا کا اسم مبنی بر فتحہ ہو اور دوسرے لا اسم مرفوع ہو لاحول ولاقوۃ الاباللہ

۵۔ پہلے لا کا اسم مرفوع ہو اور دوسرے کا اسم مبنی بر فتحہ ہو لاحول ولاقوہ الاباللہ[11]

خود آزمائی

۱۔ کلام موجب اور غیر موجب میں کیا فرق ہے؟

۲۔ غیر اور سویٰ کے بعد مستثنیٰ کا اعراب کیا ہوتا ہے، اور ان کا اپنا اعراب کیا ہوتا ہے؟

۳۔ مستثنیٰ متصل کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

۴۔ مستثنیٰ مفرغ اور غیر مفرغ میں کیا فرق ہے؟

۵۔ درج ذیل فقرات میں إلا کی جگہ غیر اور عدا کا لفظ رکھیں اور اعراب لگائیں۔

۱۔ مادادمن سفرۂ الا أخوک ۲-مافاز التلامیذ إلا الأذکیاء

۳۔ لاتصاحب الا الاخیار ۴-مافاز الا المجدون

۵۔ لایکسب ثقة الجمهور الا المخلص

۶۔ درج ذیل فقرات کی ترکیب نحوی کریں۔

۱-عاد المسافرون عدا اخیک ۲-ماقبلت ید احد غیر والدی

۳-ومایعقلها الا العالمون ۴-قطفت الأزهار ما خلا الورد

۷۔ درج ذیل فقرات میں مستثنیٰ اور مستثنیٰ منه الگ الگ کریں۔

۱-لبثت فیهم ألف سنة إلا خمسین عاما

۲-لکل داء دواء إلا الموت ۳-لاتظهر الکواکب إلا لنیرین

۴-الا کل شی ما خلا الله باطل و کل نعیم لا محالة زائل

۵-لایقع الحال معرفة ولا اسما جامدا إلا فی بعض الامثلة

---

[11] ۔لاحول ولاقوۃ الاباللہ کی ترکیب۔ اس مثال کی تقدیر ہے لاحول موجود الا باللہ ولاقوۃ موجودہ الا باللہ لا نفی جنس، حول مبنی بر فتحہ لا کا اسم، موجود خبر ہے لا کی، الا حرف استثناء باللہ جار و مجرور مل کر متعلق ہیں موجود خبر کے ساتھ۔ واو حرف عطف، لا نفی جنس، قوہ مبنی بر فتحہ لا کا اسم، مودۃ خبر ہے لا کی، الا حرف استثناء، باللہ جار و مجرور مل کر متعلق ہیں موجودۃ خبر کے ساتھ۔

یونٹ نمبر8

منصوبات-۲

فہرست

یونٹ کا تعارف

زیر نظر یونٹ میں آپ کو تفصیلی طور پر منادی اور اس کے اعراب و بناء کی صورتیں تفصیل کے ساتھ بیان کی جائیں گی۔اس کے علاوہ اسماءاعداد کے بارے میں بیان کیا جائے گا۔اکثر طلبہ اعداد کی تمیز میں اعراب میں غلطیاں کرتے ہیں جس کی کوشش کی گئی ہے کہ اعداد اور اس کی تمیز کے بارے میں مکمل احاطہ طور پر کیا جائے گا تا کہ غلطی کا امکان کم سے کم ہو نیز اس یونٹ میں افعال قلوب اور افعال ورجاء پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔

یونٹ کے مقاصد

اُمید ہے کہ طلبہ کرام اس یونٹ کے پڑھنے کے بعد اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

۱—منادی کی تعریف اور اس کی اقسام کے بارے میں جان سکیں گے۔

۲—اعداد اور معدود کے اعراب کے بارے میں جان سکیں گے۔

۳—افعال قلوب اور ان کا عمل جان سکیں گے۔

۴—افعال شروع ورجاء کے بارے میں جان سکیں گے۔

ا۔ منادیٰ[1]

منادی وہ اسم ہے جس کو حرف نداء کے ذریعے اپنی طرف متوجہ کیا جائے جیسے یازید (اے زید)

حروف نداء پانچ ہیں۔

۱-یا ۲-ایا ۳-ھیا ۴-ای ۵-ہمزہ مفتوحہ

ان میں سے ای اور ہمزہ مفتوحہ منادیٰ قریب کے لیے استعمال ہوتے ہیں ایا اورھیا منادیٰ بعید کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور یاقریب وبعید دونوں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

فائدہ: بعض اوقات یا حرف نداء کو حذف کیا جاتاہے جیسے یُوسُفُ اَعرِض عَن ہٰذَا یہاں یوسف سے پہلے یا محذوف ہے[2]

ا۔ا اعراب وبناء کے اعتبار سے منادیٰ کی صورتیں

اعراب وبناء کے اعتبار سے منادیٰ کی دوصورتیں ہیں۔

پہلی صورت۔ منادیٰ اگر مفرد معرفہ ہو تو علامت رفع پر مبنی ہوگا جیسے یا رجل ،یا زید،یا زیدان، یازیدون

مفرد سے مراد یہ ہے کہ منادیٰ مضاف اور مشابہ مضاف نہ ہو۔

دوسری صورت۔ اگر منادیٰ مضاف یا مشابہ مضاف ہو یا نکرہ غیر مقصودہ[3] ہو تو منادیٰ منصوب ہوگا جیسے یا عبداللہ یاطالعاجبلا، اور نابینا کا قول یارجلا خذ بیدی

مشابہ مضاف۔ وہ اسم ہے جس کا معنی مابعد کے ساتھ مل کر مکمل ہوتا ہو[4] جیسے یاباءعا کتبا ،لاعشرین درھما لک

فائدہ ا۔ منادیٰ فعل محذوف ادعو کا مفعول بہ[5] ہوتاہے کبھی لفظا منصوب ہوتاہے جیسے یا عبداللہ اور کبھی محلا منصوب ہوتاہے جیسے یازید

---

[1] ۔مفعول بہ کی ایک خاص قسم منادی ہے اس لیے اس کو بھی یہاں بیان کیاجارہاہے۔

[2] ۔بعض اوقات منادیٰ کو حذف کیاجاتاہے جیسے اَلا یااسجدوا یہ اصل میں اَلا یاقوم اسجدواتھا

[3] ۔نکرہ غیر مقصودہ سے مراد وہ نکرہ ہے جو نداء سے معرفہ نہ بنے، جیسے یاغافلا تنبہ

[4] ۔جس طرح مضاف کا معنی مابعد سے مل کر مکمل ہوتاہے،اسی لیے اس مشابہ مضاف کہتے ہیں۔

فائدہ ۲۔ منادیٰ اگر فعل بالام ہو تو حرف نداء اور منادی کے درمیان أیھا ، ھذا یا ایھذا کا فاصلہ لانا ضروری ہے جیسے یا أیھا الرجل[6]

۲۔ا مفعول بہ کے فعل کا حذف

جب قرینہ پایا جائے تو مفعول بہ سے پہلے اس کے فعل کا حذف کرنا واجب ہے اور یہ تین صورتیں ہیں: ا۔نداء ۲-اغراء وتحذیر ۳-اشتغال

منادی

[مفعول بہ کے فعل کے حذف کی پہلی صورت]

وہ اسم جس سے پہلے حرف نداء آئے، اس کی تین صورتیں ہیں۔

۱-منادیٰ ۲-مستغاث بہ ۳۔مندوب

ا۔ منادیٰ [جیسے بلایا جائے]

یہ نداء سے مشتق ہے جس کا معنی پکارنا یا بلانا ہے، اس سے مراد وہ اسم ہے جسے حرف نداء کے بعد ذکر کیا جاتا ہے اور اسے اپنی طرف بلایا جاتا ہے۔ جیسے یا خلیل [اے خلیل] أیا عبداللہ [اے عبداللہ]

حروف نداء پانچ ہیں۔ یا ، أیا ، ھیا ، أی ، ھمزہ۔ منادیٰ اصل میں فعل محذوف أدعو کا مفعول بہ ہے، جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

یَاخَلِیل اصل میں أدعو خلیلا ہے [یعنی خلیل کو بلاتا ہوں] ادعو صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معروف اس میں انا ضمیر فاعل۔ خلیلا مفعول بہ ہے، ادعو کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا اور حرف نداء کو اس کے قائم مقام رکھ دیا۔

منادیٰ کا اعراب: ا۔ اگر، منادیٰ مفرد معرفہ یا نکرہ معین ہو تو مبنی بر رفع ہوتا ہے۔ جیسے یا زید ، یا تلمیذ

مفرد معرفہ سے مراد یہ ہے، کہ نہ مضاف ہو اور نہ ہی مشابہ مضاف۔

---

5 ۔دوسرا قول یہ ہے کہ منادیٰ مفعول بہ نہیں ہے۔ بلکہ حروف نداء اس میں عمل کر رہے ہیں ﴿نحو میر﴾

6 ۔ای کے بعد ھا۔ حرف تنبیہ ہے اور باء کے بعد والا اسم اگر جامد ہے تو ای کے لیے بدل یا عطف بیان بنتا ہے اور اگر مشتق ہے تو صفت بنتا ہے۔ ﴿موسوعہ النحو والصرف والاعراب﴾

۲۔ اگر منادیٰ مضاف یا مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معین ہو تو منصوب ہوتا ہے۔ جیسے یا رسول اللہ [مضاف کی مثال] یا راکبا فرسا، یا مسافرا الیٰ، لبنان [مشابہ مضاف کی مثال] یا مسرعا فی العجلۃ الندامۃ [نکرہ غیر معین کی مثال]

۳۔ اگر منادیٰ مفرد معرفہ کے بعد ابن یا بنت کا لفظ آجائے تو منادیٰ مع ابن اور بنت منصوب اور بعد والا علم مجرور ہوگا۔ جیسے یا عمر بن الخطاب

۴۔ اگر منادیٰ معروف بالام ہو تو حرف نداء اور منادی کے درمیان مذکر کے لئے ایھا اور مونث کے ایتھا کا لفظ بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے یَآیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ ﴿۶﴾[7] [مذکر کی مثال]، یَآیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ﴿۲۷﴾[8] (مونث کی مثال) مگر لفظ اللہ سے پہلے ایھا نہیں بڑھاتے۔ جیسے یا اللہ اور دعا کے موقع پر لفظ سے پہلے حرف نداء کو گرا کر آخر میں میم مشدد بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے اللّٰھم اغفرلی، اللھم انی اعوذبک

۵۔ اگر حرف نداء کے غلام، رب، ام اور صاحب وغیرہ کے الفاظ ی متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کو چار طرح پڑھنا جایز ہے۔ جیسے یا غلامی، یا غلامی یا غلام، یاغلاما۔ کبھی ابی اور امی کی ی کو ت سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے یا ابت (اے میرے باپ)، یا امت (اے میری ماں)

۶۔ کبھی منادیٰ سے پہلے حرف نداء کو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ہٰذَا[9] السلام علیک ایھا النبی اصل میں یا یوسفُ اور یا ایھا النبیؐ تھے

۳۔۱ منادیٰ کی ترخیم

ترخیم کا معنی کسی چیز کی دم کاٹنا ہے اور نحویوں کی طرح اصطلاح میں اس سے مراد وہ منادیٰ ہے جس کا آخری تحفیفا گرا دیا جائے، اسے منادیٰ مرخم کہتے ہیں، اور اس عمل کو منادیٰ کی ترخیم کہتے ہیں۔ جیسے یا صفر، یا حار، یہ اصل میں یا صفدر اور یا حارث تھے۔

منادیٰ مرخم میں شرط یہ ہے کہ وہ علم مفرد ہو، حروف تین سے زاید ہوں۔ مبنی بر ضمہ ہو جیسے یا جعف کہ اصل میں

7۔ الانفطار:۶

8۔ الفجر ۲۷

9۔ یوسف ۲۹

یا جعفر تھا۔ منادیٰ مرخم کو اپنی اصلی حالت پر رکھنا اور مبنی پر ضمہ پڑھنا دونوں جائز ہیں۔

۴۔ا مستغاث بہ

مستغاث استغاثہ سے ہے، جس کا معنیٰ تکلیف دور کرنے کے لیے کس معاون کو پکارنا ہے۔ جسے پکارا جایے ،اسے مستغاث بہ اور جس کے لیے پکارا جایے ،اسے مستغاث لأجلہ کہتے ہیں۔ جیسے یاللأمیر للفقیر

اس مثال میں للأمیر مستغاث بہ اور للفقیر مستغاث لأجلہ ہے۔

استغاثہ کے لیے یا حرف نداء خاص ہے اور یہ فعل التجی کے قائم مقام ہوتا ہے جو مستغاث بہ سے پہلے وجوبا محذوف ہوتا ہے[10]

۵۔ا مندوب

مندوب ندبہ سے مشتق ہے اور ندبہ کا معنیٰ مردے کی خوبیاں شمار کرنا ہے اصطلاح میں مردہ یا مصیبت زدہ کو حرف نداء واؤ یا یاء کے ساتھ پکار کر رونے کو ندبہ کہتے ہیں۔ اور جسے رویا جائے یا جس پر دکھ ظاہر کیا جائے، اسے مندوب کہتے ہیں۔ جیسے وارجل (ہائے مرد) یامثیر الحربِ (ہائے جنگ برپا کرنے والے)

مندوب مفعول بہ ہوتا ہے، اس سے پہلے أندب یا أتوجع فعل محذوف ہوتا ہے۔ حرف ندبہ واو یا یاء کو اس فعل کے قائم مقام ذکر کیا جاتا ہے۔ وارجل اصل میں اندب الرجل تھا اور یامثیر الحرب اصل میں أتوجع مثیر الحرب تھا۔

ان مثالوں میں رجل اور مثیر الحرب مندوب ہیں۔

مندوب کے استعمال کی تین صورتیں ہیں۔

ا۔ اسے منادیٰ کی طرح اعراب دیا جاتا ہے۔ جیسے واھین ، واغلام الرجل

---

[10] ۔ مستغاث بہ کے اعراب کی حسب ذیل صورتیں ہیں

۱۔ مستغاث بہ مجرور ہوتا ہے جب اس سے پہلے لام استغاثہ ہو۔ جیسے یاللجواد للمسکین یہ لام استغاثہ مفتوح ہوتا ہے۔ جب یہ حرف نداء یا متصل کے بعد آئے اور اگر لام استغاثہ اور یاء کے درمیان حرف عطف کے ساتھ فاصلہ ہو تو مجرور ہوتا ہے۔ جیسے یا للکرام

اللمحسینین للضعفاء

۲۔ مستغاث بہ مفتوح ہوتا ہے جب اس کے آخر میں الف استغاثہ ہو تو اس کا اعراب منادیٰ کے اعراب کی طرح ہوتا ہے۔ جیسے یا علی، یا اھل الجود

مستغاث لاجلہ اپنے جار سے مل کر اس فعل محذوف کے متعلق ہوتا ہے جس کے قاءمم مقام حرف نداء ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے التجیٰ

۲۔ اس کے آخر میں الف ندبہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے واحسینا ویا رجلا

۳۔ اس کے آخر میں الف ندبہ کے بعد کبھی ہاءِ وقف کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے واحسیناہ یا کبداہ ، وامصیبتاہ(ہائے مصیبت)

وا مندوب کے ساتھ خاص ہے اور یا منادیٰ اور مندوب دونوں میں مشترک ہے۔ اور یا مندوب کے لئے اس وقت استعمال ہوتا ہے۔ جب التباس کا اندیشہ نہ ہو۔ مندوب اور مستغاث بہ سے پہلے حرف نداء کا حذف کرنا جائز نہیں۔

خودآزمائی

۱۔ منادیٰ، مندوب اور مستغاث بہ کسے کہتے ہیں؟

۲۔ مندوب کے لیے کون سے الفاظ خاص ہیں؟

۳۔ منادیٰ اور مندوب کے اعراب کی کیا صورتیں ہیں؟

۴۔ مستغاث بہ کے اعراب کی کتنی صورتیں ہیں؟

۵۔ ترخیم کا کیا معنیٰ ہے؟

۶۔ درج ذیل جملوں میں منادی، مندوب اور مستغاث بہ کو متعین کریں۔

۱- یا رجال أتقنوا أعمالکم ۲-یا لاھیا عن درسہِ

۳- أجب دعائی أیا مجیب الدعاِ

۴- یالرجال المال للفقراء ۵-جودوا یأ اھل الفضل

۶- یا حُفاظ الأمن لکثرۃ الرائم

۷- وابنتاہ ۸- یا قلباہ ۹-یالعلی للیتامیٰ

۷۔ درج ذیل اسماء سے پہلے حرف نداء لگا کر اعراب لگاءیں۔

۱- أبو الفضل ۲-مجتھد فی درسہِ ۳-غافل

۴- خاتم النبین ۵-الناس

۷- الکافرون ۸-النساء

۲۔اغراء تحذیر

(مفعول بہ کے فعل کے حذف کی دوسری صورت)

ا۔۲ إغراء (اکسانا)

اس سے مراد یہ ہے کہ مخاطب کو کوئی پسندیدہ کام کرنے پر اکسایا جائے ، جس پر اکسایا جائے، اسے منصوب ذکر کیا جاتا ہے اور اس سے پہلے الزم فعل محذوف ہوتا ہے۔ جیسے الصدق اصل میں ألزم الصدق تھا۔

اس کی تین صورتیں ہیں۔ ا۔مفرد ۲۔معطوف علیه ۳۔مکرر

مفرد۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جس کام پر اکسایا جائے ،اسے اکیلا ذکر کیا جائے۔ جیسے مذکور مثال

معطوف علیہ۔ اس سے مراد یہ کہ جو اسم اغراء کے لیے لایا جاءے،اسے معطوف علیہ اور معطوف کی شکل میں ذکر کیا جائے۔ جیسے العمل والعزم اصل میں الزم العمل والعزم تھا۔

مکرر۔ یہ کہ إغراء کے لیے لائے ہوئے اسم کو دوبارہ ذکر کیا جاءے۔ جیسے الإحسان الإحسان اصل میں ألزم الإ حسان الإحسان تھا۔

نوٹ۔آخری دونوں صورتوں میں فعل کو حذف کرنا واجب ہے اور پہلی صورت میں جائز ہے۔

۲۔۲ تحذیر (ڈرانا)

تحذیر کا مطلب ہے کہ مخاطب کو ناپسندیدہ اور خطرناک چیز سے ڈرایا جائے، جس چیز سے ڈرایا جائے ، اسے محذرمنه اور جسے ڈرایا جائے اسے محذر کہتے ہیں۔

محذرمنه فعل محذوف کا مفعول بہ ہوتا ہے۔ یہ اتق ،باعد اور احذر وغیرہ ہیں، م حذرمنه کی تین صورتیں ہیں۔ مفرد مکرر اور معطوف علیہ

مفرد کی مثال ۔الکسل اصل میں احذر الکسل ہے۔

مکرر کی مثال ۔ الکذب الکذب اصل میں احذر الکذب الکذب ہے

معطوف علیہ کی مثال ۔ راسک والسیف اصل میں باعد رأسک واحذر السیف ہے۔

مذکورہ بالا صورتوں کے علاوہ تحذیر کی ایک اور صورت بھی ہے کہ محذر منہ سے پہلے ضمیر منصوب منفصل ذکر کی جائے۔ جیسے ایاک والریاء اصل میں ایاک باعد واحذر الریاء ہے۔

ضمیر کے بعد محذر منہ کے استعمال کی تین صورتیں ہیں۔ اور ان تینوں صورتوں میں فعل کو حذف کرنا واجب ہے۔

۱۔ محذر منہ واو عاطفہ کے بعد ذکر کیا جائے۔ جیسے إیاک والاسد یعنی ایاک باعد واحذر الأسد ہے۔

۲۔ محذر منہ من حرف جر کے بعد ذکر کیا جائے۔ جیسے ایاک من الشر یعنی ایاک باعد من الشر ہے۔

۳۔ محذر منہ مصدر مووّل ہو۔ جیسے إیاک ان تکسل یعنی إیاک باعد من ان تکسل ہے۔

نوٹ۔ تحذیر کی اس آخری صورت میں محذر منہ سے پہلے واو عاطفہ یا من حرف جر کا ہونا ضروری ہے۔ لفظا ہو یا تقدیرا جیسے مذکور مثال

خود آزمائی

۱۔ اغراء اور تحذیر کے معنیٰ میں کیا فرق ہے؟

۲۔ اغراء اور تحذیر کی کتنی صورتیں مشترک ہیں؟

۳۔ تحذیر کی علیحدہ صورت کیا ہے، اور اس کی شرط کیا ہے؟

۴۔ درج ذیل فقرات کی ترکیب کریں۔

۱-ایاکم والأشرار ۲-التدبیر والاقتصاد

۳-إنجاز الوعد ۴-إیاک ان تطمع فی مالیس لک

۵-الإخلاص

۵۔ اغراء اور تحذیر کی کن صورتوں میں فعل کو حذف کرنا واجب ہے؟

۳۔ اشتغال

اشتغال کا لغوی معنٰی ، مشغول ہو نا ہے اور نحو کی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ ایک اسم پہلے آئے ، اس کے بعد ایسا فعل آئے جو ضمیر یا ضمیر سے متصل اسم میں عامل ہو اور وہ ضمیر اسم مذ کور کی طرف لوٹ رہی ہو ، اس حیثیت سے کہ اگر اس مذ کور فعل کو مابعد معمول (ضمیر یا ضمیر سے متصل اسم) سے فارغ کر دی جائے تو ما قبل اسم میں عمل کرے ، اسے اشتغال کہتے ہیں۔ اور اس اسم متقدم کو مشغول عنہ کہتے ہیں۔ جیسے القمر قدرناہ ، المخلص أکرمت أخاہ

ان مثالوں میں القمر اور المخلص مشغول عنہ ہیں ، اور دونوں ایسے فعل محذوف کے مفعول بہ ہیں۔ جن کی تفسیر ان کے بعد فعل بیان کر رہے ہیں۔ اصل عبارت یوں تھی۔ قدرنا القمر قدرناہ ، أکرمت المخلص أکرمت اخاہ۔

ایک کلام میں فعلوں کا تکرار آگیا ، پہلے فعل کو حذف کر دیا ، اسے إضمار علی شرط /شریطة التفسیر بھی کہتے ہیں۔ یعنی وہ اسم ، جس کے فعل کو اس شرط پر حذف کیا گیا ہے۔ کہ مابعد فعل اس کی تفسیر بیان کر رہا ہے۔

۳۔۱ مشغول عنہ کے اعراب کی صورتیں

اس کے اعراب کی تین صورتیں ہیں۔ ۱۔ رفع واجب ۲۔ نصب واجب

۳۔ فعل اور نصب دونوں جائز

۱۔ رفع واجب : اگر مشغول عنہ ایسے حروف کے بعد آءے جو صرف اسم [11] پر ہی داخل ہوتے ہیں یا وہ ایسے حروف [12] سے پہلے آجائے جن کا مابعد ماقبل میں عمل نہیں کرتا تو مبتدا ہونے کی وجہ سے اسے رفع دینا واجب ہے۔ جیسے خرجت فاذا زید یضربہ عمرو ، خالد ھل رأیتہ۔ ان مثالوں میں زید اور خالد مشغول عنہ ہیں۔

۲۔ نصب واجب : اگر مشغول عنہ ایسے حروف کے بعد واقع ہو جو صرف فعل پر داخل ہوتے ہیں ۔ جیسے حروف تخضیض ال، ھلا ، لولا وغیرہ اور کلمات شرط ، جیسے إن لو الغریب قابلتہ فأکرم مثواہ، ھلا ضیفک أکرمتہ ، ان

---

11 ۔ جیسے اذا فجاءیہ اور لیتما

12 ۔ جیسے ادوات شرط ،استفہام اور حروف تحضیض وغیرہ

مثالوں میں الغریب اور ضیفک مشغول عنه ہیں جن پر نصب واجب ہے، نیز یہاں فعل کو حذف کرنا واجب ہے۔

رفع اور نصب جائز۔جب دونوں مذکورہ صورتیں نہ ہوں تو مشغول عنه پر رفع اور نصب دونوں جائز ہیں۔ جیسے المخلص أجدہ، المخلص کو مرفوع پڑھنا بھی جائز ہے۔

خود آزمائی

۱۔ اشتغال کا معنٰی کیا ہے؟

۲۔ مشغول عنه پر کب رفع واجب ہے اور کب نصب؟

۳۔ درج ذیل فقرات میں مشغول عنه پہچانو اور اس کے رفع اور نصب کا حکم بیان کرو۔

۱- السیارۃ رکبتها ۲-هلا واجبا لوطنک أدیته

۳- الشعر ما أحلاه ۴-جلیسک انصفه

۵- الشریر اجتنبه ٦-حیثما المال نلته فدع البخل

۷- وطنک الا ترفعه

۴۔ کیا مشغول عنه کو رفع اور نصب دونوں جائز ہیں؟

۴۔ اسماء اعداد

اعداد، عدد کی جمع ہے اور یہ عد سے مشتق ہے، جس کا معنی گننا اور شمار کرنا ہے اور اصطلاح میں اس سے مراد وہ اسماء ہیں، جن کے ساتھ کسی شی کے افراد کو شمار کیا جاتا ہے۔ جیسے شمار کیا جائے اسے معدود اور تمییز کہتے ہیں۔ جیسے ثلاثة رجال (تین مرد) خمسة کتب (پانچ کتابیں) ثلاثة اور خمسة اسم عدد ہیں، رجال اور کتب معدود اور تمییز ہیں۔

۱۔۴ اقسام

اسمائے عدد چار طرح کے ہوتے ہیں

۱۔ مفرد ۲۔ مرکب ۳۔ عطف ۴۔ عقود

۱۔ مفرد۔ اس سے مراد ایک سے لیکر دس تک کے اعداد، اکائی، اماءۃ اور الف کے الفاظ ہیں۔ جیسے واحد (ایک) اثنان (دو) ثلاثة (تین) أربعة (چار) خمسة (پانچ) ستة چھ (سات) ثمانية (اٹھ) تسعة (نو) عشرة (دس) مأة (سو) الف (ہزار)

مرکب۔ اس سے مراد گیارہ سے لے کر انیس تک کے اعداد ہیں۔ بارہ کے علاہ باقی تمام کے دونوں جز مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں، بارہ کا پہلا جزو معرب ہوتا ہے۔ جیسے أحد عشر (گیار) اثنا عشر (بارہ) ثلاث عشرة (تیرہ) أربع عشرة (چودہ) خمس عشرة (پندرہ) ست عشرة (سولہ) سبع عشرة (سترہ) ثماني عشرة (اٹھارہ) تسع عشرة (انیس)

۳۔ عطف۔ اس سے مراد اکیس سے لے کر ننانوے تک کے اعداد ہیں۔ انہیں عطف اس لیے کہتے ہیں۔ کہ ان کی اکائی اور دہائی کے درمیان واؤ عاطفہ ہوتی ہے، اکائی کو معطوف علیہ اور دہائی کو معطوف کہتے ہیں۔ جیسے احد وعشرون (اکیس) اثنان وعشرون (بائیس) ثلاث وخمسون (ترپن) تسع وتسعون (ننانوے)

۴۔ عقود۔ ان سے مراد دائیاں ہے۔ جیسے عشرون

عشرون (بیس) ثلاثون (تیس) أربعون (چالیس) خمسون (پچاس) ستون (ساٹھ) سبعون (ستر) ثمانون (اسی) تسعون (نوے)

۲۔۴ تمییز کے احکام

مذکورہ بالا اسمائے اعداد کی تمییز تین طرح سے آتی ہے، جسے کی شاعر نے اس طرح سے بیان کیا ہے؟

تمیز از عدد بر سہ جہت داں　زسہ تادہ ہمہ مجموع ومکسور

زدہ تا صد ہمہ منصوب ومفرد　زصد برتر ہمہ فروست مجرور

۱۔ واحد اور اثنان جب مفرد ہوں تو یہ کسی اسم کی صفت بن کر استعمال ہوتے ہیں۔ ان کی تمییز ذکر نہیں کی جاتی، کیونکہ اسم کا، واحد اور تثنیہ کا صیغہ بذات خود ایک اور دو کے عدد پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے تلمیذ (ایک طالب علم) تلمیذان (دو طالب علم)

۲۔ تین سے لے کر دس تک کی تمییز جمع اور مکسور ہوتی ہے اور خلاف قیاس یعنی اگر معدود مذکر ہو تو اسم عدد مونث ہوگا اور اگر مؤنث ہو تو اسم عدد مذکر ہوگا۔ جیسے ثلاثة أقلام (تین قلمیں) ثلاث غرفات (تین کمرے)

۳۔ گیارہ سے لے کر ۹۹ تک کی تمییز منصوب اور مفرد ہوتی ہے۔ جیسے نجح ثلاثہ عشر طالبا (تیرہ طالب علم کامیاب ہوئے) نجحث ثلاث عشرة تلمیذة (تیرہ طالب علم لڑکیاں کامیاب ہوئیں)

۴۔ ماءة اور الف اور ان کے تثنیہ وجمع کی تمییز مفرد اور مجرور ہوتی ہے۔ جیسے ماءة جندی (سو سپاہی) الف سنة (ہزار سال) مأتا بقرة (دو سو گائیں)

۳۔۴ تذکیر وتانیث

۱۔ واحد اور اثنان خواہ مفرد مرکب یا معطوف اور معطوف علیہ کی شکلیں میں ہوں، ان کی تذکیر وتانیث موافق قیاس ہوتی ہے۔ یعنی مذکر کے لیے مذکر اور مؤنث کے لیے مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے إله واحد، شجرة واحدة، أحد عشر کوکبا، اثنا عشرة بقرة، أحد وعشرون رجلا، احدیٰ وعشرون إمراة، اثنتان وعشرون امراة، اثنان وثلثون قلما

۲۔ تین سے لے کر نو تک کے اسمائے اعداد خواہ مفرد ہوں یا مرکب، یا عطف کی شکل میں ہوں، ان کی تذکیر وتانیث خلاف قیاس ہوتی ہے، یعنی اگر معدود مذکر ہو تو اسم عدد مؤنث اور اگر معدود مؤنث ہو تو اسم عدد مذکر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ثلاث بقرات، ثلاثة کتب، ثلاث عشرة ساعة، ثلاثة عشر فرسا، ثلاث وعشرون شجرة، خمسة وثلاثون طالبا

۳۔ عقود (دہائیاں) عشرون (بیس) ثلاثون وغیرہ اور مأة والف کے الفاظ میں تذکیر وتانیث کا کوئی لحاظ

نہیں، یہ الفاظ مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے عشرون رجلا و عشرون امرأۃ مگر عشر کا لفظ اگر مفرد ہو تو مذکر کے لیے مؤنث اور مؤنث کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے عشرۃ اقلام و عشر نساء اور اگر یہ مرکب ہو تو لفظ عشر کی تذکیر و تانیث موافق قیاس ہوتی ہے، مؤنث کے لیے عشرۃ اور مذکر کے لیے عشر کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ثلاث عشرۃ ساعۃ اور ثلاثۃ عشر قلما

خودآزمائی

۱۔ اسم عدد کی کتنی اقسام ہیں؟

۲۔ اسم عدد مرکب اور عطف میں کیا فرق ہے؟

۳۔ گیارہ سے لے کر ننانوے تک کی تمییز اور تذکیر و تانیث کا کیسے فرق معلوم کیا جاسکتا ہے؟

۴۔ درج ذیل معدودات کے ساتھ مناسب اسم عدد لگاءیں۔

۱-----أخلاق ۲-------تلمیذات

۲-----جلدۃ ۴------الاف من الملأکۃ

۵----فاکھات ٦-------وردہ

۷----أنھار ۸-----غرفات فی المدرسۃ

۹----تلامیذ

۱۰۔ عندی ذراعان حریرا۔۔۔۔ادرع ثوبا من الصوف

۵۔ درج ذیل فقرات کی ترکیب کریں۔

۱۔بعت ثلاث تفاحات باثنی عشر قرشا

۲۔فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا [13]

۳۔يٰٓاَبَتِ اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا [14]

۴۔مساحتھا تبلغ عشرۃ الآف ومأتی ذراع

۵-وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

---

[13] ۔البقرہ۔60

[14] ۔یوسف۔4

۵۔ افعال قلوب

وہ افعال ہیں، جو مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر ان کو بوجہ مفعولیت نصب دیتے ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں:

ا۔افعال قلوب ۲۔افعال تصییر

افعال قلوب

قلوب، قلب کی جمع ہے، قلب کا معنیٰ دل ہے۔ چونکہ ان افعال کا تعلق دل سے ہوتا ہے، ہاتھ، پاوں اور دیگر اعضاء ظاہری کو ان کے واقع کرنے میں کوئی دخل نہیں ہوتا اس لئے انہیں افعال قلوب کہتے ہیں نیز چونکہ ان میں شک اور یقین کے معانی پائے جاتے ہیں، اس لئے ان کو افعال شک ویقین بھی کہتے ہیں اور یہ سات ہیں:

۱-علم ۲-رای ۳-وجد

ان میں تین افعال کو افعال یقین کہتے ہیں۔ جیسے رأیت الصلح خیرا [میں نے صلح کو اچھا یقین کیا]

۴۔ حسب ۵۔ ظن ۶-خال ان کو افعال شک کہتے ہیں۔ جیسے ظننت الماء باردا [میں نے پانی کو ٹھنڈا گمان کیا]

۷۔ زعم یہ کبھی شک کے لئے آتا ہے۔ جیسے زعمت الشیطان شکورا [میں نے شیطان کو شکر کرنے والا گمان کیا] اور کبھی یقین کے لئے آتا ہے۔ جیسے زعمت اللہ غفورا [میں نے اللہ کو بخشنے والا یقین کیا]

عمل کی تفصیل

یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو بوجہ مفعول بہ نصب دیتے ہیں۔ جیسے علیتُ الجو معتدلا، ظننت الشجر مثمرا ان مثالوں میں الجو معتدلا اور الشجر مثمرا مفعول بہ ہونے کے اعتبار سے منصوب ہیں۔

ان کے عمل کی تین صورتیں ہیں:

ا۔ اعمال: اس کا معنیٰ یہ ہے کہ مذکورہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس کے دونوں جزون کو نصب دیں بشرطیکہ کوئی مانع[15] موجود نہ ہو۔ جیسے علمت اللہ غفورا

۲۔ تعلیق: [معلق کرنا] اس کا معنیٰ یہ ہے کہ یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل تو ہوتے ہیں مگر مانع کی موجودگی میں اس جملہ میں لفظا عمل نہیں کرتے البتہ وہ جملہ محلا منصوب ہوتا ہے اور اس کی درج ذیل صورتیں ہیں:

15 ۔ مانع یہ کہ ما،لا ، إن نافیه ، لام ابتدائیہ اور حروف استفہام میں کوئی ایک مبتدا اور خبر سے پہلے آجائے۔

جب مبتدا اور خبر سے پہلے حرف نفی ما، لا، إن نافیہ، لام ابتدائیہ اور کلمات استفہام میں سے کوئی ایک آ جائے۔ جیسے لقد علمت ما ھولاء ینطقون، ظننت لزید قائم وغیرہ، ان مثالوں میں ماھولاء ینطقون اور لزید قائم محلا منصوب ہیں۔

۳۔ الغاء: [باطل کرنا] اس کا معنی یہ کہ افعال قلوب مبتدا اور خبر پر داخل تو ہوتے ہیں مگر دونوں میں نہ تو لفظا عمل کرتے ہیں، نہ معنا، اس کی درج ذیل صورتیں ہیں:

ا۔ جب یہ افعال مبتدا اور خبر کے درمیان آ جائیں۔ جیسے زید علمت فاضل

۲۔ جب مبتدا اور خبر کے بعد آئیں۔ جیسے الجو معتدل علمت [16]

ضروری وضاحت

افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے جب ایک کا ذکر کیا جائے تو دوسرے کا ذکر نا واجب ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں مفعول بہ کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ مگر جب ظن بمعنی اتّھَمَ [اس نے تہمت لگائی] علم بمعنی عرف اور وجد بمعنی أصاب [اس نے پایا] اور رای بمعنی ابصر کے ہوں تو ایک مفعول کو نصب دیتے ہیں۔ اور اس وقت یہ افعال قلوب سے نہیں ہوتے۔ جیسے وجدت الضالة [میں گم شدہ چیز کو پالیا] علمت زیدا [میں نے زید کو پہچان لیا] رأیت جبلا [میں نے پہاڑ کو دیکھ لیا]

افعال تصییر

وہ افعال ہیں جو کسی چیز کو اس کی اصلی حالت سے پھیرنے کے لئے آتے ہیں، یہ بھی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور ان کو بوجہ مفعولیت نصب دیتے ہیں۔ یہ درج ذیل ہیں:

صیر، اتخذ، جعل، خلق، ترک، جیسے جَعَلَ اللہ الأرْضَ فِرَاشاً ۔انہیں افعال تحویل بھی کہتے ہیں، ان افعال میں تعلیق جائز نہیں ہے۔

مزید مثالیں وَاتَّخَذَ اللہُ إِبْرٰہِیْمَ خَلِیْلًا﴿۱۲۵﴾17 صیرت الطین خزفا، ترکت الرجل حیرانا، خلق اللہ الأرض واسعة

16۔ مذکورہ دونوں صورتوں میں افعال قلوب کا عمل کرنا یا نہ کرنا دونوں جائز ہیں۔ جیسے الجوعلمت معتدلا الجو معتدلا علمت دونوں طرح جائز ہے

17۔ النساء ۱۲۵

خود آزمائی

۱۔ افعال قلوب کے عمل کی کیا کیا صورتیں ہیں؟

۲۔ درج ذیل افعال میں سے کون کون سے افعال شک و یقین ہیں؟

وجد، اتخذ، خال، ترکت، صیر، یتجنب، قام، هب

۳۔ نیچے والے فقروں سے پہلے افعال قلوب ذکر کرکے اعراب لگائیں

الورق ناعم　　الحجرة واسعة　　المهندسون حاضرون　　أخوک ذومروة القضاة عادلون

أبوک مسافر　　أذنا الحصان صغیرتان

٦۔ افعال مقاربہ ورجاء وشروع

ان سے مراد وہ افعال ہیں جو کان کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے اور محلا منصوب۔ جیسے کاد الجو یعتدل [قریب ہے کہ فضا معتدل ہو جائے]

یہ افعال تین طرح کے ہیں: ۱۔ افعال مقاربہ، ۲۔ افعال رجا، ۔ افعال شروع

افعال مقاربہ: وہ افعال ہیں، جو اپنے اسم کی خبر کے قریب ہی واقع ہونے پر دلالت کریں۔ جیسے یکاد البرق یخطف أبصارهم[18] [قریب ہے کہ چمک ان کے نگاہوں کو اچک لے]، کرب الشتاء ینقضی [قریب ہے کہ سردی ختم ہو جائے] أوشک المال ان ینفد [قریب ہے کہ مال ختم ہو جائے]

نوٹ کاد اور کرب کی خبر اکثر بغیر أنْ کے آتی ہے اور اوشک کی خبر کے ساتھ اکثر أنْ آتا ہے

افعال رجا: وہ افعال ہیں جو اپنے اسم کی خبر کے واقع ہونے کی امید پر دلالت کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں: عسیٰ، حریٰ، اخلولق

عسیٰ: یہ فعل جامد ہے، سوائے ماضی کے اور کوئی صیغہ اس سے نہیں آتا اور اس کی خبر کے ساتھ اکثر ان آتا ہے۔ جیسے عسیٰ ربکم أنْ یرحمکم [امید ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم فرمائے گا۔

---

[18] ۔ البقرہ ۲۰

حرٰی اور اخلولق: ان کی خبر کے ساتھ أنْ کالانا واجب ہے۔ جیسے اخلولق الھواء أنْ یعتدل [امید ہے کہ ہوا معتدل ہو جائے] ، حری الغائب أنْ یحضر [امید ہے کہ غائب حاضر ہو جائے]

نوٹ

:

۱۔ ان کی خبر واحد، تثنیہ ، جمع اور تذکیر وتانیث میں ان کے اسم کے مطابق ہوتے۔ کبھی کاد کی خبر کے ساتھ بھی أنْ آجاتا ہے جیسے کاد المطر ان ینقطع اور عسی کی خبر سے ان حذف ہو جاتا ہے مگر عسی کی خبر پر أنْ لانا اور کاد کی خبر سے اس کا حذف کرنا بہتر ہے۔

۲۔ افعال رجا کبھی تامہ بھی ہوتے ہیں ، صرف فاعل کے ساتھ مل کر مکمل جملہ بن جاتے ہیں ، خبر کی ضرورت نہیں ہوتی ، اس وقت ان کا فاعل مصدر مئوول ہوتا ہے۔ جیسے عسی أنْ ایقوم ، اخلولق أنْ یأتی

۳۔ افعال شروع: وہ افعال ہیں، جو اپنے اسم کی خبر کی ابتداء پر دلالت کرتے ہیں۔اور وہ یہ ہیں: شرع ، أنشا ، أخذ ، طفق ، جعل ، علق ، قام ، أقبل ، ھب

ان کی خبر بھی فعل مضارع ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ان لگانا ممنوع ہے۔ جیسے طفق الجیش یتحرک [لشکر حرکت کرنے لگا] ، جعل الرعد یقصف [بجلی کڑکنے لگی] ، أخذ المطر ینزل [بارش برسنے لگی]

خودآزمائی

۱۔ افعال شروع اور افعال رجا کی الگ الگ خصوصیات کیا ہیں؟

۲۔ افعال مقاربہ اور افعال ناقصہ میں کیا فرق ہے؟

۳۔ کون سے افعال کی خبر پر ان کالانا واجب ہے؟

۴۔ درج ذیل عبارات میں سے اسم اور خبر کو الگ الگ کریں۔

أوشکت السحب أن تمطر ، جعل الموسرون یذھبون الیٰ مری، أخذ الزرع ییبس من العطش، عسی الرخاء أن یدوم ، یکاد زیتھا یضیء ولو لم تمسسہ نار[19] طفق الغلمان یتنافسون في السباحة، اخلولقت الحمی أن تفارق المریض

[19] ۔ النور:۳۵

۷۔ إنْ، ما، لا، لات

یہ چاروں حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہونے اور نفی دینے میں لیس کے مشابہ ہیں، لیس کی طرح یہ بھی اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے ما القصور شاهقة [محلات بلند و مضبوط نہیں] ، إنْ الانهار فائضة [نہریں بہنے والی نہیں]

ا۔۷ عمل کی تفصیل

إن اور ما: ا۔ یہ دونوں اسم نکرہ اور معرفہ پر داخل ہوتے ہیں۔ جیسے ما الاشجار مثمرة [درخت پھل دار نہیں]، ما رجل ذاهبا [آدمی جانے والا نہیں] إن الانهار فائضة

۲۔ کبھی ان کی خبر پر لیس کی خبر کی طرح ب زائد آجاتی ہے، اس وقت خبر لفظا مجرور محلا منصوب ہوتی ہے۔ جیسے مالفقر بعیب، إنْ العتاب بمید ان صورتوں میں یہ عاملہ کہلاتے ہیں۔

جب إنْ اور ما کی خبر ان کے اسم سے مقدم ہو یا خبر سے پہلے الا کا حرف آجائے یا ما کے بعد إن زائد آجائے یا ما کا تکرار ہو یا إن کی خبر کا معمول ان کے اسم سے پہلے آجائے تو ان کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے مامنطق رجل ما محمد إلا رسول،20 ما إن أنتم ذاهبون، ما ماطالب قائم، ما طعامک زید آکل۔ ان مثالوں میں ما کا عمل باطل ہے، ان صورتوں میں یہ غیر عاملہ کہلاتے ہیں۔

لا: اس کا اسم اور خبر دونوں اسم نکرہ ہوتے ہیں اور اس کا اسم خبر سے مقدم ہوتا ہے، اس کی خبر پر إلا کا حرف نہیں آتا ۔ جیسے لا زمان مسالما

اگر مذکورہ شرطوں میں سے کوئی شرط مفقود ہو تو اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے لا الرجل قائم، لا بستان إلا مثمر، لا مسالم زمان

لات: کبھی لا کے آخر میں مبالغہ کے لئے ت لگا دیتے ہیں، س وقت اس کا اسم اور خبر دونوں ایسا اسم ہوتے ہیں جو زمانے پر دلالت کرتے ہیں اور ان میں سے ایک کا حذف کرنا ضروری ہوتا ہے البتہ عموماً اسم حذف ہوتا ہے۔ جیسے لات وقت ندامة اصل میں لات الوقت وقت ندامة تھا، اسی طرح فناد وا ولات حین مناص اصل میں لات الحین حین مناص تھا

---

20 ۔ آل عمران: ۱۴۴

خودآزمائی

ا۔ درج ذیل فقرات میں ماعاملہ اور غیر عاملہ الگ کریں

ما الظالم ذاهبا ،ماناجح ظالم ،مامحمدالا رسول مالصاالشرطی ضارب،ما الأشجار مورقة، ومأ أنتم بمعجزين فى الأرض ولا في السماء[21]

21 ۔ العنکوبت:۲۲

یونٹ نمبر 9

مجرورات ومرکبات

فہرست

یونٹ کا تعارف

حروف جارۃ وہ حروف ہیں جو اپنے بعد آنے والے اسم کے آخری حرف کو زیر دیتے ہیں حروف جارۃ 17 ہیں:
بِ، تَ، کَ، لِ، في، منْ، إلى، على، وَ، حتى، عن، منذ، مذ، رُبَّ، حاشا، عدا، خلا بلکہ اگر ہم یہ کہیں حروف جر وہ حروف ہیں جو آنے والے اسم کو حالت جر میں منتقل کرلیتے ہیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ جنہیں ایک شعر میں یوں اکھٹا کردیا گیا ہے .

باو، تاو، کاف ولام وواو منذ، مذ، خلا
ربَّ، حاشا، من، عدا، فی، عن، علی، حتی، إلی

اور مرکب دو یا دو سے زیادہ الفاظ کے مجموعے کو مرکب کہتے ہیں. اس کی دو قسمیں ہیں:
مرکب تام اور مرکب ناقص۔ یہاں مرکب ناقص یعنی مرکب توصیفی اور مرکب اضافی کے بارے میں بات ہو گی۔

یونٹ کے مقاصد

اُمید ہے کہ اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

۱۔ حروف جارہ کو پہچان سکیں۔
۲۔ مرکب اضافی کی ترکیب سمجھ سکیں۔
۳۔ مرکب توصیفی کو بیان کر سکیں۔

۱۔ مجرورات

مجرورات دو ہیں۔ ۱۔ مجرور بہ حرف جر ۲۔ مضاف الیہ

مجرور بہ حرف جر: وہ اسم ہے جس پر حرف جر داخل ہو جیسے فی الدار میں الدار

مضاف الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف دوسرے اسم کی حرف جر مقدر کے واسطے سے نسبت کی گئی ہو جیسے کتاب زید میں زید

حروف جارہ: یہ سترہ حروف ہیں جن کو کسی شاعر نے یوں نظم کیا ہے۔

باو تاو کاف ولام و واو منذ ومذ خلا

رب حاشا من عدا فی عن علیٰ حتیٰ الی

مذکورہ حروف میں سے جب کوئی حرف کسی اسم سے پہلے آجائے تو اس کے آخر کو زیر دیتا ہے۔ اور یہ کئی معانی میں استعمال ہوتے ہیں، مختصر طور پر یہ ہیں۔

۱۔من۔ یہ ابتداء کا معنیٰ دیتا ہے۔

۲۔۳حتیٰ و الی۔ (بمعنیٰ تک) یہ دونوں انتہاء کے لیے آتے ہیں۔ تینوں کی مشترکہ مثال یوں ہے۔

مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا [1] ﴿مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک﴾ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾ [2] (طلوع صبح تک)

۴۔ عن۔ یہ بعد اور مجاوزت کے لیے آتا ہے۔ جیسے رمیت السهم عن القوس (میں نے تیر کمان سے پھینکا۔)

۵۔ علیٰ۔ (پر) یہ غلبہ بتانے کے لیے آتا ہے۔ جیسے علی الشجرة طائر (درخت پر پرندہ ہے۔)

۶۔ فی۔ (میں) یہ ظرف زمان یا مکان کے لیے آتا ہے جیسے فی الیل ظلمة (رات میں تاریکی ہے) المال فی الکیس (مال بٹوے میں ہے)

۷۔رب۔ (کم) یہ کسی چیز کی کمی بیان کرنے کے آتا ہے۔ جیسے رب إشارة أبلغ من عبارة (کچھ اشارے عبارت سے بلیغ ہوتے ہیں۔) کبھی یہ کثرت کا معنیٰ بھی دیتا ہے۔ جیسے رب تلمیذ مجتهد فاز (اکثر محنتی طالب علم کامیاب ہوتے

---

[1] ۔ بنی اسرءیل۔ ۱

[2] ۔ القدر۔ ۵

ہیں۔)

۸۔باء۔(ساتھ) یہ عموماً سبب اور استعانت کے لیے آتا ہے جیسے کتبت بالقلم نیز یہ کبھی قسم کے لیے بھی آتا ہے۔ جیسے باللہ لأعطفن علی الفقیر (خدا کی قسم میں فقیر پر ضرور مہربانی کروں گا۔)

۹۔کاف۔(مانند) یہ تشبیہ کے لیے آتا ہے۔ جیسے الأستاذ کالأب (استاد باپ کی مانند ہے۔)

۱۰۔لام۔(کے لیے) یہ ملکیت کے لیے آتا ہے جیسے له الملک وله الحمد (اسی کے لیے بادشاہی اور اسی کے لیے حمد ہے)

۱۱۔واو ۱۲۔تاء۔ یہ دونوں قسم کے لیے آتے ہیں۔ جیسے واللہ، تاللہ لأعطفن علی الفقیر

۱۳، ۱۴مذ ومنذ۔ یہ مدت بیان کرنے کے لیے آتا ہیں۔ ان سے پہلے فعل ماضی منفی ہوتا ہے، اگر ان سے زمانہ ماضی مراد ہو تو ابتداء کے لیے آتا ہیں۔ جیسے ما کلمته منذ الأسبوع اور اگر زمانہ حال مراد ہو تو ظرفیت کے لیے آتا ہیں۔ جیسے ما قابلته منذ هذ الشهر أو مذ الیوم (میں نے اس مہینے یا دن سے اسے ملاقات نہیں کی ہے)

۱۵۔خلا ۱۶۔حاشا ۱۷۔عدا۔ یہ استثناء کے لیے آتے ہیں۔ یعنی اپنے مابعد کو ما قبل کے حکم سے خارج کرنے کے لیے آتے ہیں۔ جیسے جاء نی القوم خلا وعدا وحاشا زید (میرے پاس زید کے سوا ساری قوم آئی)

۲۔ مجرور باضافت

اس کا معنی ہے۔ ایک اسم کو بتقدیر حرف جر دوسرے اسم کے ساتھ ملایا جائے، جیسے ملایں اسے مضاف اور جس کے ساتھ ملایا جاءے اسے مضاف الیہ کہتے ہیں۔ جیسے کتاب اللہ، کتاب مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ۔ مضاف الیہ کے نیچے ہمیشہ زیر ہوتی ہے گویا مضاف ہی اسے زیر دیتا ہے۔

اقسام

اضافت کی تقسیم دو اعتبار سے ہوتی ہے۔

۱۔ حرف جر کے مقدر ہونے کے اعتبار سے ۲۔ معنی کے اعتبار سے

۱۔ حرف جر کے مقدر ہونے کے اعتبار سے۔ اضافت میں مضاف الیہ سے پہلے حرف جر مقدر ہوتا ہے، اس اعتبار سے اس کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔اضافت لامی ۲۔اضافت فیوی ۳۔اضافت منی

۱- اضافت لامی۔ وہ اضافت ہے جس میں مضاف الیہ سے پہلے حرف جر لام محذوف ہو۔ اس صورت میں مضاف الیہ نہ ظرف ہوتا ہے۔ اور نہ ہی مضاف کی جنس سے۔ جیسے رسول اللہ (اللہ کا رسول)، ملک اللہ، اصل میں رسول للہ، ملک للہ ہیں۔

۲- اضافت فیوی۔ وہ اضافت ہے، جس میں مضاف الیہ سے پہلے حرف جر فی محذوف ہو، اس صورت میں مضاف الیہ مضاف کے لیے ظرف ہوتا ہے۔ جیسے مکر اللیل اصل میں مکر فی اللیل ہے۔

۳- اضافت منی۔ وہ اضافت ہے جس میں مضاف الیہ سے پہلے حرف جر من مقدر ہو، اس صورت میں مضاف الیہ مضاف کی جنس سے یا مضاف، مضاف الیہ کی جنس سے ہوتا ہے۔ جیسے خاتم فضة اصل میں خاتم من فضة ہے۔

۲۔ معنی کے اعتبار سے۔ اس اعتبار سے اضافت کی دو قسمیں ہیں

ا۔ اضافت لفظی۔ وہ اضافت ہے۔ جس میں صفت کا صیغہ (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ) اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔ جیسے ھذا حافظ الدرس (یہ سبق یاد کرنے والا ہے) معمور الدار (آباد کیا ہوا گھر) رجل حسن الوجہ (خوبصورت چہرے والا آدمی)

ان مثالوں میں حافظ، معمور اور حسن، صفت کے صیغے مضاف ہیں اور الدرس، الدار، الوجہ مضاف الیہ ہیں۔

فائدہ: اس اضافت کا فائدہ صرف تخفیف لفظی ہے، یعنی مضاف کے آخر سے تنوین، نون تثنیہ اور نون جمع گر جاتے ہیں، مضاف، تعریف، یا تخصیص حاصل نہیں کرتا۔ اسی وجہ سے مضاف پر لام بھی آجاتا ہے، جس کی پانچ صورتیں ہیں

ا۔ مضاف تثنیہ کا صیغہ ہو۔ جیسے الحافظا درسهما

۲۔ مضاف جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو۔ جیسے الحافظو درسهم

۳۔ مضاف الیہ معرف باللام ہو۔ جیسے الحافظ الدرس

۴۔ مضاف الیہ ایسے اسم کی طرف مضاف ہو، جو معرف باللام کی طرف لوٹے۔ جیسے درست التلمیذ الحافظ درسه
مذکورہ مثالوں میں الحافظ مضاف ہے جس پر الف لام آگیا ہے۔

۲۔ اضاف معنوی۔ وہ اضافت ہے، جس میں صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور اسم مضاف ہو۔ جیسے کتاب اللہ، رسول اللہ

فایدہ: اس اضافت کا فایدہ یہ ہے کہ اگر مضاف الیہ نکرہ ہو تو مضاف نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے۔ جیسے ورق شجرة

(درخت کا پتا)

۲۔ اگر مضاف الیہ معرفہ ہو تو مضاف بھی معرفہ بن جاتا ہے۔ جیسے کتاب اللّٰہ (اللّٰہ کی کتاب)

نوٹ۔ (۱) مثل، غیر اور سویٰ وغیرہ کے الفاظ مضاف ہوں تو تعریف یا تخصیص حاصل نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے یہ اپنے مضاف الیہ کے ساتھ مل کر اسم نکرہ کی صفت بن جاتے ہیں۔ جیسے درست تلمیذ اغیر بکر۔ اس مثال میں غیر اپنے مضاف الیہ بکر سے مل کر تلمیذا اسم نکرہ کی صفت ہے۔

۲۔ موصوف صفت کی طرف مضاف ہو کر استعمال نہیں ہوتا کیونکہ مرکب اضافی وتوصیفی دو الگ الگ چیزیں ہیں جو مضاف نظر آتا ہے مگر حقیقت میں وہاں موصوف محذوف ہوتا ہے جیسے مسجد الجامع ، صلوۃ الأولیٰ ، اصل میں مسجد الوقت الجامع اور صلوۃ الساعہ الاولیٰ ہیں، گویا کہ مضاف الیہ سے پہلے الوقت اور الساعۃ موصوف محذوف ہیں۔

(۳) اسی طرح جب ایک اسم دوسرے کا ہم معنیٰ ہو یا دونوں سے ایک ہی ذات مراد ہو یا دونوں اسم معرفہ ہوں تو ایک کو دوسرے کی طرف مضاف کرنا جایز نہیں۔ کیونکہ اس اضافت سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ جیسے لیث أسد یا انسان ناطق پڑھنا جائز نہیں۔

۳۔ مضاف کے احکام

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ مگر مضاف کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہے، تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مضاف کبھی مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے جاء صاحب الکتاب۔ صاحب مضاف ، کتاب ، مضاف الیہ ، اور مضاف جاء کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

۲۔ مضاف کبھی منصوب ہوتا ہے۔ جیسے لقیت صاحب الکتاب (میں صاحب کتاب کو ملا) اس میں صاحب مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۔ مضاف کبھی مجرور ہوتا ہے۔ جیسے نظرت إلی صاحب الکتاب اس میں صاحب حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے۔

۴۔ مضاف پر الف لام نہیں آتا۔ جیسے مذکور مثالیں۔

۵۔ مضاف کے آخر سے اضافت تنوین گر جاتی ہے۔ جیسے فناء المدرسۃ (مدرسہ کا میدان) سنام الجمل (اونٹ کی کوہان)

۶۔ اگر مضاف تثنیہ یا جمع کا صیغہ ہو تو نون تثنیہ اور نون جمع گر جاتے ہیں۔ جیسے لمعت عینا القط (بلی کی دونوں

آنکھیں چمکیں) ، أسرع سائقو السیارات (بسوں کے ڈرایوروں نے تیزی کی) ان میں عینا اور سائقو اصل میں عینان اور سائقون ہیں۔

۴۔ مرکبِ توصیفی

المرکب التوصیفی ایسے مرکب کو کہتے ہیں جس میں کسی اسم کی صفت بیان کی جائے۔

مرکبِ توصیفی کی چھ نشانیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلا اسم موصوف (جس کی صفت بیان کی جائے) ہوتا ہے جبکہ دوسرا اسم صفت ہوتا ہے۔ مثلاً:

الولدُ الصالح (نیک لڑکا)

اگر موصوف معرّف باللام ہوگا تو صفت بھی معرف باللام ہوگی اور اگر موصوف ال کے بغیر ہوگا تو صفت بھی ال کے بغیر ہوگی۔ مثلاً: وَلَدٌ صَالِحٌ، اَلوَلَدُ الصَّالِحُ

جو اعراب موصوف کے آخری حرف پر ہوگا وہی اعراب صفت کے آخری حرف پر ہوگا۔ مثلاً:

علمٌ نافعٌ

علماً نافعاً

اگر موصوف واحد ہو تو اس کی صفت بھی واحد ہی ہوگی۔ اسی طرح، تثنیہ کی صفت بھی تثنیہ اور جمع کی صفت بھی جمع ہی ہوگی۔ مثلاً:

المؤمن الصادق

المؤمنان الصادقان

المؤمنون الصادقون

اگر موصوف مؤنث ہے تو اس کی صفت بھی مؤنث ہوگی اور اگر موصوف مذکر ہے تو اس کی صفت بھی مذکر ہوگی۔

مثلاً: ساعة جديدة

کتاب جدید: اگر موصوف غیر عاقل جمع میں ہے تو اس کی صفت واحد مؤنث ہوگی۔ مثلاً: الأشجار المثمرة

۵۔ حروف عطف اور مرکب عطفی

حروف عطف سے مراد وہ حروف ہیں جو اسماء افعال اور جملوں کو ملانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں. حروف عطف مندرجہ ذیل ہیں

وَ (اور) أم (یا) حتی (تک)

فَ (پھر) بل (بلکہ) لکن (لیکن)

ثم (اس کے بعد/پھر) إمَّا (یا تو/اگر) أو (یا)

لا (نہیں)

دو اسم جو ایک ہی معاملے سے تعلق رکھتے ہوں اور ان کے درمیان حرف عطف موجود ہو مرکب عطفی کہلاتا ہے۔

خود آزمائی

۱۔ حرف جر کے مقدر ہونے کی صورت میں اضافت کی کتنی قسمیں ہیں؟

۲۔ مضاف پر الف لام لگانے کی کیا صورتیں ہیں؟

۳۔ اس حکایت کا ترجمہ کریں اور مرفوعات، منصوبات اور مجرورات الگ الگ کریں۔

کان رجل مسافرا الیٰ بلد بعید وفی الطریق تعرف إلی شخص وحل ضیفا فی بیته لیستریح بعض الوقت ثم یتابع سفره وعند الغداء جلسا إلی المائدة فاحضر صاحب البیت خبزا ومضی لیحضر بقیة الطعام وبعد قلیل عاد وهو یحمل بیده صفحة طعام وإذا بالضیف قد أکل الخبز فوضع الصفحة وذهب فأحضر خبزا وإذا بالضیف قد التقم ما فی الصحفة من طعام وفعل صاحب البیت ذلک عدة مرات وأخیرا سأل الرجل ضیفه قائلا إلیٰ این ترید الذهاب یا اخی فاجابه الضیف۔ الی مصر قال الرجل ولماذا؟ فقال الضیف بلغنی أن فیها طبیبا حاذقا وأرید أن أسأله عما یصلح معدتی فإنی قلیل الشهرة للطعام ۔ فقال الرجل یا صاحبی إذا أصلحت معدتک فلا تجعل عودتک عن هذه الطریق۔

۴۔ خط کشیدہ الفاظ کا اعراب بتائیں۔

۱۔ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ إِلَّا مَنْ رَّحِمَ[3]

۲۔ يٰجِبَالُ أَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ[4] ۳۔ احترمته مخافة الشر

۴۔ لم یتقدم إلا المجد ۵۔ یعبادی کلکم ضال إلا من هدیته فاستهدونی

۶۔ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ[5] ۷۔ راقنی الورد وسط البستان

۸۔ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (۴)[6] ۹۔ أُنصر أخاک ظالما او مظلوما

---

3 ۔ ہود۔ ۴۳

4 ۔ سبا۔ 10

5 ۔ یٰسین۔ 30

مزید رہنمائی اور مطالعہ کے لئے

- ❖ تطبیق القوعد العربیہ، ڈاکٹر خالقداد ملک آزاد بک ڈپو، لاہور
- ❖ قواعد الصرف مؤلفون۔ مکتبہ دار السلام
- ❖ عرب گریمر، لطف الرحمٰن، بک کارنر، جہلم
- ❖ منہاج النحو، مفتی محمد خان قادری، جامع اسلامیہ، لاہور
- ❖ ہدایۃ الصرف، مفتی محمد اکمل مدنی، مکتبہ اعلیٰ حضرت، لاہور
- ❖ تسہیل النحو، حافظ محمد خان نوری، ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
- ❖ خلاصۃ النحو، مجلس المدینۃ، کراچی
- ❖ صرف قادری (محمد انور القادری) جامعہ نعیمیہ، لاہور
- ❖ طریق النحو، محمد معراج الاسلام، منہاج القرآن، لاہور
- ❖ علم الصرف اولین، چرتھاولی، مولانا مشتاق احمد: مکتبہ بشریٰ: کراچی، (2011/1432)
- ❖ علم الصرف آخرین، چرتھاولی، مولانا مشتاق احمد: مکتبہ بشریٰ: کراچی، (2011/1432)
- ❖ علم الصیغہ، حضرت مولانا مفتی محمد عنایت صاحب: قدیمی کتب خانہ، کراچی،
- ❖ تعلیم النحو، اساتذہ جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن: مجلس دعوت و تحقیق اسلامی: 2016
- ❖ نحو میر، سید میر شریف جرجانی: ۔ مکتبہ مکیۃ، لاہور
- ❖ المنہاج الکامل، سید احسان اللہ شاہ: ایم اے پرنٹرز لاہور۔
- ❖ جامع الدروس العربیۃ، الشیخ مصطفیٰ الغلاییني: قدیمی کتب خانہ: کراچی۔
- ❖ "النحوالوافی"، عباس حسن: مکتبۃ المحمدی: بیروت۔ 2007
- ❖ "شرح ابن عقیل علی الفیۃ ابن مالک" الھمدانی، عبد اللہ بن عقیل، المکتبۃ العصریۃ بیروت۔
- ❖ قطر الندی وبل الصدی، جمال الدین، عبد اللہ بن ہشام: رحمانیہ۔

---

[6] ۔ المدثر۔4